

# نظم ہر امامِ احمدی کی اہم ترین باتیں



حصہ سوئم

مصنف

سید حسین محمد نقوی الامامی  
ایڈووکیٹ

S. RASHID

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں  
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

Presented by: Rana Jabir Abbas



۷۸۶  
۹۲۱۱۰  
یا صاحب الزماں اور کئی

DVD  
Version

# لبیک یا حسینؑ

نذر عباس  
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

## اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad  
Sindh, Pakistan.

[www.sabelesakina.page.tl](http://www.sabelesakina.page.tl)

[sabelesakina@gmail.com](mailto:sabelesakina@gmail.com)

Contact : [jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)

<http://fb.com/ranajabirabbas>

NOT FOR COMMERCIAL

[www.ziaraat.com](http://www.ziaraat.com)

# ظہور امام مہدی قریب تر ہے

حصہ سوم



## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب \_\_\_\_\_ ظہورِ امام مہدیؑ قریب تر ہے (حصہ سوم)

مؤلف \_\_\_\_\_ سید حسین محمد نقوی الامرہوی

سال طباعت \_\_\_\_\_ ۱۹۹۸ء

ناشر \_\_\_\_\_ سید ناصر مہدی نقوی شاہ چراغ چیمبر لاہور

مطبع \_\_\_\_\_ عالمین پبلیکیشنز پریس

ہدیہ \_\_\_\_\_

اسٹاکسٹ : افتخار بک ڈپو اسلام پورہ لاہور

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
	پیش لفظ	۱
	عرض ناشر	۲
۱	امام زمانہ حضرت امام ممدی علیہ السلام کی اہل اسلام کو صیحت	۳
۳	امام آخر الزماں علیہ السلام اور غیبت	۴
	غیبت کے متعلق پنجبر اسلام ﷺ	۵
۹	اور ائمہ اطہار کی پیش گوئیاں	
۱۴	کیوں غیبت ہوئی	۶
۱۸	حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کی غیبتیں	۷
۲۵	زمانہ جاہلیت میں امام اور غیبت	۸
۲۹	حضرت حجت علیہ السلام کی طولانی عمر	۹
	علامات ظہور امام العصر علیہ السلام اور شہادت رسالت ﷺ	۱۰
۳۸	وائیمہ علیہم السلام کے مطابق	
۴۸	کتب سلیم بن قیس ہلالی اور حضرت امام ممدی علیہ السلام	۱۱
۵۰	علمائے اسلام اور امام ممدی علیہ السلام	۱۲
۶۱	تیسری عالمی جنگ احداث کی روشنی میں	۱۳
۶۴	تیسری عالمی جنگ کے متعلق ہمزہ بیس کی پیش گوئیاں	۱۴
۷۱	انتظار تہناک مستقبل	۱۵
۷۷	خلائی حقوق کا انسانوں سے رابطہ	۱۶
۸۳	برمودا اثر نیکنال	۱۷
۸۷	پیش گوئیاں	۱۸

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۸۹	کیا ۲۰۰۰ء میں دنیا تباہ ہو جائے گی	۱۹
۹۳	اپنی موت سے پہلے جین ڈکن کی پیش گویاں	۲۰
۹۵	اخبارات کی خبریں	۲۱
	ہندی عالم محمد علی علیہ السلام کی صورت میں آچکے ہیں	۲۲
	”ہندو کا کلی لوٹا“ کا انتظار نہ کریں	
۱۰۰	ہندو مصنف کی تحقیق	
۱۰۱	معجزہ شق القمر کی حقیقت	۲۳
۱۰۲	واقعہ شق القمر کی تاریخ اسلام کی زبانی	۲۴
۱۰۸	معجزہ شق القمر اسی رات ہندوستان میں دیکھا گیا۔	۲۵

## پیش لفظ

کتاب ”ظہور امام مہدی علیہ السلام قریب تر ہے“ کا تیسرا حصہ پیش خدمت ہے، میں ذات احدیت کا خلوص دل سے انتہائی شکر گزار ہوں اور امام العصر و الزمان کی نظر کرم کا ممنون ہوں اور قارئین ذی الاحرام کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کے حصہ اول و دوم کو شرف قبولیت بخشا اور ان دونوں حصص کے پانچ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں جس سے میری ہمت کو تقویت پہنچی اور حصہ سوم کی تالیف کے لئے قلم اٹھایا۔ مجھے امید ہے کہ پارہ گیارہ امام العصر علیہ السلام میں اس کو بھی شرف قبولیت حاصل ہو گا اور قارئین کرام پہلے دو حصوں کی طرح اس کو بھی پسند فرمائیں گے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وجود ذی جود۔ آپ کی طول عمر اور غیبت کا موضوع نہ صرف مسلمانوں کی اکثریت کے لئے بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی باعث حیرت و استعجاب رہا ہے اور کوئی زمانہ ایسا نہیں گذرا کہ جس میں آپ کی شخصیت کے بارے میں اعتراضات نہ ہوئے ہوں کہ ایک شخص کا موجود ہونا کسی کو نظر نہ آتا پردہ غیبت میں زندگی کا گزارنا اور صدیوں تک زندہ رہنا یہ وہ باتیں ہیں جو امام العصر علیہ السلام کے وجود کا عقیدہ نہ رکھنے والوں کے لئے تعجب فیز ہیں۔ عجب اتفاق ہے کہ مسلمانوں کے تمام فرقے اس مسئلہ پر متفق ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام ظہور فرمائیں گے۔ اس بارے میں جو اختلاف ہے وہ صرف یہ ہے کہ اہل تشیع کے مطابق آپ پیدا ہو چکے ہیں اور حکم الہی سے پردہ غیبت میں ہیں اور جب حکم خداوندی ہو گا ظہور فرمائیں گے جب کہ اہل سنت کے عقیدہ کے مطابق حضرت پیدا ہونگے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ یہ دونوں فرقے اس پر بھی متفق ہیں کہ آپ کی ذات والا صفات ہی ہو گی جو دنیا سے ظلم و ستم کا خاتمہ فرما کر عدل و انصاف سے بھر دیگی اور آپ کے ہی دست



مبارک سے اسلام کا غلبہ ہو گا اور کوئی دوسرا دین باقی نہ رہے گا۔  
 زیرِ نظر کتاب سرکارِ آخر الزماں علیہ السلام کی غیبت - غیبت کا سبب یا مقصد،  
 طولِ عمر، آپ کے ظہور کی علامتیں، عالمی جنگ کے متعلق احادیث اور روز بروز دنیا  
 کے بگڑتے ہوئے حالات اور پیش گوئیوں پر مشتمل ہے۔ باوجودیکہ ان موضوعات پر  
 ماضی میں اور زمانہ حال میں بھی بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔

اس کتاب میں ان موضوعات کو مختصر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

امید ہے کہ یہ کتاب موجودہ حالات کے پیش نظر مثبت اثرات کی حامل ہوگی  
 جس سے اتحادِ بین المسلمین کے تصور کو تقویت حاصل ہوگی اور وجودِ حضرتِ امام  
 مہدی علیہ السلام کے بارے میں جو شکوک و شبہات لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتے  
 رہتے ہیں ان کا بھی ازالہ ہو گا۔ مزید برآں آپ کی محبت ہر ایک کے دل میں موجزن  
 ہو کر شدتِ انتظار کی وہ کیفیت پیدا ہو جائے گی کہ خدائے تعالیٰ آپ کے ظہور میں  
 تعجیل فرمائے۔ (آمین)

میں انتہائی عاجزی و انکساری کے ساتھ یہ حقیر نذرانہ بارگاہِ امامِ آخر الزماںؑ میں  
 شرفِ قبولیت کی امید میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اور بارگاہِ خداوند  
 تعالیٰ میں دعا کا طالب ہوں کہ اس اجرِ عظیم کے بدلے میں میرے والدین اور دیگر  
 مومنین کے درجات بلند فرمائے۔

آمین

خاکپائے امام العصر (ع)

سید حسین محمد نقوی الامروہوی

ایڈوکیٹ

## عرض ناشر

میں اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصہ کی مقبولیت کے بعد تیسرا حصہ پیش خدمت کر رہا ہوں مجھے امید ہے کہ قارئین کرام اس کو بھی پسند فرمائیں گے اور دعا کرتا ہوں کہ بارگاہ امام صاحب الزمان علیہ السلام میں یہ تحفہ ہدیہ قبول ہو۔

غلام امام العصر والزمان

سید ناصر ممدی نقوی

ناشر

jabir.abbas@yahoo.com

jabir.abbas@yahoo.com

یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

امام زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام  
کی اہل اسلام کو نصیحت  
بسم اللہ الرحمن الرحیم

تم میں سے ایک گروہ نے دین کے امور میں شکوک پیدا کئے ان کے دلوں میں اپنے صاحب امر کے بارے میں جو شبہات پیدا ہوئے اس کی خبر مجھ تک پہنچی ہے اس بات سے اپنے لیے نہیں تمہاری وجہ سے رنجیدہ ہوا کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہے اور ہمیں اللہ کے سوا دوسروں سے کوئی احتیاج نہیں۔ حق ہمارے ساتھ ہے اور اسی بناء پر اگر کوئی شخص (یا گروہ) ہماری اطاعت و پیروی ترک کر دیتا ہے تو اس سے مجھے (قطعی) گھبراہٹ نہیں ہوتی۔

اے لوگو تم لوگ شک و شبہ میں کیوں مبتلا ہو گئے اور حیرت و استعجاب کی حالت میں مسئلے کو اپنے لیے کیوں مشکوک بنا لیا؟ کیا تم نے سنا نہیں کہ خداوند متعال ارشاد فرماتا ہے۔

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ رسول اور اپنے صاحبان امر کی اطاعت کرو۔“

کیا تم نہیں جانتے کہ احادیث و روایات میں ہے کہ تمہارے گذشتہ اور آئندہ اماموں کے لیے حادثات پیش آئیں گے؟ جب امام حسن عسکری علیہ السلام نے رحلت فرمائی تو کیا تم نے یہ گمان کیا کہ خداوند عالم نے اپنے دین کو باطل کر دیا اور اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان رابطہ پیدا کرنے والے سلسلے کو قطع کر دیا؟

اگر خدا کے (نیک بندوں کے) مغلوب ہو جانے اور خدائی راز کے ظاہر ہو جانے کا خیال نہ ہوتا تو ہمارا حق تم پر اس طرح ظاہر ہوتا کہ عقلیں حیران رہ جاتیں اور تمہارے سارے شکوک و شبہات دور

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل



## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

ہو جاتے ہیں لیکن جو کچھ خداوند عالم نے چاہا اور جو چیز بھی لوح محفوظ میں لکھی ہے وہ یقیناً انجام پائے گی۔

اس لیے تم بھی اللہ سے ڈرو اور اپنے آپ کو ہمارے سپرد کر دو۔ سارے امور (و معاملات) ہم پر چھوڑ دو تاکہ ہماری ذات سے۔ ہر طرح کی نیکی بھلائی اور بہتری لوگوں تک پہنچے اور جو کچھ تم سے پوشیدہ ہے اس سے باخبر ہونے کے لیے اصرار نہ کرو اور سیدھے راستے سے ادھر ادھر نہ جاؤ بلکہ میانہ روی اختیار کرو۔ اپنے مقصد کو ہماری دوستی کے ساتھ اسی راہ کی بنیاد پر قرار دو جو واضح ہو اور جو ہم تک آ کر ختم ہوتی ہو۔

جو نصیحت ضروری تھی وہ کر دی ہے۔ خداوند عالم مجھ پر اور تم پر گواہ ہے۔

وصلی اللہ علی محمد النبی وسلم تسلیما

(اقتباس از بحار الانوار مولفہ علامہ مجلسی جلد ۵۳ صفحہ ۱۷۸)

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

## امام آخر الزماں اور غیبت

دنیا کا ہر مذہب کسی آنے والے کے انتظار میں ہے کچھ کہتے ہیں کہ وہ پیدا ہو گا اور وہ دنیا کو غم و آلام سے نجات دلائے گا۔ لیکن کوئی مذہب یہ نہیں کہتا کہ وہ مصلح اعظم پیدا ہو چکا ہے اور پردہ غیبت میں ہے لیکن صرف اسلام اور بالخصوص تشیع "غیبت" اور نجات دہندہ موعود پر اعتقاد کو لازم قرار دیتا ہے۔ غیر مذاہب والے اور بعض مسلمان تعلیم یافتہ ترقی یافتہ اور مغربی تہذیب سے متاثر لوگ کہتے ہیں کہ امام العصر ان کی غیبت اور انتظار ظہور واقعیت و حقیقت کے خلاف غیر منطقی، غیر معقول اور ایک قدیم اور زوال پذیر فکر ہے۔ یہ اس لیے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں سائنس ارقاء کے عروج پر ہے اور یہ لوگ انسان کی حیات اور اس کی عمر طبعی کی سمجھ رکھتے ہیں اس لیے تنقید کرتے ہیں۔ اس مکتب فکر کے معقدین یہ خیال کرتے ہیں کہ انسانیت کی اصلاح، فساد و ظلم کا خاتمہ بحالی امن انسان کے اختیار سے باہر ہے اور کوئی غیبی طاقت آکر ان برائیوں سے نجات دلائے اور امن و امان قائم کر کے انسان کو نجات دلائے اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایسی زندگی کی تعمیر میں ہم خود کوئی کردار ادا کرنے کی صلاحیت اور ہمت نہیں رکھتے کہ عدل و انصاف قائم کر سکیں۔ ایسی تنقید اسلام دشمن مذاہب اور قوتوں کا شروع ہی سے کارنامہ ہے حالانکہ وہ خود کسی نہ کسی مصلح اعظم کی آمد کے منتظر ہیں تاکہ مسلمان قوم کی توجہ امام زمانہ سے ہٹا کر اپنے رہبران کی طرف لے آئیں لیکن ایسے طریقہ اختیار کرنے والے لوگوں کو یہ علم نہیں کہ اسلام اپنے عقیدوں، احکام اور مراسم دینی میں کسی قسم کا شک و شبہ روا نہیں رکھتا۔ اسی لیے ہر مسلمان کا عقیدہ غیبت و ظہور امام زمانہ اس کے ایمان میں شامل ہے

یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

اور یہ بھی اس کا عقیدہ ہے کہ دنیا پر اسلام کا غلبہ ہو گا اور کوئی دوسرا دین مذہب یا عقیدہ باقی نہ رہے گا۔

امام زمانہ کے معترضین کا سب سے بڑا اعتراض آپ کی طولانی حیات پر ہے جس کو وہ غیر طبعی اور غیر علمی قرار دیتے ہیں۔ اس اعتراض کو رد کرنے کے لیے سب سے اہم دلیل یہ ہے کہ کیا موجودہ دور کے کسی علم نے انسان کی عمر طبعی کی حد مقرر کی ہے کوئی علم جس کا تعلق جسم انسانی سے ہو یہ تعین نہیں کر سکا کہ انسان کا کتنے سال زندہ رہنا ممکن ہے اور بعد ازاں وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ لہذا قطعی طور پر یہ کہہ دینا ممکن نہیں کہ انسان کے لیے پانچ سو ہزار یا اس سے زیادہ بھی زندہ رہنا ناممکن ہے۔ سائنسوں مثالیں ہیں کہ جن کی عمریں ہزار یا اس سے زیادہ برسوں کی ہوئی ہیں۔ تاریخ اور مذہبی کتابوں میں ایسی مثالیں موجود ہیں۔ حضرت سلمان فارسیؓ کی عمر بروایت تین سو سال یا چھ سو سال بیان کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں نو سو پچاس سال تبلیغ دین فرماتے رہے۔ مسلمانوں کے عقائد کے مطابق امام عصر علیہ السلام اس دنیا میں لوگوں کے درمیان بارہ سو سال سے زائد عرصہ سے زندہ موجود ہیں۔ عام زندگی گزار رہے ہیں ہم دیکھتے بھی ہیں لیکن پہچانتے نہیں۔ اسی لیے وہ ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں جس کو ہم غیبت کہتے ہیں۔

قبل اس کے کہ ہم امام العصر والزمان کی طولانی عمر پر بحث کریں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ غیبت پر بلا اختصار تحریر کیا جائے۔ غیبت کے معنی ہیں پوشیدگی، چھپانا۔ اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ پہلی صورت یہ کہ غائب انسان انسانی اجتماعات سے دور ہو اور لوگ اس تک نہ پہنچ سکیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ غائب اپنی مرضی کے مطابق جب چاہے دیکھنے والوں کی نگاہوں سے غائب ہو جائے۔ یعنی

## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل

لوگوں کے درمیان موجود ہوتے ہوئے اسے کوئی دیکھ نہ سکے اور اگر دیکھ بھی لے تو اسے پہچان نہ سکے۔

اب ہم غیبت سے متعلق قرآن مجید کی طرف رجوع کرتے ہیں اور صرف متعلقہ آیات کے ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں :

سورہ یسین آیت ۹ : ہم نے ان کے سامنے اور پیچھے بند باندھ دیئے ہم نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ کچھ بھی نہیں دیکھ سکتے۔

سورہ اسراء آیت ۴۵ : جب تو تلاوت قرآن کرے گا تو ہم تیرے اور ان لوگوں کے مابین حجاب حائل کر دیں گے۔

سورہ طہ آیت ۹۶ : جو کچھ دوسرے لوگ نہ دیکھ سکے وہ دکھایا گیا چنانچہ میں نے رسولؐ کے نقش پا سے ایک مٹھی بھر لی۔

پہلی آیت کے متعلق مجمع البیان میں ابن عباس سے روایت ہے کہ شب ہجرت جب قریش نے خانہ رسولؐ کا محاصرہ کیا تو کہنے لگے کہ جب محمدؐ ہمارے درمیان آئیں گے تو ہم ان پر حملہ کر دیں گے جب نبی کریمؐ ان کے سامنے آئے تو اللہ نے ان کے سامنے اور پیچھے بند باندھ دیئے جس کی وجہ سے وہ آپ کو نہ دیکھ سکے۔ آنحضرتؐ نے درود پڑھا اور ان کے سروں پر مٹی بکھیر دی۔ وہ اندھے ہو گئے جب آپ وہاں سے دور چلے گئے تو انہوں نے مٹی کو دیکھا اور کہنے لگے کہ محمدؐ نے ہم پر جاو کر دیا۔

دوسری آیت کے متعلق مفسرین نے لکھا ہے کہ قیامت پر عقیدہ نہ رکھنے والوں سے مراد ابوسفیان، نصر ابن حارث، ابو جہل اور ابولہب کی بیوی ام جمیل ہیں۔ تلاوت قرآن کے وقت ان لوگوں کو کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ وہ رسالتؐ کے پاس ایذا رسانی کی نیت سے آتے تھے لیکن انہیں نظر نہیں آتے تھے۔ اس آیت میں قاتل توجہ

## یا امام المنتظر العجل



## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

بات حجاب مستور ہے کیونکہ بعض اوقات انسان پردے کو دیکھتا ہے لیکن اس کے پیچھے والا نظر نہیں آتا۔ اس آیت میں پروردگار عالم کے پردہ کے پیچھے والے کو مستور نہیں فرمایا بلکہ پردہ کو مستور فرمایا ہے۔

تیسری آیت میں پروردگار عالم نے جناب موسیٰ اور سامری کے مابین جو گفتگو ہوئی مفسرین کے مطابق سامری نے وحی لائے وقت حضرت جبریل کو پایا ان کو گھوڑے پر سوار دیکھا تو اس نے جبریل کے نقش پا ان کے گھوڑے کے سموں کی نیچے کی منی اٹھالی۔ پتھر اٹایا اس میں وہ منی ڈالی جس سے وہ زندہ ہو گیا۔ اس آیت سے مقصد یہ ہے کہ ایک ہی وقت میں جبریل کو دیکھ لیا جب کہ دوسرے بنی اسرائیل نہ دیکھ سکے۔ ذات احدیت کے لیے ممکن ہے کہ وہ ایک وجود کو ایک وقت میں بعض کے سامنے ظاہر کر دے اور بعض سے پوشیدہ رکھے۔

قرآن مجید سے غیبت کی تشریح ثابت ہونے کے بعد یہ سوال ذہن میں آتا ہے کہ قرآن مجید میں جن غیبتوں کا تذکرہ ہے وہ واقعی ہیں اور صدیوں پر محیط نہیں ہیں۔ امام العصر والزمان کی غیبت اتنی طویل ہے کہ صدیوں پر محیط ہے اور نہ جانے اور کتنی صدیوں پر محیط رہے گی۔ اسی طرح کچھ اور سوالات ذہن میں آتے ہیں جو اعتراض رد کئے جاتے ہیں مثلاً آپ ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے۔ اور اگر پیدا ہو چکے ہیں تو آج کل کے حالات انہیں پکار رہے ہیں اور ظلم بڑھ رہا ہے۔ اگر وہ واقعتاً موجود ہوتے تو ظلم نہ بڑھتا۔ اگر ظالموں کے خوف سے پوشیدہ ہیں تو اسے عقل تسلیم نہیں کرتی۔ اگر انہیں تائید الہی حاصل ہے تو انہیں کوئی قتل ہی نہیں کر سکتا۔ ان کا فرض تو مصیبتیں برداشت کر کے تبلیغ کرنا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کے سوالات وہی لوگ کرتے ہیں جو کج فکر شک انداز ہیں کیونکہ ایسے سوالات کرنے والے امام علیہ

## یا امام المنتظر العجل علیہ السلام یا امام المنتظر العجل

السلام کے وجود کے تو قائل ہیں لیکن آپ کی غیبت نے ان لوگوں کو پریشان کر رکھا ہے۔ دوران مطالعہ کتاب الامام المہدی مولفہ آقائے سید محمد کاظم قزوینی ترجمہ جناب اشیر جازوی مرحوم و مغفور میں۔ کسی ایک شاعر بے نام کا قصیدہ جو ایسی ہی باتوں پر مشتمل تھا۔ نجف اشرف آیا جس کا جواب مولف موصوف نے مع اشعار قصیدہ کے اپنی متذکرہ کتاب میں تحریر فرمایا ہم اختصار کے ساتھ تحریر کرتے ہیں۔

بے نام شاعر نے اپنے قصیدہ میں ولادت امام العصر پر حیرت کا اظہار اس وجہ سے کیا ہے کہ ولادت کے متعلق نظریات مختلف ہیں۔ مولف موصوف نے آپ کی ولادت کے متعلق اپنی متذکرہ کتاب میں سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔ ہم اس مضمون کو طوالت کی وجہ سے تحریر نہیں کرتے۔ جہاں تک شاعر کے اور اعتراضات اور اس کے استدلال کا تعلق ہے کہ چونکہ امام مہدی کے فرائض میں عدل و انصاف کا قیام ہے اور آج کل ظلم و جور بڑھ رہا ہے۔ اس لیے آپ موجود نہیں ہیں اگر ہوتے تو ظلم و جور نہ ہوتا۔ مولف موصوف نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ اعتراض شاعر کی کج بحثی اور کج فکری پر مبنی ہے شاعر یہ سمجھتا ہے کہ امام العصر لوگوں کی خواہشات کے تابع ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھ رہا کہ جس خالق نے ان کو اپنا نمائندہ بنایا ہے وہ بھی تو ان مظالم کو دیکھ رہا ہے تو کیا خداوند عالم کے لیے بھی اس کا یہی استدلال ہو گا۔ ظہور امام مشیت ایزدی سے متعلق ہے جب وہ چاہے گا ظہور ہو گا۔

جہاں تک امام علیہ السلام کے ظالموں کے خوف سے پوشیدہ رہنے اور آپ کے یقینی حیات حضرت عیسیٰ کے نزول تک ہونے تاخیر الہی کے حصول کی وجہ کسی کو قتل کرنے کی قدرت نہ رکھنے کے اعتراضات کا تعلق ہے تو مولف موصوف نے جواب میں فرمایا کہ یہ

## یا امام المنتظر العجل علیہ السلام یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

حقیقت ہے کہ امام علیہ السلام کی حکومت کرۂ ارض پر ہو گی اور آپ کرۂ ارض کو ظلم و جور سے پاک فرما کر عدل و انصاف قائم فرمائیں گے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ان تمام امور کا تعلق اپنے وقت سے ہے جس کا تعین اللہ کرے گا اور اس کی مشیت ہی اذن ظہور دے گا۔ دیگر اعتراضات جو شاعر نے کئے ہیں ان کے جواب میں مولف موصوف فرماتے ہیں کہ اگر امام زمانہ لوگوں کی ایذا رسانی کے خوف سے مخفی ہیں تو آپ کے لیے عیب کا باعث ہے تو انہیں ظہور فرما کر راہ خدا میں تکالیف برداشت کرنا چاہئے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ نہ تو خائف ہیں بلکہ دنیا کا ہر جابر و ظالم حکمران آپ کے ظہور سے خوفزدہ ہے۔

اپنے قصیدہ کے آخری تین اشعار میں شاعر نے سامرا میں واقع سرداب کا مذاق اڑایا ہے۔ جس کا مولف موصوف نے یہ جواب دیا ہے کہ یہ پہلا یا آخری شخص نہیں ہے۔ ایسے خرافاتی اعتراضات کئے جاتے رہے ہیں اور بعد میں بھی تاظہور کئے جاتے رہیں گے۔ ہم شرافت ضمیر کے باعث طنز کا جواب طنز سے نہیں دینا چاہتے ویسے سرداب کے متعلق مولف موصوف نے تفصیل کے ساتھ اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے جس کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

یا امام المنتظر العجل علیہ السلام یا امام المنتظر العجل العجل

## غیبت کے متعلق پیغمبر اسلام اور ائمہ اطہار کی پیشین گویاں

پیغمبر اسلام اور ائمہ اطہار علیہم السلام نے حضرت امام مدنیؑ کی غیبت کے متعلق آپ کی ولادت سے قبل ہی پیش گوئی کر دی تھی اور لوگوں کو اس سے باخبر کر دیا تھا۔ ہم چند احادیث تحریر کرتے ہیں :

(۱) جناب رسالتؐ نے فرمایا : ”اس خدا کی قسم جس نے مجھے بشارت کے لیے مبعوث فرمایا ہے میری اولاد میں سے قائم ایک زمانہ میں جو اسے درپیش ہو گا۔ اس طرح عاتب ہو جائے گا کہ لوگ کہیں گے کہ خدا کو آل محمدؐ کی ضرورت نہیں رہی اور دوسرے لوگ اس کی ولادت ہی میں شک کریں گے۔ پس ہر وہ شخص جسے زمانہ غیبت سے وابستگی ہو اسے چاہئے کہ اپنے دین کی نگہبانی کرے اور شیطان کو شک کی صورت میں اپنے تک پہنچنے کا راستہ نہ دے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اس کو میرے دین کے راستہ سے بھٹکا دے اور دین سے اسے خارج کر دے جیسا کہ وہ اس سے پہلے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکال چکا ہے۔ خدا نے شیطان کو کافروں کا دوست اور حاکم بنایا ہے۔“ (اثبات الحداۃ ج ۲ ص ۳۸۶)

(۲) اصحاب بن نباتہ سے منقول ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام نے حضرت قائم کو یاد کر کے فرمایا : ”باخبر رہنا وہ جناب اس طرح پردہ غیبت میں چلے جائیں گے کہ نادان لوگ کہیں گے کہ خدا کو آل محمدؐ کی ضرورت نہیں رہی۔“ (اثبات الحداۃ ج ۲ ص ۳۹۳)

(۳) حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا : ”اگر اپنے امام کی غیبت کے بارے میں سنو تو انکار نہ کرنا“ (اثبات الحداۃ ج ۲ ص ۳۵۰)

ان احادیث کی وجہ سے مسلمان غیبت کو قائم کے لیے ضروری

یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل



## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

اور ان کی خصوصیات میں سے جلتے تھے حتیٰ کہ اگر ان کو کسی کے بارے میں مہدی ہونے کا احتمال ہوتا تھا وہ اسے غیبت پر آمادہ کرتے تھے۔

(۴) ابو الفرج اصفہانی نے لکھا ہے کہ عیسیٰ ابن عبد اللہ نے بیان کیا کہ محمد بن عبد اللہ بن حسن یحییٰ ہی سے غیبت کی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے اور ان کا نام مہدی پڑ گیا تھا۔ (مقاتل الطالین ص ۱۶۵)

(۵) سید محمد حمیری کہتے ہیں : مجھے محمد حنفیہ کے بارے میں غلو تھا اور میرا عقیدہ تھا کہ وہ غائب ہیں یہاں تک کہ میں ایک عرصہ تک اس غلط عقیدہ پر قائم رہا حتیٰ کہ خدا نے مجھ پر احسان کیا اور جعفر بن محمد صادقؑ کے ذریعہ اس نے مجھے آتش جہنم سے نجات دی اور مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کی صورت حال یہ تھی کہ ایک مرتبہ جعفر بن محمدؑ کی امامت مجھ پر دلیل و برہان کے ذریعہ ثابت ہوئی میں نے آنجناب سے عرض کیا فرزند رسولؐ غیبت کے معاملہ میں آپ کے اجداد سے ہم تک حدیثیں پہنچتی ہیں اور اس کے وقوع کو حتمی اور قطعی شمار کیا گیا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ فرمائیں کہ مذکورہ غیبت کس شخص سے متعلق ہے اور کس کے لئے وقوع پذیر ہوئی امام جعفر صادقؑ نے فرمایا : وہ غیبت میری چھٹی نسل کے ایک فرد سے متعلق ہے وہ رسول خداؐ کے بعد بارہواں امام ہے لول امام علی ابن طالبؑ ہیں اور آخری امام حق کے لئے قیام کرنے والا بقینہ اللہ و صاحب الزمانؑ ہے۔ قسم خدا کی اگر اسکی غیبت عمر نوحؑ کے برابر طویل ہو تو وہ دنیا سے نہیں اٹھے گا یہاں تک کہ اس کا ظہور ہوگا اور وہ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیگا۔

سید حمیری کہتے ہیں : ایک دفعہ میں نے یہ مفہوم اپنے مولا جعفر ابن محمدؑ سے سنا تو حق مجھ پر واضح ہو گیا اور آنجناب کیوجہ سے

## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

میں نے اپنے سابقہ عقیدہ سے توبہ کی اور اس موضوع پر میں نے اشعار کے (کتاب اکمال الدین طبع سال ۱۳۷۸ ج ۱ ص ۱۳ تا ۱۵) ان اشعار سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ غیبت کا موضوع حضرت مہدیؑ کی حتمی علامتوں میں سے ہے خداوند عالم نے غیبت کو ان کے لئے مقدر فرمایا تھا اور پیغمبر اکرمؐ اور ائمہ اطہار علیہم السلام نے ان کے والد گرامی کی ولادت سے پہلے اس بات سے لوگوں کو آگاہ کر دیا تھا۔

(۶) طبری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں : ولی عصرؑ کی غیبت کی خبریں انکی ولادت کے والد کی ولادت اور ان کے جد امجد کی ولادت سے پہلے مل چکی تھیں اور ان خبروں کو شیعہ محدثین نے اپنی کتابوں میں جو امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ کے عہد میں تالیف ہوئیں تحریر کر دیا تھا۔ تمام موثق محدثین میں سے ایک حسن بن محبوب ہیں انھوں نے زمانہ غیبت سے سو سال پہلے ”شیخ“ نامی کتاب تالیف کی ہے اور غیبت کے خبریں اس میں تحریر کی ہیں ان حدیثوں میں ایک حدیث یہ ہے۔

”ابو بصیر کہتے ہیں : میں نے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ جعفر فرمایا کرتے تھے کہ قائم آل محمدؑ کی دو غیبتیں ہیں ایک مختصر اور ایک طویل پس حضرت صادقؑ نے فرمایا : ہاں ان دونوں غیبتوں میں ایک دوسرے سے طویل ہوگی پھر وہ تحریر کرتے ہیں کہ پس ملاحظہ کیجئے امام حسن عسکریؑ کے فرزند کی دو غیبتیں کسی طرح ان حدیثوں کی سچائی کو ظاہر کرتی ہیں (کتاب اعلام الوری تالیف طبری طبع تہران سال ۱۳۳۸ھ ص ۲۱۶)

(۷) محمد بن ابراہیم بن جعفر عمالی جو غیبت مغربی کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے اور ”غیبت“ نامی کتاب کی تالیف کے وقت اسی اور کچھ سال امام زمان کی عمر شریف کے گزر چکے تھے وہ کتاب مذکورہ کے صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں ائمہ اطہار نے امام زمانہ کی غیبت کے واقع ہوئی کی خبر

## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

پہلے ہی دیدی تھی۔ اگر انکی غیبت واقع نہ ہوتی تو یہ معاملہ خود امامیہ عقیدہ کے غلط ہونے کا گواہ ہوتا لیکن پروردگار عالم نے آنجناب کو غائب کر کے ائمہ اطہار کی خبروں کو واضح کر دیا۔

اب ہم امام عصرؑ کی ولادت سے قبل حتیٰ کہ آپ کے والد گرامی اور جد امجد کی ولادت سے پہلے غیبت کی خصوصیات سے متعلق جن علماء اور اصحاب ائمہ طاہرینؑ نے جو کتابیں تالیف کی ہیں اور غیبت سے متعلق احادیث ان کتابوں میں درج کی ہیں ان کے اسمائے گرامی اور کتابوں کی تفصیل تحریر کرتے ہیں۔

(۱) علی بن حسن بن محمد طائی طاہری جو اصحاب موسیٰ بن جعفرؑ میں سے تھے انھوں نے غیبت پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا تذکرہ کتب رجال نجاشی ص ۱۹۳۔ رجال شیخ طوسی ص ۳۵۷ اور فہرست شیخ طوسی ص ۱۱۸ پر ہے۔ علی بن حسن فقیہ اور منہج حیثیت کے حامل تھے۔

(۲) علی ابن عمر اعرج کوئی حضرت موسیٰ بن جعفرؑ کے اصحاب میں سے تھے انھوں نے بھی غیبت پر ایک کتاب تحریر کی ہے جس کا ذکر کتاب رجال نجاشی ص ۱۹۳ پر ہے۔

(۳) ابراہیم بن صالح انطالی بھی حضرت موسیٰ بن جعفرؑ کے اصحاب میں سے تھے انھوں نے بھی غیبت پر ایک کتاب تحریر کی ہے جس کا ذکر کتاب رجال نجاشی ص ۲۸ اور فہرست شیخ طوسی ص ۷۵ پر ہے۔

(۴) حسن بن علی ابن حمزہ امام رضاؑ کے زمانے میں زندہ تھے انھوں نے غیبت پر ایک کتاب تحریر کی ہے جس کا ذکر کتاب رجال نجاشی ص ۲۸ اور فہرست شیخ طوسی ص ۷۵ پر ہے۔

(۵) عباس ابن ہشام ناشری اسدی ایک جلیل القدر شخص تھے جو امام رضاؑ کے اصحاب میں سے تھے ۲۲۰ ہجری انکی وفات ہوئی انھوں نے بھی غیبت پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا ذکر کتاب رجال نجاشی ص ۲۱۵

## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل

رجل شیخ طوسی ص ۳۸۳ اور فہرست شیخ طوسی ص ۱۳۷ پر ہے۔  
(۶) علی بن حسن بن فضل ایک عالم اور قاتل اعتماد تھے حضرت ہادیؑ اور امام حسن عسکریؑ کے اصحاب میں سے تھے انھوں نے بھی غیبت پر ایک کتاب تالیف کی ہے جس کا ذکر کتاب رجال نجاشی ص ۱۹۵ اور رجال شیخ طوسی ص ۴۱۹ پر ہے۔

(۷) فضل بن شاذان نیشاپوری بھی حضرت ہادیؑ اور حضرت امام حسن عسکریؑ کے اصحاب میں سے تھے۔ امام زمانہؑ اور انکی غیبت کے عنوان پر ایک کتاب لکھی ہے انھوں نے ۲۶۰ ہجری میں وفات پائی اس کا ذکر بھی کتاب رجال نجاشی ص ۲۳۵ رجال شیخ طوسی ص ۴۲۰ اور ۴۳۴ اور فہرست شیخ طوسی ص ۱۵۰ پر ہے۔

ان تمام کتب اور احادیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ امام زمانہؑ کی غیبت کا مسئلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے اور رسول اللہؐ کے زمانہ سے اب تک توجہ کا مرکز رہا ہے جس سے حضرت امام مہدیؑ کی حیات اور آپکی غیبت ثابت ہو جاتی ہے۔

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

## کیون غیبت ہوئی

حضرت حجت علیہ السلام کی پوشیدہ ولادت مسئلہ غیبت کی تمہید تھی پروردگار عالم نے حضرت کی پیدائش کے قبل ہی عنوان غیبت قائم فرمادیئے تھے کیوں؟ اس لئے کہ حضرت کے جد نامور اور پدر بزرگوار کی حیات طیبہ اس طرح گذری تھیں کہ قید کے زمانہ کے علاوہ بھی حضرت امام علی نقی علیہ السلام عام مومنین سے ملاقات نہ فرماتے تھے صرف چند آدمیوں کی آمدورفت تھی اور امام حسن عسکری علیہ السلام تو مومن سے پردہ کے اندر سے گفتگو فرماتے تھے، سوائے ایسی عبوری کے جو حکومت کی طرف سے پیش آتی تھی باہر تشریف نہ لے جاتے تھے ان ذوات مقدسہ کا یہ عمل بھی آخری حجت خدا کی غیبت کا پیش خیمہ تھا تاکہ لوگ حجاب غیبت سے مانوس ہو جائیں اور سلاطین وقت کو ائمہ معصومین علیہم السلام کی جانب سے یہ اطمینان ہو جائے کہ ہماری بادشاہت کے خلاف یہ حضرات حصول سلطنت کے لئے کوئی ارادہ نہیں رکھتے لیکن آخری امام علیہ السلام کے متعلق یہ جانتے تھے کہ ان کے ہاتھ سے ہمیں مظلوم ہونا پڑے گا اور دنیا کی ہر دولت و مملکت ختم ہو جائے گی۔ اسی لئے بادشاہ وقت معتدین متوکل انتہائی کوشش میں تھا کہ حضرت پر قابو حاصل ہو جائے۔ برابر تجسس میں رہا لیکن حافظ حقیقی نگہبان تھا اور ایسے سلمان مہیا ہوتے رہے حضرت حجت علیہ السلام نے کیسی خوفناک فضا میں پدر بزرگوار کی نماز جنازہ پڑھی کیونکہ امام کے جنازہ کی نماز امام ہی پڑھانا ہے۔ حاضرین حریت زدہ ہو گئے جعفر آپ کے کہنے پر پیچھے ہٹ گئے، معتد اس خبر کے ملنے پر حواس پانتہ ہو گیا دونوں خاموش ہو گئے اور لوگوں کی توجہ ہٹانے کی غرض نے اس کو محض خیال یا کسی لڑکے کی لڑکچن کی بات بتائی اور جعفر اپنے بھائی حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو لاولد ہی

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

جاتے رہے۔ معتد اچھی طرح جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی غلط نہیں ہو سکتی۔ نماز جنازہ کے واقعہ سے اس کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ آخری امام پیدا ہو چکے ہیں اور اس وقت موجود ہیں لیکن اس واقعہ کا اظہار نہ کیا اور نہ ہی اہمیت دی اور خفیہ طور سے حضرت کو قتل کرنے کی تدبیر کرتا رہا۔ حکومت کی طرف سے حضرت کی تلاش صرف شہروں ہی میں نہ تھی بلکہ غیر آباد مقلات پر بھی جاسوس لگے ہوئے تھے اس تلاش اور تجسس کی ایسی مصیبت ناک حالت تھی کہ حضرت کے حالات سے واقفیت کا جس شخص پر ذرا بھی شبہ ہو جاتا تھا اس کی گردن اڑا دی جاتی تھی نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ اپنا گھریاں اور خاندان چھوڑ کر اطراف عالم میں دور دراز ملکوں میں چلے گئے۔ اور بہت سے لوگ جنگوں پہاڑوں میں سرگرواں پھرتے اور خانہ بدوشی کے عالم میں زندگی گزارنے پر مجبور ہو گئے لیکن راح العقیدہ اور کامل الایمان لوگوں کے پائے استقلال میں جنبش نہ آئی اور حق کی حفاظت میں مصائب برداشت کرتے ہوئے ثابت قدم رہے مومنین کے یہ مصائب حضرت کے لئے مصیبت عظیم بنے ہوئے تھے۔ سفینہ البحار میں ہے کہ جب حضرت کی والدہ ماجدہ جناب نرجس خاتون نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے ان حالات کو سنا کہ میرے بعد ایسے ایسے واقعات پیش آئیں گے تو عرض کیا کہ آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ میں آپ کے سامنے اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ نے حضرت کی حیات ہی میں رحلت فرمائی۔ معتد کے بعد معتقد بھی حضرت حجت علیہ السلام کی تلاش اور تجسس میں رہا اور مقدس مقلات کر بلائے مقلے کا ہمیں اور بحث اشرف وغیرہ میں جاسوس لگا دیئے اور سخت تلاشی ہوتی رہی سختیاں اس حد تک بڑھ گئی تھیں کہ حضرت کی طرف سے یہ حکم ہو گیا تھا کہ کوئی مومن کسی حالت میں ہمارا نام نہ لے اور نہ ہی اشارات اور کنایات میں گفتگو کی

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل



## یا امام المنتظر العجل (ع) یا امام المنتظر العجل العجل

جائے۔ حضرت کے مصائب ایک طرح سے قید ہی تھی۔ عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ بھی رکھنا۔ اپنی جاگی حفاظت مومنین کے جان و مال کی حفاظت کی فکر یہ ایسا پہاڑ تھے کہ آپ کے جد بزرگوار کے مصائب سے بڑھ گئے تھے۔ معتقد نے کسی خبر کے خبر دینے پر سامرو میں ایک مکان کا پتہ بتا کر اپنے معتقد لوگوں کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ اس کے اندر جس کو بھی دیکھیں اس کا سر قلم کر کے میرے پاس لے آئیں۔ یہ لوگ مکان کے دروازہ پر پہنچے دربان سے مکان کے اندر لوگوں کے متعلق پوچھا جس نے بے پرواہی سے جواب دیا کہ مالک مکان ہیں۔ اندر داخل ہوئے دیکھا کہ شخص میں دریا بہہ رہا ہے اور ایک نورانی شخص بوریہ پر مصروف عبارت ہے ایک شخص نے پانی میں قدم رکھا ڈوبنے لگا باہر نکلا پھر دوسرے نے کوشش کی اس کی بھی وہی حالت ہوئی دہشت طاری ہوئی اور بخدا پہنچ کر معتقد سے روئیداد بتائی جو سن کر سکتہ میں ہو گیا۔

دوبارہ پھر معتقد کے حکم پر سامرو میں حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے مکان کا محاصرہ ہوا سپاہی اندر داخل ہوئے اور سرواب کے قریب پہنچ گئے ایسا اندھیرا تھا کہ یکایک کسی کو اندر جانے کی جرات نہ ہوئی خوش الحالی سے تلاوت قرآن مجید سنائی دی سب سپاہیوں کی موجودگی میں حضرت حجت علیہ السلام سرواب سے باہر تشریف لائے اور ان لوگوں کے آگے سے نکل کر سب کی نگاہوں سے غائب ہو گئے جب سپاہی اندر داخل ہونے لگے تو دیکھنے والوں نے کہا کہ ایک صاحب ابھی برآمد ہوئے تھے افسر نے کہا ہم نے تو کسی کو نہیں دیکھا تم نے دیکھا تھا تو کیوں نہیں پکڑا جواب دیا کہ آپ کے حکم کے منہر رہے بلاخر شرمندگی کے ساتھ واپس ہوئے۔ یہ ہے ذات الہی کا معجزہ کہ حجت خدا کا وہ خود محافظ ہے پیغمبر اسلام ﷺ بھی کفار و مشرکین کے سامنے سے شب ہجرت اسی طرح تشریف لے گئے تھے اور کسی نے نہ

یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل



## یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل

دیکھا تھا آج بھی دشمنان دین و اہلیت اطہار اسی تلاش اور تجسس میں حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے ہیں کیونکہ انہیں علم ہے کہ ان کی حکومت اقتدار مال و دولت آپ کے ظہور پر نور پر کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔

یہ وہ حالات و واقعات تھے جس کی وجہ سے محافظ حقیقی کے حکم پر حضرت غیبت معری میں تشریف لے گئے جس کا عرصہ تتریس برس ہوتا ہے۔ اس عرصہ میں آپ عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہے سوائے چند مومنین و عظمین کے جن کو آپ کے حکم سے رسائی حاصل تھی۔ پوشیدہ رہنے کی وجہ نہ جان کا خوف تھا نہ قید کی تکلیف کا خیال بلکہ حضرت کے مخفی رہنے کا سبب اس آخری امامت کی یہ خصوصیت تھی کہ اس کا حامل کسی طرح کسی حیثیت سے کسی مبنوی حکومت کی گرفت میں آئے والا نہیں خداوند عالم کی جانب سے آپ وہ خاص امور انجام دینے کے ذمہ دار تھے جن کی وجہ سے حکومتیں پریشان تھیں ایسی صورت میں اگر حضرت ظاہر رہتے تو یقیناً "دشمنوں سے مقابلہ ہوتا دنیا کی تمام حکومتوں سے جنگ و جدال کا سلسلہ ہو جاتا اور وقت سے پہلے ہی قیامت آنے لگتی اس لئے حضرت پوشیدہ رہے۔

شیخ طوسی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب "غیبت" کے صفحہ ۱۰۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ "صاحب الامرؑ کے لئے دو غیبیتیں ہیں جس میں ایک غیبت اس قدر طولانی ہوگی کہ بعض لوگ کہیں گے کہ وہ آئے تھے اور چلے گئے شیعوں کی قلیل تعداد اپنے ایمان پر باقی رہے گی۔ آپ کی امامت گھڑے کوئی واقف نہ ہو گا حتیٰ کہ اولاد بھی مکر وہ حضرات جو خدمت پر مامور ہیں واقف ہوں گے۔

یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل

یا امام المنتظر العجل  یا امام المنتظر العجل العجل

## حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کی غیبتیں

حضرت امام العصر الزمان علیہ السلام کی غیبت بعض حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کی گزشتہ امتوں میں غیبتوں کی طرح ہے۔

پیغمبر اسلام کا یہ ارشاد کہ میری امت میں ہو یہ وہ باتیں ہوں گی جو گزشتہ امتوں میں پیش آتی رہی ہیں چنانچہ چند انبیاء علیہم السلام کی غیبت ہم ذیل میں تحریر کرتے ہیں۔

1- حضرت ادریس علیہ السلام جو حضرت آدم علیہ السلام کی پانچویں پشت میں حضرت نوح علیہ السلام کے پردادا ہیں کو ظالموں کے ظلم و ستم کی وجہ سے غیبت کا حکم ہوا جب کہ بادشاہ وقت آپ کے قتل کی فکر میں تھا حضرت ادریس علیہ السلام بیس برس تک پہاڑوں اور دیرالوں میں پوشیدہ رہے اور اس عرصہ میں اس شہر میں اور اس کے اطراف میں پانی نہیں برسا۔ جب وہ ظالم حکمران ہلاک ہو گیا اور قوم نے توبہ کی تو حضرت ادریس علیہ السلام ظاہر ہوئے اور آپ کی دعا سے بارش ہوئی پھر وہ وقت آیا کہ آپ بالائے آسمان اٹھائے گئے۔

2- حضرت نوح علیہ السلام نے وقت وفات مومنین سے فرمایا تھا کہ میرے بعد غیبت کا زمانہ آئے گا یہاں تک کہ مدت کے بعد قائم آل نوح علیہ السلام ظاہر ہونگے جن کا نام ”ہود“ ہو گا چنانچہ یہی ہوا اور حجت خدا کی غیبت کا زمانہ اتنا طویل ہوا کہ لوگ حضرت ”ہود“ علیہ السلام کے ظہور سے ناامید ہونے لگے تھے

یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل

## یا اِیْمَامُ الْمُنْتَظَرِ الْعَجَلِ

3- حضرت خضر علیہ السلام کی غیبت اب تک ہے آپ کا نام "تالیا" ہے اور آپ کا یہ معجزہ رہا ہے کہ جس خشک زمین پر بیٹھتے سرسبز ہو جاتی جس خشک لکڑی پر ٹکیہ کرتے اس سے پھول پتے نکل آتے چونکہ خضر کے معنی سبزی کے ہیں اس لئے آپ کو خضر علیہ السلام کہتے ہیں آپ نے آپ حیات پیا ہے اور صور پھونکے جانے کے وقت تک زندہ رہیں گے بعض صالحین نے ان کو مسجد سہلہ اور مسجد معصہ میں دیکھا ہے جس قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے اس نے انہیں ایک حجرہ میں بند کر کے راستے مٹی پتھر سے روک دئے تھے جب دروازہ کھولا گیا تو حجرہ خالی تھا بحکم الہی وہیں سے غائب ہو گئے اور خداوند تعالیٰ نے وہ قوت عطا فرمائی کہ جس شکل میں چاہیں اپنی شکل تبدیل کر لیں آپ کا تعلق دریاؤں سے ہے بے راہوں کی راہبری فرماتے ہیں ہلاکت سے بچاتے ہیں اور حضرت حجت علیہ السلام کے رفقاء میں ہیں۔

4- حضرت الیاس علیہ السلام بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے قوم تکذیب اور توہین کرتی رہی مدت تک ایذا رسانی پر صبر کیا مگر جب قتل پر آمادہ ہوئے تو یہ ایک پہاڑ میں پوشیدہ ہو گئے اور سات برس اس حالت میں گزرے کہ زمین کی گھاس غذا رہی خداوند عالم نے وحی فرمائی کہ اب جو چاہو سوا کرو عرض کیا میں بنی اسرائیل سے بہت آزردہ خاطر ہو چکا ہوں تو مجھے دنیا سے اٹھا لے ارشاد ہوا کہ یہ وہ زمانہ نہیں ہے جو زمین اور اہل زمین کو تم سے خالی رکھوں اس عہد میں زمین تمہاری وجہ سے قائم ہے اور ہر زمانہ میں میرا ایک خلیفہ ضرور رہتا ہے پس خداوند عالم نے وہ طاقات کرامت فرمائی کہ حضرت الیاس علیہ السلام

## یا اِیْمَامُ الْمُنْتَظَرِ الْعَجَلِ

## یا امام المنتظر العجل

بھی حضرت خضر علیہ السلام کی طرح زمین پر موجود و غائب ہیں۔  
حضرت حجت علیہ السلام کی رفاقت کا شرف حاصل ہے پریشان حالوں کی  
رہنمائی ضعیفوں کی دنگیری فرماتے ہیں۔

5- حضرت صالحؑ اپنی قوم ثمود کو ایک سو بیس برس تک ہدایت  
کرتے رہے مگر انہوں نے بت پرستی نہ چھوڑی تو ان سے پوشیدہ ہو  
گئے اور اتنی مدت تک غیبت رہی کہ کچھ لوگ خیال کرنے لگے کہ  
انتقال فرما گئے ایک گروہ کو یقین تھا کہ وہ زندہ ہیں جب ظاہر ہوئے تو  
کسی نے ان کو نہ پہچانا حضرت صالح علیہ السلام سے کہا گیا تھا کہ اس  
پتھر سے جس کی پرستش کرتے تھے اونٹنی معہ بچہ کے نکال دو تو ہم تم پر  
ایمان لے آئیں گے آپ نے دعا کی قبول ہوئی پھر بھی ایمان نہ لائے  
اور ایک شفی کو لالچ دے کر اونٹنی کے پاؤں کٹوا دیئے مکلرے کیا  
گوشت کھلایا توبہ کے لئے نین دن کی مہلت ملی لیکن وہ نہ سمجھے چوتھے  
روز چیچ چنگھاڑ کی آواز ہوئی کانوں کے پردے پھٹ گئے زمین کو زلزلہ  
ہوا آسمان سے آگ برسی جس نے سب کو جلا کر بھوسے کے پورے  
کی طرح ڈالا۔

6 حضرت شعیب علیہ السلام کی عمر دو سو بیالیس برس کی ہوئی قوم کی  
ہدایت کرتے کرتے بوڑھے ہو گئے مدت تک غائب رہے پھر بقدرت  
خدا جوانی کی حالت میں لوٹے اور رہنمائی میں مصروف ہوئے قوم نے  
کہا کہ ہم نے تمہارا اکٹنا اس وقت نہ مانا جب تم بوڑھے تھے تو اب  
جوانی میں تمہاری باتوں کا کیسے یقین کریں۔

(7) حضرت یونسؑ بھی اپنی قوم سے غائب ہوئے بلکہ ان کی غیبت تو  
ایسی ہے کہ مچھلی کے پیٹ میں رہے تینتیس (۳۳) برس سمجھایا مگر وہ

## یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

مخصوص کے سوا کوئی ایمان نہ لایا نزول عذاب کی دعا کی عذاب کی دعا کی عذاب نازل ہونے کا مہینہ دن وقت مقرر ہو گیا جس کی اطلاع دے کر خود ابودی سے باہر آئے اور پہاڑ کے کسی گوشہ میں چھپ گئے جب عذاب کا وقت قریب ہوا تو اس قوم نے صحرائیں پہنچ کر بوڑھوں کو جوانوں سے عورتوں کو دودھ پیتے بچوں سے حیوانوں کو ان کے بچوں سے جدا کر کے فریاد شروع کر دی یکایک عذاب شروع ہوا آندھی آئی جس میں خوفناک صدائے عظیم تھی سب نے گریہ و زاری کے ساتھ توبہ کی آوازیں بلند کیں بچے اپنی ماؤں کو دھونڈتے روتے اور شور کر رہے تھے رحمت الہی جوش میں آئی۔ عذاب ٹل گیا اس کے بعد حضرت یونس علیہ السلام یہ خیال کر کے کہ سب ہلاک ہو گئے ہونگے شر کی طرف آئے مگر وہاں سے چرواہوں کو آتے دیکھا سمجھے کہ عذاب نہیں آیا اس تصور میں کہ قوم جھوٹا کہے گی پوشیدہ ہو گئے بیابانوں میں پھرے یہاں تک کہ دریا پر آئے کشتی میں سوار ہوئے اور مچھلی نکل گئی پھر باہر نکلے اپنی قوم میں واپس آئے تب سب نے تصدیق کی اور ان میں رہنے لگے حضرت یونس کی غیبت ایسی تھی کہ اگر وہ خداوند عالم کی تسبیح نہ کرتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے۔

8 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب یہودی ایذا پہنچاتے پہنچاتے تھک گئے تو چھانی دینے کے ارادہ سے ان کو ایک مکان میں بند کر دیا رات کا وقت تھا جبرائیل بحکم الہی آئے اور حضرت عیسیٰ کو روشندان سے نکال کر بلالے آسمان لے گئے صبح کو سب لوگ چھانی لگانے کے قصدے جمع ہوئے یہود و جوان کا سردار تھا حضرت عیسیٰ کو باہر لانے کے لئے تنہا مکان میں داخل ہوا خداوند عالم نے اس کو

## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل

عیسیٰ علیہ السلام کی شکل کر دیا۔ جب اس نے ان کو وہاں نہ پایا تو خبر دینے کے لئے واپس آیا قبل اس کے کہ کچھ کے لوگوں نے اسے پکڑ لیا اور اس کو سولی دیدی پھر خدا کی قدرت سے اسکی اصلی صورت ہو گئی۔ اس وقت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی غیبت ہے۔ حضرت حجت علیہ السلام کے ظہور کے بعد آسمان سے نازل ہو گئے مذکورہ بالا غیبتوں کے علاوہ دیگر انبیاء علیہم السلام کی غیبتیں بھی ہیں جب بنی اسرائیل پر بلاؤں کا وقت آیا ہے تو چار سو سال تک انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام عائب رہے باوجودیکہ روئے زمیں پر حجت خدا موجود تھے لیکن غیبت ربی (اقتباس از کتاب ملاقات امام علیہ السلام مولفہ مولانا سید محمد صاحب قبلہ مجتہد مرحوم)

غیبت صغریٰ کے دوران احادیث سے یہ ثابت ہے کہ حضرت حجت علیہ السلام کی جانب سے لے سلسلہ ہدایت بذریعہ نائبین جاری رہا لیکن جب غیبت صغریٰ میں یہ صورت پیش آنے لگی کہ نیابت اور سفارت کے جھوٹے دعویدار پیدا ہونے لگے جن پر حضرت نے اپنے فرمانوں میں لعنت فرمائی ہے اور اظہار برات فرمایا ہے تو فتنہ و فساد پھیلنا شروع ہو گیا فس و غیرہ کی رقمیں، کھائی جانے لگیں کفر و الحاد کی نوبت پہنچ گئی خلاف شریعت باتوں کی تلقین ہونے لگی عقیدت مندی کے پروے میں دشمنوں کا یہ ظلم و ستم مومنوں میں تفرقہ اندازی کا باعث ہوا جس کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا تھا چنانچہ نیابت کا دروازہ بند کر دیا گیا جس کی اطلاعات محضین و مومنین کو پہنچا دی گئیں اور غیبت کبریٰ واقع ہو گئی۔ اگر یہ صورت نہ ہوتی تو دنیا بھر میں خوزیری کا سلسلہ جاری ہو جاتا کیونکہ یہ معلوم تھا کہ آخری امام کا وجود آخری

یا امام المنتظر العجل



## یا امام المنتظر العجل

وقت تک رہنے والا ہے جس میں سارے عالم پر آپکی حکومت ہو گئی اس خوف سے دنیا کی تمام سلطنتیں اپنے اپنے زوال کے خیال سے حضرت کے مقابلہ میں آئیں اور روئے زمین پر خون کی ندیاں بہتی رہیں۔ دین اسلام سلامتی اور امن کا مذہب ہے پیغمبر اسلام ﷺ اور ائمہ طاہرین کے پیش نظر ہمیشہ دنیا میں قیام امن کا مسئلہ رہا طرح طرح کی مصیبتیں اٹھائیں مگر صبر کیا۔ اسی طرح بارہویں امام علیہ السلام کی اس غیبت میں امن والہان کے بقا کا راز مضمر ہے۔ دشمن کا قابو نہیں چلتا خوزیری کی ٹو بت نہیں آئی بلکہ جب ظہور ہو گا تب بھی دعوت ایمان کے لئے کموار نہ اٹھائی جائے گی بلکہ آیات الہی دنیا کے سامنے آئیں گی اور خدا کی نشانیاں سارے جہان کو اس رہنمائے عالم کی طرف متوجہ کر دیں گی ندائے آسمان بلند ہو گی تمام عالم متوجہ ہو گا اور کسی کو شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے گی پھر بھی اگر کچھ دنیاوی طاقتیں اپنے زوال اقتدار کے خوف سے آڑے آئیں گی اور دین الہی کے مقابل قوت کشی پر آمادہ ہو گئی تو ان کو اسی حیثیت سے جواب دیا جائے گا نتیجہ میں حق کا بول بالا ہو گا اور کفر و فتنے کا خاتمہ ہو گا۔

جناب حجت الاسلام آقائے سید حسن الہی اس دور کی شخصیت ہیں انہوں نے اپنی کتاب ”پرداز روح“ میں تحریر فرمایا ہے کہ جب وہ زنجان میں قیام پذیر تھے تو ایک دن انکے استاد محترم ملا آقا جان علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ”یاد رکھو جس طرح ولی عصر ارواۃ افتادہ کی غیبت دو قسم کی تھی یعنی غیبت صغریٰ اور غیبت کبریٰ اس طرح آپ کے ظہور کے بھی دو مرحلے ہونگے ایک ظہور صغریٰ جو ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۶۱ء سے شروع ہو چکا ہے اور دوسرا ظہور کبریٰ جو انشاء اللہ جلد

یا امام المنتظر العجل



# یا امام المنتظر العجل

انجام پائے گا۔

(از کتاب ظہور صفری طبع ۱۹۹۷ء صفحہ ۲۱)

صاحب کتاب ظہور صفری نے تفصیل کے ساتھ اس بات کے تشریح اپنی کتاب میں فرمائی ہے کہ ۱۹۳۱ء سے لے کر اب تک کے حالات اور واقعات جو رونما ہوئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مدنی علیہ السلام کے ظہور کیلئے زمین ہموار ہو رہی ہے اور وہ وقت قریب ہے کہ جب آپ ظہور فرما کر اس کرہ ارض کو امن کا گوارہ فرما دیں گے۔

یا امام المنتظر العجل  یا امام المنتظر العجل

## زمانہ جاہلیت میں الہام اور غیب

زمانہ جاہلیت میں لوگ کسی حد تک الہام اور غیب سے شناسا تھے۔ ان کے عقیدے کے مطابق ایک کاہن الہام کے ذریعہ غیب کی باتیں معلوم کرتا تھا۔ اس کا الہام تابع جن کا حامل تھا بات کرتا تھا اور غیب سے آگاہ کرتا تھا جو آسمانوں میں کن لگا کر سنتا تھا۔ ظہور اسلام اور نزول وحی کے ساتھ آسمان کے دروازے شیاطین پر بند ہو گئے کہا جاتا ہے کہ کاہن ماضی کا حال بتاتا تھا، مستقبل کا بھی زمانہ جاہلیت کے لوگوں میں یہ مذہبی افراد شمار ہوتے تھے اور اپنے آپ کو اللہ کے نزدیک ترین اشخاص سمجھتے تھے۔ فال نکالنا، علاج معالجہ کرنا، جادو کرنا ان کا کام تھا ان کے پاس ہر درد کی دوا تھی۔ یہ مختلف طریقے استعمال کرتے تھے جیسے پرندوں کی پرواز کا مطالعہ سنگریزوں کا دیکھنا، شگون دیکھنا اور فال نکالنا، یہ تمام باتیں تیسری صدی قبل مسیح میں رومی کاہنوں کے کرتب تھے جو انہوں نے کلدہ والوں سے سیکھے تھے۔ کاہن معاشرے کے اکابرین اور اشراف میں شمار ہوتے تھے۔ بعض اوقات سلطنت کے کاموں میں بھی ان کا عمل دخل ہو جاتا تھا جو بھی ان کے سامنے جاتا ان کے لیے تحائف لے کر جاتا جس کو ”صلوان کاہن“ کہا جاتا تھا۔ یہ لوگ مقنع اور مسجع جملے بولتے تھے جو ذو معنی ہوا کرتے تھے۔ تاکہ ان کی تاویل با آسانی کی جاسکے۔ کاہن وہ ہوتا تھا جس کے پاس لوگ جلتے کہ گذشتہ یا آئندہ کا حال بتائے اور ان کے دل کی آرزو اور خواہشات معلوم کر کے ان کو بتائیے یا پھر اہم کام کے سلسلہ میں جیسے بیماری، کاہن، شادی بیاہ، سفر، جنگ، تجارت اس طرح کے موقعوں پر حکم صادر کرے کبھی کبھی کاہن تسخیر روح بھی کرتا اور ریاضت بھی کرتا تھا کبھی بعض چیزوں کے ذریعہ میشن گوئی بھی کرتا تھا۔ اس نوعیت کی باتیں

یا امام المنتظر العجل  یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

کرتا تھا کہ سننے والا اپنا مطلب نکل لیتا اور جو سنتا اس کو بڑھا چڑھا کر دوسروں کو سناتا چنانچہ صدر اسلام میں بھی بعض لوگ ایسے تھے جو پیغمبروں کو بھی کاہن سمجھتے تھے اور ان سے یہ توقع کرتے کہ کاہنوں جیسی باتیں کریں اور بتائیں کہ ان لوگوں نے اپنے دامن میں کیا چھپایا ہوا ہے۔ اسی لیے پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ جو بھی ان کے پاس جائے اور ان کی باتوں کو وحی کے طور پر تصدیق کرے وہ کافر ہے۔ آپؐ نے کاہنوں کو تھے تحائف دینے سے بھی منع فرمایا۔ ان کاہنوں میں سے بعض نے بہت شرت پائی جیسے 'سطح'، 'شق'، 'ابن صیاد'، 'میلہ'، 'طلیحہ'، 'رباح بن عجلہ'، 'ابن اسدی' اور 'زبراع کاہنہ' بڑے بڑے کاہن بت پرستی کے سرپرست تھے اور اپنے لیے پیغمبری اوصاف کے قائل تھے۔

خداوند عالم کا ارشاد ہے :

”یقیناً رسول کریمؐ کا قول ہے کہ یہ کسی شاعر کا قول نہیں۔ تم لوگ جو ایمان لائے ہو وہ بہت تھوڑا ہے نہ ہی یہ کسی کاہن کا قول ہے۔ تم لوگ جو نصیحت حاصل کرتے ہو وہ تملیت تھوڑی ہے یہ تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔“ (۶۹ : ۴۰-۴۳)

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے ”تم نصیحت کرتے رہو تم اپنے پروردگار کی نعمت سے نہ کاہن ہو نہ دیوانے“ (۵۲ : ۲۹)

عجیب و غریب حدیث : قاری حبیب الرحمن صدیقی لکھتے ہیں کہ یہ بات عرصہ دراز سے مشہور چلی آ رہی ہے کہ حضور اکرمؐ پر جادو کیا گیا اور اس کا آپؐ پر اثر بھی ہوا۔ صحیح بخاری میں یہ روایت حضرت عائشہؓ سے منقول ہے اور اس کا راوی سفیان بن عیینہ ہے۔

امام ابو بکر جصاص رازی مشہور اکابر حنفیہ میں سے ہیں۔ بلند پایہ محدث اور اپنے وقت میں احناف کے امام تھے۔ انہوں نے لکھا ہے ”بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضور اکرمؐ پر جادو کیا گیا تھا اور جادو نے

یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

آپ پر اثر بھی کیا تھا۔ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ آنجنابؑ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جاو کے زراثر مجھے ایسا خیال ہوتا ہے کہ کوئی بات۔ کہہ رہا یا کام کر رہا ہوں حالانکہ میں نے نہ ایسا کہا ہوتا ہے نہ کیا ہوتا ہے۔ دراصل اس طرح کی حدیثیں وضع کردہ ہیں اور یہ اس مقصد کے لیے گھڑی گئی ہیں تاکہ انبیاء کے معجزات کو باطل کیا جائے اور ان میں شبہ ڈالا جائے۔ نبی اکرمؐ پر ایمان لانا، آنجناب کی رسالت کی تصدیق کرنا اور آپ سے محبت کرنا شرط ایمان ہے۔ آپ کی عزت و توقیر عین ایمان ہے۔ اس کے بغیر ایمان باقی نہیں رہتا مگر ایسے راویوں پر ایمان نہ لانا لازم ہے نہ اس کی تصدیق ہم پر واجب ہے۔

نبی کریمؐ پر جاو ہوتا اور اس کا اثر ایک سال تک قائم رہنا اگر واقعہ ہوتا تو سینکڑوں حضرات اسے نقل کرتے لیکن سوائے ایک فرد کے اور کوئی اس کا نقل نہیں۔ ام المؤمنینؑ سے عروہ کے علاوہ اور کوئی اسے روایت نہیں کرتا اور عروہ سے ہشام کے علاوہ اور کوئی اسے بیان نہیں کرتا۔ حافظ عقیلی کہتے ہیں کہ ہشام آخر عمر میں سٹھیا گئے تھے۔ پھر ہشام کے مشہور شاگردوں میں سے امام مالکؒ یہ روایت نقل نہیں کرتے بلکہ اہل مدینہ میں سے کوئی بھی اسے نقل نہیں کرتا۔ ہشام سے نقل کرنے والے سارے راوی عراقی ہیں۔ کیا معلوم ہشام نے یہ بات انہی دنوں کی ہو جب اس کا دماغ صحیح نہ رہا تھا۔ پھر اس روایت کے متن میں بھی کئی تضاد ہیں ایک راوی کہتا ہے کہ جس کنگھی پر جاو کیا گیا تھا وہ کنویں سے نکالی گئی تھی۔

دوسرا کہتا ہے نہیں نکالی گئی۔ ایک روایت میں ہے آپؑ نے اچانک خواب بیان کیا ہے دوسری میں ہے رات خوب دعا تو خواب دیکھا۔

نبی پر جاو اثر کر سکتا ہے یا نہیں یہ مسئلہ اعتقادی حیثیت رکھتا

یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل العجل

ہے اور جملہ علماء اس پر متفق ہیں کہ اعتقادی معاملات میں خبر واحد پر انحصار نہیں کیا جاسکتا۔ قرآن میں حضرت موسیٰ کے واقعہ کے سلسلہ میں ارشاد ہے (ترجمہ) ”جاؤ گر کامیاب نہیں ہو سکتا خواہ وہ کیسے سامنے آئے۔“ مگر اس قصہ کے ذریعہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ بصر بن اعصم یہودی جاؤ کرنے میں نعوذ باللہ حضور اکرم کے مقابلہ میں کامیاب ہوا۔

ہم کتب رجال میں متعدد ایسے راویوں کی حالات میں پڑھتے ہیں جو خود روایات گھڑ کے انہیں راویوں سے منسوب کر دیتے تھے۔ کئی لوگوں نے اپنی وضع کردہ باتیں امام مالکؒ اور ہشام وغیرہ سے منسوب کر کے پھیلا دی ہیں۔“ (از کتب تاریخ قرآن صفحہ ۱۲۱ تا ۱۲۶ حاشیہ)

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

## حضرت حجت علیہ السلام کی طولانی عمر

قرآن پاک میں حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق یہ ہے کہ آپ نے اپنی قوم میں نو سو پچاس سال تبلیغ فرمائی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام دو ہزار سے تین سو برس تک زندہ رہے ساڑھے آٹھ سو برس بعثت سے قبل ساڑھے نو سو برس نبوت پر اور پانچو برس طوفان کے بعد جس میں آپ نے شہر آباد کئے اور اپنی اولاد کو روئے ارض پر تقسیم کیا۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی روایت ہے کہ ہمارے قائم میں سخت نوح ہوگی جو عمر طویل ہے (صافات صفحات ۱۳۲، ۱۳۳)

قرآن مجید میں حضرت یونس علیہ السلام کے قصہ سے بات اور واضح ہو جاتی ہے کہ اگر حضرت یونس علیہ السلام تسبیح گزار نہ ہوتے تو قیامت شکم مای میں رہتے اور وہی قبر بن جاتی۔ ان باتوں سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ انسان کو ایسی جگہ لاکھوں برس تک زندہ رکھے جہاں نہ ہوا ہو نہ کھانے کو کچھ ہو نہ پینے کو کچھ ہو اور مچھلی بھی انہیں ہضم نہ کر سکے اور نہ ہی وہ مچھلی کے جسم کے خیر ہے۔

اسی طرح بعض صالح بندوں کے جسم ان کی قبروں میں خراب نہیں ہوتے۔ شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۷۱ھ میں انتقال کیا اور ۱۲۸۱ھ میں ان کی قبر کی تجدید کی تھی جب دیکھا گیا موصوف کا جسم ایسے معلوم ہوتا تھا کہ ابھی ابھی سپرد خاک کیا گیا ہے حالانکہ نو سو برس گزر چکے تھے۔ جانب خندقہ یحییٰ صاحبی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۲۸۸ھ مدائن میں دفن کیا گیا اور چودھویں صدی میں دریائے و جلیسے قبر کو گرا دیا ان کے جسم کو وہاں سے نکال کر جناب سلیمان فارسی رحمۃ اللہ علیہ کے قریب دفن کیا گیا جب اس کے جسم کو نکالا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی ابھی دفن کیا گیا ہے، خلاصہ

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل



## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل العجل

کلام پر ہے کہ امام مہدیؑ کا محاظ اللہ ہے جس نے انکو ان تمام چیزوں سے بہرہ مند کر دیا ہے جو عمر کا سبب ہیں۔

اب ہم ذیل میں بطور مثال چند طویل عمریائے والوں کے نام اور انکی عمر تحریر کرتے ہیں

نمبر شمار	نام	عمر
(۱)	ضحاک	۱۲۰۰ سال
(۲)	افریدون عادل	۱۵۰۰ سال
(۳)	سام	۶۰۰ سال
(۴)	از عشار	۴۹۸ سال
(۵)	عبر	۸۷۰ سال

مندرجہ بالا عمریں مختلف کتابوں سے لی گئی ہیں البتہ زیادہ تر تورات سے لی گئی ہیں جس پر نہ یہود و نصاریٰ اور نہ ہی علماء اسلام کا اختلاف ہے۔

نمبر شمار	نام	عمر
۱۔	حضرت آدم علیہ السلام	۹۳۰ سال
۲۔	حضرت سلیمان علیہ السلام	۸۱۲ سال
۳۔	حضرت لقمان	۴۰۰۰ سال
۴۔	ربیع ابن صغ فزاری	۳۸۰ سال
۵۔	شداد ابن عاشر	۹۰۰ سال
۶۔	عمر ابن عامر	۸۰۰ سال
۷۔	قس اہم ساعدہ یادی	۶۰۰ سال
۸۔	عزیز مصر	۷۰۰ سال
۹۔	ریان عزیز مصر کا باپ	۷۰۰ سال
۱۰۔	لقمان علوی	۵۶۰ سال
۱۱۔	جناب شیث	۹۱۲ سال

## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل العجل



# یا امام المنتظر العجل علیہ السلام

۱۲- جناب انوش	۹۶۰ سال
۱۳- جناب قینان	۹۲۰ سال
۱۴- جناب مہلائل	۷۰۰ سال
۱۵- جناب لوط	۷۳۲ سال
۱۶- جناب اورلیس	۳۰۰ سال یا ۹۶۵
۱۷- جناب متوخل	۹۶۰ سال
۱۸- جناب ملک	۷۹۰ سال
۱۹- جناب نوح علیہ السلام	۹۵۰ تبلیغ دین
۲۰- جناب ابراہیم	۱۹۵ سال
۲۱- جشید	۶۶۰ سال
۲۲- کیومرث	۱۰۰۰ سال
۲۳- عاد	۱۳۰۰ سال

(مسعودی تاریخ مروج الذهب جلد اول و دوم)

علاوہ ان حضرات کے بہت لوگ ہیں۔ جن کی عمریں طویل ہوئی ہیں۔ مورخین نے ان لوگوں کی فرست بھی دی ہے اور ان کے حالات اور واقعات بھی تحریر کئے ہیں۔ ان تمام حقائق سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انسان کی طویل زندگی آج کا مسئلہ نہیں ہے اور نہ ہی کسی اچھے کی بات ہے۔ بلکہ زمانہ قدیم سے ایک عادی اور طبعی بات ہے۔

یا امام المنتظر العجل علیہ السلام

## یا امام المنتظر العجل

ہم نے اس کتاب کے حصہ دوم میں حضرت امام العصرؑ کی طویل عمر کے متعلق ڈاکٹر کلب صادق صاحب کا ایک مضمون تحریر کیا ہے اب ہم ڈاکٹر ابو تراب نفیسی جو طبہ کلج اصفہان کے استاد اور پرنسپل ہیں کی طویل عمر کے بارے میں تحقیق اختصار کے ساتھ کتاب منج عدل مفہ آیات اللہ ابراہیم امین جس کا اردو ترجمہ امامیہ پبلی کیشنز لاہور نے شائع کیا ہے پیش کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔

”انسانی زندگی کی مدت کے لئے ایسی حد جس سے آگے بڑھنا محال ہو ممکن نہیں ہوئی ہے لیکن معمول کے حساب سے طویل ترین مدت کم و بیش سو سال ہوتی ہے وہ زمانے جن کی تاریخ مدون ہو چکی ہے اور ان میں اس بات سے کوئی اختلاف نظر نہیں آتا لیکن اوسط عمر کی حد ملک، آب و ہوا، نسل، وارث اور نوع زندگی کے اعتبار سے مختلف ہے اور مختلف زمانوں کے اعتبار سے اس میں فرق ہوتا ہے“ آگے چل کر وہ طویل عمر کی وجوہات اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ”طویل عمر کے سلسلہ میں ورثہ کا ہونا واضح ہے، ایسے خاندان دیکھے گئے ہیں جن کے افراد کی عام طور پر جو اوسط عمر ہے اس سے زیادہ عمر ہوئی ہے مگر یہ کہ ان کی موت زیادہ تر یکفخت واقعہ ہوئی ہے دوسرا سبب ماحول ہے جس کی ہوا معتدل اور پاک ہو اور ہر قسم کے براہیم اور زہریلے اثرات سے صاف ہو اس میں شور و غوغا نہ ہو اور سورج کی حیات بخش شعاعیں اس ماحول پر کافی مقدار میں پڑتی ہوں۔ وہ اپنے ساکنوں کے لئے صحت اور طوالت عمر کے سلسلہ میں کافی موثر ہوتی

## یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل

ہیں۔ تیسرا سبب کام کی نوعیت اور مقدار ہے کارکردگی خصوصاً اعصابی اور روحانی کارکردگی طول عمر کے لئے بہت مفید ہوتی ہے چوتھا سبب غذا کی نوعیت و مقدار دونوں اعتبار سے طویل عمر کے لئے بہت زیادہ پر تاثر ہے بہت سے افراد جن کی عمر سو سال سے زیادہ تجاوز کر گئی وہ کم خوراک تھے پر خوری کے نقصان کے بارے میں کما جاتا ہے کہ انسان مرتا نہیں، بلکہ خود کشی کرتا ہے زیادہ کھانا بدن کے مختلف نظاموں کے کام کو زیادہ کرتا ہے اس طرح مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ جس طرح پر خوری عمر کی کمی کا سبب بنتی ہے اسی طرح غذا کی کمی بھی امراض کے پیدا کرنے اور عمر کو کم کرنے کا سبب ہوتی ہے کیونکہ ضروری اجزاء بدن کو فراہم نہیں ہوتے بڑھاپے کے بارے میں ڈاکٹر نفیسی فرماتے کہ ”جس وقت بدن کے اعضائے رئیسہ، داخلی غدود، دماغ، جگر، گردہ، اور دل وغیرہ پرانے ہو جائیں تو اپنا کام انجام دینے میں کمزور ہو جاتے ہیں اور بافتوں کی ضرورتوں کی ضمانت ضروری رشح اور خون کو مواد زائد سے صاف کرنے سے معذور ہو جاتے ہیں تو کمزوری اور ناتوانی کے آثار بدن میں ظاہر ہوتے ہیں اور اس طرح بڑھاپا آ جاتا ہے۔ ان باتوں کا سبب وہ انتشارات و اختلال ہیں جو واقع ہوتے ہیں پس یہ کہنا کہ ضعیفی علت نہیں ہے بلکہ نتیجہ علت ہے۔“ موت کا اصلی سبب اختلال و انتشار کا وقوع ہے جو بدن کے تمام اعضائے رئیسہ یا ان میں سے کسی ایک میں واقع ہو جاتا ہے اور جب تک وہ اختلال و انتشار پیدائے ہو موت نہیں آتی طول عمر موت کا سبب نہیں۔“

حضرت صاحب الزمر کی طولانی عمر کے مطلق اس سوال پر کہ

یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

کیا علم طب ایسی غیر معمول درازی عمر کو محال جانتا ہے واکثر نفیسی فرماتے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ترقی جو علوم کو حاصل ہوئی ہے اور ہو رہی ہے اسکی وجہ سے اور پروردگار عالم کی تائیدوں کی وجہ سے یہ مشکل جلد حل ہو جائیگی اور دلچسپی رکھنے والوں کی دسترس میں آجائیگی۔ جو میں فی الحال عرض کر سکتا ہوں وہ یہ ہے کہ اجکل کی ناقص فہم اور محض قیاس کے ذریعہ اس کو رد نہیں کیا جاسکتا اور باطل قرار نہیں دیا جاسکتا اسلئے کہ اصل امکان کے علاوہ طویل اور غیر معمولی زندگی کے اتنے نمونے ہمارے پاس ہیں کہ مکمل طور پر جن کا ثبوت بہم پہنچ چکا ہے اور جن کی تردید کا کوئی امکان نہیں

نباتات میں ایسے طویل العمر درخت موجود ہیں جو زمیں کے قسیم ترین موجودات میں شمار ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض کی عمر پانچ ہزار سال سے تجاوز کر چکی ہے (معلومات کیلئے برٹش انسائیکلو پیڈیا جلد ۱۳ ص ۳۷۹ اور امریکی انسائیکلو پیڈیا جلد ۱۷ ص ۴۶۳ کا مطالعہ کیجئے) وہ کھدای جو قدیم مصر میں ہوئی تھی اس میں مصر کے مشہور و معروف جوان مرنے والے فرعون کے مقبرہ میں جس کا نام تو سخ آمون تھا گہیوں پائے گئے ہیں میں نے خود وہ گہیوں مذکورہ مقبرے میں دیکھے ہیں اور میں نفع رسالوں میں پڑھا ہے کہ ان گہیوں کے دانوں کی بعض علاقوں میں کاشت کی گئی اور وہ مکمل طور پر سرسبز شاداب ہوئے اور انکی پالیوں میں دانے لگے یہ بات ثابت کرتی ہے کہ گہیوں زندگی کا صلب تین چار ہزار سال تک زندہ رہا ہے

واژسوں کو قدیم ترین موجودات میں سمجھا جاسکتا ہے۔ واژس زندہ موجودات کی ایک نوع ہے۔ اس کی زندگی کا مطالعہ ممکن ہے کہ

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

## یا مام المنتظر العجل یا مام المنتظر العجل العجل

راز حیات کو فاش کر دے۔ یہی وائرس ہیں جو پودوں، جانوروں اور انسانوں کی بہت سی بیماریاں پیدا کرتے ہیں جیسے عام طور پر۔ زکام، انفلوآنزا، خسرہ، چیچک، پرنڈوں کی چیچک اور دوسرے بیماریاں۔ قدیم اشیاء پہچاننے کا جو علم ہے اس کی تحقیق کے نتیجے میں ان وائرسوں جو ماقبل تاریخ کے زمانوں سے تعلق رکھتے ہیں اور سو ہزار سال سے موجود ہیں انکشاف کیا اور انکی خاص ماحول میں ختم کرنے کی صلاحیت حاصل کی ہے یعنی ان موجودات نے سو ہزار سال گزر جانے کے باوجود زندگی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا اگرچہ اس عرصہ میں یہ پوشیدہ اور خوابیدہ حالت میں زندہ رہے ہیں اور ظاہر بظاہر مردہ موجودات میں اور ان میں کوئی فرق نہیں ہے حال ہی میں سائبریا کے نواح کی کھدائی میں عظیم جانور ملے ہیں اور انکو ماحول حالات میں رکھنے کے بعد انکے وجود میں زندگی کے آثار پیدا ہو گئے۔ یہ جانور بالکل نمونہ تھے

ایک طریقہ جس کے ذریعہ ایک زندہ موجود کی عمر کو طویل بنایا جاسکتا ہے اور اس کا نیم زندہ حالت میں مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

وہ باہر فیش ہے یعنی اس کو موسم سرما میں بند جگہ پر بے حس و حرکت رکھنا ہے اس کو سرمائی خواب کہتے ہیں۔ بعض جانوروں میں یہ خواب تمام موسم سرما میں جاری رہتا ہے۔ اور ان میں سے بعض کے اندر تمام موسم گرما میں رہتا ہے جب حیوان اس خواب میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کو غذا کی ضرورت نہیں رہتی اس کے بدن کی حرارت تین فیصد رہ جاتی ہے اس کی حرارت پیدا کرنے والی مشینری وقتی طور پر بند ہو جاتی ہے اور ماحول کی حرارت کم ہونے کی صورت میں اس کی کھل اور بال سخت نہیں ہوتے اس کے جسم کی حرارت ماحول کی

## یا مام المنتظر العجل یا مام المنتظر العجل العجل

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

حرارت کے برابر ہو جاتی ہے یہاں تک کہ نقطہ انجماد سے بھی نیچے چل جاتی ہے وہ سانس لیتا ہے جو غیر منظم ہو جاتا ہے اور دل کبھی کبھی دھڑکتا ہے۔ خواب سرمائی کا مطالعہ اس لحاظ قاتل توجہ ہے کہ اس کے ذریعہ طویل عمر کا راز کھل جائے۔ اہل علم اس پاکیزہ مقصد اور آرزوئے بشریت کی تکمیل کے سلسلہ میں امید ہے کہ کامیاب ہو جائیں گے جس کے نتیجہ میں قائم آل محمد کی طویل عمر کا راز طالبان حقیقت پر کھل جائے گا۔

پس ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ انسانی عمر کی کوئی حد معین و مقرر نہیں ہے کسی نے یہ نہیں کہا کہ اتنی مدت کے بعد انسان کو موت ضرور آجائے گی بلکہ ماہرین یہاں تک کہتے ہیں کہ مستقبل میں انسان موت پر غلبہ پا سکتا ہے یا ایک مدت و راز تک اس کو دور رکھ سکتا ہے اور ایک طویل عمر پا سکتا ہے ماہرین اس کوشش میں مصروف ہیں اور اس سلسلہ میں تجربات کئے جا رہے ہیں یہ تجربات بتاتے ہیں کہ موت بھی دوسری تمام بیماریوں کی طرح علتوں کا معلول ہے ارباب علم و ماہرین نے اب تک بہت سی بیماریوں کے اسباب و عوامل معلوم کر لئے اور ان کی روک تھام کر لی ہے۔ ممکن ہے کہ مستقبل قریب میں وہ موت اور مرضی کے اسباب و عوامل معلوم کرنے میں کامیاب ہو کر اس کا سدباب کر لیں۔

زندہ موجودات انسان حیوان اور نباتات میں ایسے افراد ہوئے ہیں جو ایک طویل زندگی گزار کر گئے ہیں جو اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اس نوع کے افراد کے لئے زندگی کی کوئی حد مقرر نہیں ہے اس لئے انسان کہنے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ ہزار دو ہزار یا اس سے بھی

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل



## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

زیادہ طویل زندگی بسر کرے۔

ماہرین اور ارباب علم و دانش کے اس اعتراف کی موجودگی میں کہ زندگی کی کوئی حد معین نہیں کی جاسکتی یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ اگر کوئی جسمانی ترکیب کے اعتبار سے درجہ کمال پر فائز ہو اس کے اعضائے رئیسہ، دل و دماغ، معدہ، ہیکل اور دیگر اعصاب وغیرہ سب طاقتور صحیح و سالم اور حفظانِ صحت کے اصولوں کے مطابق عمل پیرا ہو اور غذاؤں اور مشروبات کے خواص و اثرات اس کے پیش نظر ہوں اور مخترتِ رسان اشیاء سے اجتناب کرنے پیدائش اور موت کے اسباب سے واقف ہو۔ آپاں اجداد سے بھی ورثہ کوئی مرض نہ پلایا ہو۔ انتشار و اختلال جو اعصاب و دل و دماغ کی کمزوری کا باعث ہوں ان سے میرا اور منزه ہو اور تمام نیک اخلاق و کردار جو جسم و روح کے لئے باعثِ آرام و سکون ہوں اس میں موجود ہوں اور انسانیت کے کمال بلندی پر فائز ہو ایسا فرویہ صلاحیت رکھتا ہے کہ اپنی نوع کے معروف افراد کی عمر سے کئی گنا زیادہ عمر یا سکتا ہے اس لئے امام العصر الزمان علیہ السلام کی طولانی عمر ایسا عقدہ نہیں جو سمجھ سے بالاتر ہو جب کہ آپ کا وجود تمام دنیا کے لئے ضروری اور لازمی ہو تو خدائے مطلق قادر ہے کہ وہ کارخانہ حیات اور دنیا کے سلسلہ علل و معلومات کو اس طرح منظم کر دے کہ ایسا مرد کامل ضروری علم و معلومات سے بہرہ ور ہو جائے۔

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

## علامات ظہور امام العصرؑ ارشادات رسالت وائمه علیہم السلام کے مطابق

یہ زمانہ نسبت کبریٰ حضرت حجت علیہ السلام کا ہے اور ہم آخر زمانہ کے قتلہ و فساد، لہو و لعب، نفسانی خواہشات میں مبتلا ہیں اور قرآنی احکامات اور احادیث رسولؐ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مذہب سے گمراہ ہو چکے ہیں اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ بدعت اور فاسد عقائد کو اختیار کر کے دین کی بربادی کا سبب بن کر بری باتوں کو اچھا ثابت کرتے ہیں۔ خود اسیر عمل کرتے ہیں اور دوسروں کو اس کی ترغیب دلاتے ہیں۔ اس پر انقلاب دور میں ہر شخص پر لازم آتا ہے کہ امام زمانہ کے متعلق اپنے اعتقاد اور دوسروں کے اعتقادات کی حفاظت جس طرح ممکن ہو کریں اور خاموشی یا سکوت اختیار نہ کریں۔ قرآن مجید کی آیت واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کی تفسیر میں حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ آل محمد اللہ کی رسی ہیں جس کے تھامنے کا خدا نے حکم فرمایا ہے ہر شخص کو ان کا توسل حاصل کرنا چاہئے بالخصوص زمانہ غیبت میں اپنی پریشانیوں اور تکالیف کو دور کرنے میں پذیرایہ دعائے فرج حجتؑ سے زیادہ توسل اختیار کرو۔

بجاء الانوار میں حضرت امام رضاؑ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم زمین پر خدا کی حجت اور اس کے خلیفہ ہیں۔ اس کے اسرار کے رازدار و امین ہیں۔ ہم کلمہ تقویٰ اور عروۃ الوثقی ہیں۔ ہم خدا کے طرف سے نگران اور اس کی مخلوق پر اس کی علامتیں ہیں ہمارے سبب سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ ہمارے ہی باعث بارش ہوتی ہے اور رحمت نازل ہوتی ہے۔ ہم میں سے کسی قائم سے خواہ وہ ظاہر ہو یا مخفی زمین خالی نہیں رہتی اگر ایسا ہو تو روئے زمین پر اس

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

طرح تباہی آئے جیسے سمندر میں طوفانوں سے ہوا کرتی ہے۔  
 احادیث میں آیا ہے کہ جب مومن کسی امر کے لیے کرنا چاہے  
 تو درود و صلوات اور دعائے حضرت جنت سے ابتداء کرے۔ حضرت  
 امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جو شخص نماز صبح و ظہر کے بعد  
 اللہم صل علی محمد و آل محمد و عجل فرجہم  
 کہے وہ حضرت صاحب الامرؑ سے ملاقات کے بغیر نہ مرے گا اور بہترین  
 اعمال جمعہ یہ ہے نماز عصر کے بعد یہ درود سو مرتبہ پڑھے۔

کتاب اکمال الدین میں ایک جماعت سے منقول ہے کہ حضرت  
 امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ میری اولاد میں سے ایک فرزند آخر زمانہ میں  
 خروج کرے گا جس کا رنگ سفید سرخی مائل ہوگا، شکم و زانو اور شانوں  
 کے استخوان بزرگ ہوں گے، اس کی پشت پر دو خال ہوں گے ایک کا  
 رنگ اس کے پوست بدن کے مثل اور دوسرا خال پیغمبرؐ کے خال کے  
 مانند ہوگا اس کے دو نام ہوں گے ایک پوشیدہ دوسرا ظاہر۔ پوشیدہ نام  
 ”احمد“ اور ظاہر نام (م ح م د)۔ اسی کتاب میں علی بن احمد سے  
 روایت ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ نے امام حسینؑ کی طرف دیکھ کر  
 ارشاد فرمایا کہ یہ میرا فرزند ”سید“ ہے چنانچہ پیغمبرؐ نے اک نام ”سید“  
 رکھا ہے۔ خداوند عالم بہت جلد اس کے صلب سے ایک فرزند ظاہر  
 کرے گا۔ وہ اس وقت خروج کرے گا جب کہ اہل دنیا پر غفلت  
 طاری ہوگی اور حق کمزور اور باطل قوی رہے گا۔۔۔۔۔ ظلم و جور  
 سے بھری دنیا کو عدل سے بھر دے گا۔ دیوان حضرت امیر المومنینؑ میں  
 متعدد اشعار حضرت مہدیؑ کے متعلق پائے جاتے ہیں جن کا خلاصہ یہ  
 ہے کہ ”اے میرے فرزند جس وقت ترک کے طوائف پہچان میں  
 آئیں، اس وقت مہدیؑ کی سلطنت کے منتظر رہو کہ وہ ظہور کریں گے  
 اور عدل قائم کریں گے اور اس زمانہ میں روئے زمین کے بادشاہ آل

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل العجل

ہاشم سے ذلیل ہوں گے اور اسے لڑکے سے بیعت کریں گے جو ابو د  
 لعب میں مبتلا ہو گا جو صاحب رائے اور صاحب تدبیر نہ ہو گا جس کو  
 بات کرنے کا سلیقہ نہ ہو گا جو عقل و تامل سے بے بہرہ ہو گا، اس وقت  
 تم میں قائم حق پر ظہور کریں گے۔ حق و راستی کو اختیار کریں گے اور  
 وہ تمہارے پیغمبر کے ہم نام ہوں گے۔ میری جان ان پر نذا ہو تم لوگ  
 اس کی مدد کرنے میں دریغ نہ کرو۔" ایک اور نظم میں جو علاوہ دیوان  
 کے ہے آپ فرماتے ہیں کہ "میں وہ علی ہوں جو نسل ہاشم سے ہوں  
 جس نے بڑے بڑے معرکہ سر کئے جو کچھ بیان کروں گا وہ از روئے فخر  
 و مہابت نہیں بلکہ رسول مختار نے مجھ سے اس طرح ارشاد فرمایا ہے  
 جب قائم قیام کرے گا تو مشرکین کے لشکر کو تہ تیغ کرے گا۔ ان کی  
 حکومت و سطوت کو خاک میں ملا دے گا۔ دین اسلام کو قوی کرے گا  
 روئے زمین سے تمام آفتوں کو دور کرے گا۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر  
 کے ذریعہ مشرق و غرب عالم میں عدل قائم کرے گا دین خدا کی نصرت  
 اس طرح کرے گا۔"

اب ہم انتخاب دیوان حضرت علیؑ جو حلیٰ حسن علی پیر محمد ابراہیم  
 ٹرسٹ نے منظوم ترجمہ شائع کیا ہے سے حضرت امام مہدیؑ کے ظہور  
 کے متعلق حضرت امیر المومنینؑ کے اشعار کا ترجمہ پیش کرتے ہیں۔

اے پسر نرگون کے ہنگاموں کا جب بیٹھے غبار  
 عدل گستر دور مہدیؑ کا رہے پھر انتظار  
 ہوں گے شاہان جہان سب آل ہاشم کے مطیع  
 حکمران جن میں سے ہو گا ایک عیاش و وضع  
 ہو گا وہ نوعمر لڑکا نا سمجھ بے رائے بھی  
 عقل ہو گی پاس جس کے اور نہ کچھ خجیدگی  
 تب اٹھے گا تم میں سے اک قائم حق بر محل

یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل

## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

لے کے آئے گا جو حق کے پاس سے وہ قول و عمل  
ہو نہ اس پر مری جان ہے وہ ہم نام نہی  
دیر مت کرنا نہ ان کو چھوڑنا بچو کبھی  
کتاب عیون اخبار الرضائیں و عمل خزاعی نے حضرت امام رضا  
سے روایت کی ہے کہ و عمل خزاعی نے اپنا قصیدہ پڑھا جس کا مطلع یہ  
ہے۔

مدارس آیات خلعت من خلوة و منزل وحی بقدر العرصاة  
ترجمہ: محل آیات قرآنی کی تدریس کا پیغمبر کی وفات کے بعد  
علاوت سے خالی پڑا ہے اور نزول وحی کا مقام معطل ہو گیا ہے  
دوسری بیت یہ پڑھی۔

خروج الامام لاحیاء خارج یقوم علی اسم اللہ والبرکات  
یمیز فینا کل حق و باطل و بحر علی العین و المتعینات  
ترجمہ: خدا کا نام اور اس کی برکتوں سے حضرت قائم بالضرور  
خروج فرمائیں گے۔ حق و باطل کی تیز مومنوں پر نعمتوں کے سبب اور  
منافقوں پر عذاب کے باعث ہوگی۔

جب و عمل نے ان دو بیٹوں کو پڑھا تو امام علیہ السلام نے گریہ  
فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اے خزاعی روح القدس نے تیری زبان پر ان  
دو بیٹوں کو جاری کیا تو جانتا بھی ہے کہ یہ امام کون ہیں اور کب ظاہر  
ہوں گے اس نے عرض کیا کہ میں نہیں جانتا حضرت نے فرمایا کہ جو  
امام میرے بعد اور ہم میں سے ہو گا وہ حجتہ قائم ہے اس کے زمانہ  
غیبت میں لوگ ان کے ظہور کا انتظار کریں گے اور وہ دنیا کو عدل و داد  
سے ایسا ہی بھر دیں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی ان کے  
ظہور کا وقت معین نہیں ہے۔

پُروردگار عالم نے قرآن مجید میں گذشتہ اور آنے والے زمانہ کے

یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل علیہ السلام یا امام المنتظر العجل

قیامت تک کے واقعات کے بیان فرمائے ہیں حتیٰ کہ حضرت حجتؑ کے ظہور کا زمانہ بھی ہے لیکن کوئی شخص ان رموز کو سوائے رسول ﷺ اور اہل بیت رسول اور خود خداوند عالم کے اور کوئی نہیں جانتا اور نہ جانے گا کہ ظہور امام العصرؑ متعین کر سکے۔ اسی لیے ائمہ علیہم السلام نے فرمایا ہے کہ وقت ظہور تعین کرنے والے بھوٹے ہیں۔ امام تمام علوم علم حروف و حجبی و جفر وغیرہ کا عالم ہوتا ہے جیسا کہ جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ میں گذشتہ واقعات کا عالم ہوں اور آئندہ کے واقعات کی خبر دے سکتا ہوں۔ تم لوگ مجھ سے آسمانوں کے راستے دریافت کرو۔ آپ وہ ہیں کہ آپ نے پہلے پہل مریخ صدور و صد کو وضع اور اسرار حروف میں جفر جامع تحریر فرمایا جس میں گذشتہ اور آئندہ کے واقعات کا ذکر موجود ہے اس میں اسم اعظم الہی ہے جس کے ایک ہزار اور سات سو مصدر ہیں جو جفر جامع کے نام سے مشہور ہے۔ اسی کو لوح قضا و قدر کہا جاتا ہے جو ایک سے دوسرے امام سے ہوتی ہوئی امام صادقؑ تک پہنچی اور آپ نے علم جفر میں کتاب خافہ تصنیف فرمائی۔ حضرت امام صادقؑ نے فرمایا کہ یہ تمام علوم ہمارے پاس ہیں جو زمانہ آخر میں حضرت حجتؑ ظاہر فرمائیں گے۔ کوئی شخص علم جفر کی حقیقت کو نہیں جانتا مگر وہی بزرگوار واقف ہیں۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے ہی حروف کے اعداد پر مسدس وضع اور اس کے قاعدے کو درست فرمایا اس زمانہ میں جن اشخاص نے اس میں زحمت اٹھائی ہے اور محنت کی ہے انہیں حضرات نے حضرت حجتؑ کے بارے میں رموز تحریر کئے ہیں منجملہ ان کے شیخ محی الدین عربی نے فتوحات میں لکھا ہے۔

اذا دار الزمان على حروف بسم الله فاللهي قفا  
وخرج بالعلم عقب جوم الى من اقرء من عندي السلام

## یا امام المنتظر العجل علیہ السلام یا امام المنتظر العجل



## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

(چونکہ ان آیات کا تعلق رموز سے ہے اس لیے صاحب کتاب علامہ الطہور جہان سے یہ نقل کی گئی ہیں نے اس کا ترجمہ نہیں کیا) منجملہ اس کے دارالسلام میں کتاب فتوحات محی الدین سے حکایت طولانی نقل کرتے ہیں جس کا ماحصل یہ ہے کہ ایک خلیفہ رسول اللہ کی عترت سے نسل حضرت فاطمہؑ سے ظاہر ہو گا اور اسی طرح ان کے مکاشفات میں بھی اسی طرح کے رموز بیان کئے گئے ہیں۔ سید بزازیری نے انوار نعمانی میں اور حاجی شیخ محمد تقی النجفی نے انوار میں نور ۳۸ میں حضرت حجت کے حالات میں حم ذالک الكتاب میں اور فوانح سورة الم..... والقص المبرا کھبعض ظہ طسم یسن ص..... محسن الخ ایک شر لکھی ہے (نوٹ) یہ تمام عبارت صفحات ۳۰ تا ۳۳ کتاب علامہ الطہور سے لی گئی ہے)

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ قرآن کی آیت ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب سے وہ اشخاص مراد ہیں جو حضرت حجت کی غیبت پر ایمان لائے اور ظہور کا اقرار کر کے کہتے ہیں کہ ظہور حق ہے اور واقع ہو گا۔

کتاب اکمال الدین میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ”آدمیوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کا امام ان سے پوشیدہ ہو گا وہ اپنا دین چھپانے کو پسند کریں گے اور ثابت قدم رہیں گے جو ثواب کم سے کم ان کو دیا جائے گا وہ یہ ہو گا کہ خدائے تعالیٰ ان کو خطاب کرے گا کہ میرے بندو تم نے میرا راز پوشیدہ رکھا میری حجت غائب کی تصدیق کی پس تم کو خوشخبری ہو کہ تم میرے حقیقی غلام و کنیز ہو تمہاری بندگی میں نے قبول کی۔ تمہاری تفسیرات معاف کیں اور تم کو بخش دیا اور تمہارے ہی باعث بندوں کو

یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

باران سیراب اور ان کی بلا کو دفع کرتا ہوں اگر تم نہ ہوتے تو بالضرور ان پر اپنا عذاب نازل کرتا۔ جابر نے عرض کیا کہ یا بن رسول اللہ اس زمانہ میں کونسا عمل مومن کے لیے بہتر ہے فرمایا گوشہ نشینی اور اپنی زبان کی نگہداری۔

ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے لیے کسی وقت کا تعین نہیں ہے۔ اس کا علم خداوند تعالیٰ کو ہے چونکہ وقت ظہور خدا کے رازوں میں سے ایک راز ہے اس لیے وقت کے تعین کے بارے میں کوئی حدیث نہیں ہے لیکن ظہور کے متعلق ائمہ علیہم السلام سے چند علامتیں بتائی گئی ہیں اور بطور اشارہ و کنایہ کے چند حدیثیں ایسی فرمائی گئی ہیں جو زمانہ ظہور کی قریب ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ نور الانوار میں علامہ بروجرودی نے بیان کیا ہے کہ قرآن پاک کے سورتوں کے وہ حروف مقطعات جن سے سورۃ شروع ہوتا ہے مثلاً الم و طسم و حم وغیرہ مجملہ اس امر پر دلالت کرتے ہیں۔ کتاب علامہ المظہور میں فاضل کربائی علامات ظہور کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ منمئلہ علامات کے اسلامی سلطنت و حکومت کا مشروط (دستوری حکومت) ہونا بھی ایک علامت ہے اور کتاب روح و رحمان میں غیبت نعمانی نے فرمایا ہے کہ مشرق سے ایک جماعت خروج کرے گی اور حق کو طلب کرے گی لیکن وہ حق کو نہ پاسکے گی تاوقتیکہ وہ صاحب الامر تک نہ پہنچ جائے اور کتاب مفتاح الغیب سے اسرار اسم محمد میں نقل کرتے ہیں کہ آپ کے نام کے اعداد باطنی و ظاہری کے مجموعے سے وقت ظہور برآمد ہوتا ہے۔

بعض علامتے حروف و اعداد و اہل کشف و حساب نے وقت ظہور کا استنباط کیا ہے لیکن جب کلمات سے استنباط کرتے ہیں وہ صدق اور کذب دونوں قریبوں کے حامل ہوتے ہیں لیکن علامات ظہور جو بیان

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل العجل

کیے گئے ہیں ان کے واقع ہونے اور ظاہر ہونے سے امید ہے کہ زمانہ ظہور قریب سے قریب تر ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے۔

حسن بن سلیمان شاگرد شہید علیہ الرحمۃ نے کتاب مختصر میں لکھا ہے کہ یہ روایت وارد ہوئی ہے کہ ظہور حضرت حجت کے متعلق امام حسن عسکریؑ کے خط مبارک سے ایک حدیث پائی گئی جس کے منجملہ ارشاد ہے کہ جب موافق اعداد الم و طہ و طس ہا زمانہ کے سال گزریں۔

ہم نے علامات ظہور امام العصر والزمان کا کتب احادیث سے تذکرہ کیا۔ ان علامات کو ہم تین اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ اول وہ علامات جو اسلامی معاشرہ سے تعلق رکھتی ہیں اور بالعموم انسانی تمدن سے متعلق ہیں لیکن یہ علامات ظہور امامؑ سے قریب نہیں ہیں بلکہ وسیوں برس قبل ظاہر ہوں۔ جیسے معصہ ابن صوحان نے جناب امیر علیہ السلام سے خروج دجال کے متعلق دریافت کیا تو حضرت نے فرمایا (یہ طویل روایت ہے جس کو اختصار سے پیش کیا جاتا ہے) ”جب لوگ نماز کو مار دیں گے۔۔۔ سود کھائیں گے۔۔۔ رشوت لیں گے۔۔۔ قطع رحم کریں گے۔۔۔ خواہشات کی پیروی کریں گے۔۔۔ قتل کو معمولی سمجھیں گے۔۔۔ ظلم پر فخر کیا جائے گا۔۔۔ جھوٹی گواہیاں دی جائیں گی۔۔۔ قرآن دیدہ زیب ہوں گے۔۔۔ مساجد آراستہ ہوں گی۔۔۔ عورتیں مردوں کے ساتھ تجارت کریں گی۔۔۔ آلات غنا عام ہوں گے۔ عورتیں گھوڑے کی سواری کریں گی۔۔۔ مرد عورتوں کی اور عورتیں مردوں کی شکلیں بنائیں گی۔ ایسے وقت ظہور ہو گا۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا ہر انسان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ بارشیں صرف طبعی حالات یا مون سون کی وجہ سے نہیں ہوتیں بلکہ ان میں قدرت الہیہ کا حکم اور اذن شامل ہوتا ہے۔ ان مسلمات کے

یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل

## یا امام المنتظر العجل

پیش نظر عین ممکن ہے کہ ذات احدت ظہور امام سے قبل بطور علامات بارشیں کرے۔ اعلام الولیٰ میں روایت ہے کہ جب امام کے ظہور کا وقت قریب آئے گا تو جمادی الثانی مکمل اور ربیع کے پہلے عشرے میں مسلسل اتنی بارشیں ہوں گی کہ ان کی مثال پہلے کبھی نہ ملے گی۔ شیخ مفید کی منتخب علامات میں ہے کہ یہ وقت چوبیس دن کی مسلسل موسلا دھار بارشوں پر فتمی ہو گا جس سے تمام غجر زمین شاداب ہو جائے گی۔

دوسری قسم کی وہ علامات ہیں جو زمانہ ظہور سے قریب تر ہیں یہ بھی تعداد میں بہت زیادہ ہیں۔ شیخ مفید علیہ الرحمۃ نے ارشاد میں مختلف کتابوں سے ایسی علامات کو جمع کیا ہے جن کو وہ صحیح خیال کرتے ہیں ہم اختصار کے ساتھ ان کا تذکرہ کرتے ہیں۔ باقی احادیث ”ارشاد“ میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ جیسے سفالی کا خروج، سید حسنی کی شہادت ۱۵ رمضان میں سورج گرہن، آخر ماہ رمضان میں چاند گرہن، داوی پیدا کا غرق ہونا، سورج کا مغرب سے طلوع، نفس زکیہ کی شہادت، خراسان سے سیاہ پتھروں کی آمد، یمنی کا خروج، مشرق سے آگ کا بلند ہونا جو تین یا سات دن تک رہے گی۔ بغداد کے محلہ کرن کے مقابل دریائے دجلہ پر پل کی تعمیر وغیرہ شیخ مفید کی پیش کی ہوئی علامات میں سے کچھ تو رونما ہو چکی ہیں اور بعض کا انتظار ہے۔

دوران مطالعہ کتاب روحوں کا سفر مولفہ حجتہ الاسلام آقائے سید حسن نجفی قوچانی مترجمہ محمد اطہر مرزا کے صفحہ ۱۰۰ پر رسول مقبول کی ایک حدیث جو آخر زمانہ سے متعلق ہے زیر نظر آئی جو زمانہ کے مطابق درست ثابت ہو رہی ہے۔ اس حدیث کا عربی متن اور ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ ہلاک الرجل فی آخر الزمان بید زوجه وان لم تکن زوجه فبید اقربائہ واولادہ آخر زمانہ کے مرد

## یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

(لوگ) اپنی زوجہ کی (ہاتھوں) کی وجہ سے ہلاک ہوں گے اور زوجہ نہ ہوگی تو اولاد اعزہ (اقربا) کی وجہ (کے ہاتھوں) سے ہلاک ہو جائیں گے۔

تیسری قسم کی وہ علامات ہیں جو اسی سال ظاہر ہوں گی جس سال ظہور ہو گا اور یہ علامات ایک سال قبل رونما ہوں گی۔ ان علامات کی دو اقسام ہیں ایک غیر حتمی دوسرے حتمی۔ غیر حتمی علامات ظاہر ہوں یا نہ ہوں، لیکن حتمی علامات کے ظاہر ہونے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے۔ غیر حتمی علامات میں سے چند تحریر کی جاتی ہیں جیسے بنی ہاشم اور ذریت رسولؐ کا خراسان سے خروج۔ یہ اس وقت ہو گا جب سفیانی کا لشکر کوفہ میں قتل و غارت کر کے نکل چکا ہو گا۔ اس دوران یمنی بھی کوفہ میں آجائے گا۔ پھر دونوں مل کر سفیانی کے لشکر سے جنگ کریں گے اور اس کے لشکر کو شکست ہوگی۔ سید حنی نفس ذکیہ کا قتل۔ آفتاب و متاب کے گرہن۔ علم بیت کے مسلمہ اصول کے تحت آج تک جو بھی سورج گرہن ہوا ہے وہ قمری مہینہ کی آخری تاریخوں میں ہوا ہے اور چاند گرہن قمری مہینہ میں درمیان میں ہوا ہے لیکن یہ اصول ظہور امام مہدیؑ سے کچھ عرصہ قبل ٹوٹ جائے گا اور سورج گرہن قمری مہینہ کے درمیان میں اور چاند گرہن قمری مہینہ کے آخری دنوں میں ہو گا۔

حتمی علامات جو ظہور امامؑ سے متصل ہوں گی اور جن کا ظاہر ہونا یقینی ہے وہ صرف پانچ ہیں ان میں سے کچھ ظہور سے چند دن پہلے کچھ ظہور سے کچھ مہینہ بعد ظاہر ہوں گی اور کچھ آپ کے قیام کے آغاز سے قبل رونما ہوں گی۔ اکمل الدین جلد ۲ صفحہ ۶۳۶ میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ قیام قائم سے قبل پانچ علامات کا ظہور یقینی ہے۔ یمنی کا خروج، سفیانی کا خروج، آسمانی آواز، نفس ذکیہ کا قتل اور وادی پیدا زمین کا غرق ہونا۔

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

## کتاب سلیم بن قیس ہلالی اور حضرت امام مہدی علیہ السلام

سلیم بن قیس کوئی علوی ہلالی تابعی ہیں۔ آپ نے پانچ ائمہ علیہم السلام یعنی حضرت علیؑ امام حسینؑ امام زین العابدینؑ اور امام محمد باقرؑ کا زمانہ دیکھا ہے۔ سلیمؒ نے اس کتاب میں وہ حالات بیان کئے ہیں جن کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھا یا خود سماعت کیا ان راویوں سے جنہوں نے خود رسالتہابؑ یا جناب علیؑ سے سنا۔ آپ کی وفات ۷۷ھ یا ۹۰ھ میں ہوئی۔ اس کتاب کے متعلق ابن ندیم نے اپنی کتاب فہرست میں لکھا ہے کہ ”سب سے پہلی کتاب جو شیعہ مذہب کے لیے تصنیف ہوئی وہ سلیم بن قیس ہلالی کی کتاب ہے۔“

قاضی بدر الدین کی متوفی ۷۶۵ھ اپنی کتاب حسان الوسائل میں تحریر فرماتے ہیں کہ ”یہ پہلی کتاب ہے جو شیعہ کے لیے ظاہر ہوئی۔“ علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے بحار الانوار میں جناب صادق آل محمدؑ کا فرمان تحریر کیا ہے کہ ”ہمارے جس شیعہ اور دوست کے پاس سلیم بن قیس ہلالی کی کتاب موجود نہیں وہ ہمارے امر اور اسباب کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ یہ کتاب شیعہ مذہب کی ایجاد ہے اس میں آل محمدؑ کے راز مخفی ہیں۔“

بصائر الدرجت مولفہ سعد بن عبد اللہ قمی متوفی ۳۱۰ھ میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ امامؑ نے کتاب کو سن کر فرمایا کہ ”یہ ہماری صحیح احادیث ہیں۔“ اس کتاب کے مختصر تعارف کے بعد ایک نصرانی شمعون بن جون جو حضرت عیسیٰؑ کے ایک حواری کی اولاد سے تھا کا حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی خدمت میں آنا اور ایک کتاب جو حضرت عیسیٰؑ نے لکھوائی تھی جس میں وہ

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل



## یا امام المنتظر العجل

واقعات درج تھے جو حضرت عیسیٰؑ کے بعد لوگ کریں گے اور ہر بادشاہ کے حالات اور اس کی مدت حکومت درج تھی پیش کی۔ حضرت نے اس کتاب کا ترجمہ عربی میں کرایا اور حضرت امام حسنؑ کو حکم دیا کہ وہ اس کو پڑھیں۔ ہم اس کتاب کا مضمون اختصار کے ساتھ درج کرتے ہیں۔ ”ان بادشاہوں کے بعد حضرت اسماعیلؑ بن ابراہیمؑ کی اولاد میں سے ایک آدمی کو رسالت کے درجہ پر فائز کرے گا جو مکہ کی بستی کا رہنے والا ہو گا اس کے ہاتھ میں عصا اور سر پر عمامہ ہو گا اور اس کے بارہ نام ہوں گے پھر رسول اللہؐ کی پیدائش، بعثت، ہجرت اور جو آپ کے دوست و دشمن ان کا تذکرہ آپ کی مدت حیات اور آپ کے بارہ اوصیاء کے نام اور ان کے اوصاف اور کل حالات درج ہیں اور ان میں سے آخری شخص (امام العصرؑ) کے ہاں عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔ آگے چل کر تحریر ہے کہ نو آئمہ حضرت شبیرؑ کی اولاد سے ہوں گے ان میں آخری وہ ہو گا جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز ادا کریں گے جو ظاہری حکومت کرے گا جو اپنے دین کے ساتھ غائب ہو جائے گا اور غیبت کے بعد ظہور فرمائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے تمام شہروں کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ اس کی بادشاہت مشرق سے لے کر مغرب تک ہو گی۔ اللہ تعالیٰ اس کو تمام اویان پر غلبہ دے گا۔ شمعون نے کہا کہ جب حضرت محمدؐ مبعوث ہوئے تو اس کا باپ زندہ تھا اور رسول اللہؐ کی تصدیق کی تھی اور ایمان لایا تھا اس نے شمعون کو مرتے وقت وصیت کی تھی کہ حضرت محمدؐ کا وصی میرے پاس سے گزرے گا اس کے پاس جانا اور اس کی بیعت کرنا اور اس کے ساتھ جنگ میں شامل ہونا یا امیر المومنینؑ اپنا ہاتھ آگے بڑھائے میں آپ کی بیعت کرتا ہوں۔“

## یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

علمائے اسلام اور امام مہدی علیہ السلام  
اہل اسلام میں تہتر فرقوں کے اور ان میں مختلف اختلافات کے  
وجود اگر کچھ اقدار مشترک ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی احدیت قرآن مجید کو  
کلام اللہ تسلیم کرنا اور کعبۃ اللہ کو ماننا ہے اسکے علاوہ ایک اور قدر  
مشترک ہے وہ ظہور امام مہدیؑ پر سب کا ایمان ہے کہ دنیا سے ظلم  
وجور، ناانصافی فسق و فجور، جمالت اور گمراہی کا خاتمہ کریں گے۔  
شیطانوں لشکروں اور طاغوتی طاقتوں کو نیست نابود کر کے پراگندہ معاشروں  
اور متفرق مذاہب اور تمام دنیا کے مظلوم انسانوں کو ایک دین پر جمع  
کریں گے۔ اس عظیم ہستی کا تذکرہ مختلف آسمانی کتابوں میں مختلف  
ناموں سے موجود ہے صحف ابراہیم میں ان کا نام ”صاحب“ ہے زبور  
میں ”قائم“ ہے تورات میں ”اوئیل مو“ اور انجیل میں مہمند کے نام  
پکارا گیا ہے اہل اسلام کے بعض فرقے یہ خیال کرتے ہیں کہ امام  
مہدیؑ قرب قیامت پیدا ہونگے لیکن علمائے اسلام کی بڑی تعداد اس  
بات پر یقین رکھتی ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت ۲۵۵ ہجری میں ہو  
چکی ہے اور وہ مشیت الہی کے مطابق پردہ غیبت میں موجود ہیں اور  
اللہ تعالیٰ کے حکم سے قرب قیامت ظہور فرمائیں گے امام مہدی علیہ  
السلام کے ظہور کے حوالے سے یہ بات قائل غور ہے کہ تمام احادیث  
اور روایات میں تقریباً ”ایک جملہ مشترک ملتا ہے کہ ”وہ اس زمین کو  
عدل و انصاف سے اسی طرح بھرویں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے پر  
ہو چکی ہوگی“ اگر ہم ماضی کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو یہ حقیقت واضح ہو  
جائے گی کہ گذشتہ کسی دور میں بھی تمام دنیا ظلم و جور سے پر نہیں ہوئی  
بلکہ مختلف زمانوں میں مختلف علاقوں میں ظلم و جور ہوا لیکن آج کی  
صورت حال بالکل مختلف ہے آج طاغوت مصنوعی سیارچے۔ ایٹمی توانائی  
سے چلنے والے طیارے اور جہاز۔ بمبار طیارے ظالم فوجیوں۔ سیاسی

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

منصوب سازوں۔ استحصالی معاشیات کے ماہروں ہمراہ کن ٹی وی پروگراموں۔ شیطان کے مقرر کردہ فاسق اور خائن حکمرانوں اور ظالم اور جابر حاکموں نے دنیا کے بیشتر ملکوں۔ علاقوں۔ پہاڑوں سمندروں۔ فضاؤں۔ معاشروں۔ تہذیبوں اور انسانوں کو اپنے ٹکٹے میں جکڑ رکھا ہے۔ دنیا کے ہر خطے میں بیک وقت ظلم و بربریت فسق و فجور وحشت و درندگی بھوک و افلاس کے یہ مناظر گذشتہ صدیوں میں کبھی دیکھنے میں نہیں آئے جیسا کہ موجودہ دور میں ہو رہے ہیں۔ انصاف نام کی کوئی شے باقی نہیں۔ امن کا دور دور تک نشان نہیں۔ دنیا کے منصوبہ ساز اور مستقبل شناس آنے والے زمانہ میں رونما ہونے والے واقعات کا بہتر اور اک رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ جس مصلح اعظم اور جس ہستی کی آمد کا دنیا بھر کے مظلوم انسانوں کو انتظار ہے اس کے ظہور کے لمحات قریب سے قریب تر آتے جا رہے ہیں کفر و طاغوتی طاقتیں ہر حال اپنی سی کوششوں میں مبتلا ہیں لیکن انکی ہر کوشش امام مہدی علیہ السلام کی آمد کیلئے فضا ہموار کرتی جا رہی ہے۔

اب ہم اس مسئلہ پر غور دیتے ہیں کہ کیا امام مہدی علیہ السلام قرب قیامت پیدا ہونگے یا پیدا ہو چکے ہیں۔ امام مہدی کے ظہور اور انکی آمد پر تو سب فرقوں کے علماء کا اتفاق ہے اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ آپ اس کرہ ارض کو اس طرح عدل و انصاف سے پر کر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے پر ہو چکی ہوگی اور غلبہ اسلام ہوگا اور تمام مذاہب ختم ہو جائیں گے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں سورۃ صف آیت ۹ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ”وہ خدا ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ تمام ادیان پر غالب آئے اگرچہ مشرکین اس سے کراہت رکھتے ہوں“ سورۃ قصص کی آیت ۴ میں ارشاد خداوندی ہے

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل العجل

کہ ”ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ زمین کے ضعیف افراد پر احسان کریں انکو انکی زمین کا وارث بنادیں اور پیشوا قرار دیں“ ان دونوں آیتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صحیح اسلام جیسا کہ رسالتاب لیکر آئے تھے باقی رہے گا حتیٰ کہ وہ دیگر ادیان پر غالب آجائے گا چاہے مشرکین اس سے کراہت رکھتے ہوں اور یہی مقصد الہی تھا رسالتاب ﷺ کو دنیا میں ہدایت کیلئے بھیجے گا۔ دوسری آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو حکمران دین اسلام کے خلاف حکمرانی کرتے ہوئے اور بیجا ظلم و جبر اپنے عوام پر کرتے ہوئے ایک دن ایسا آئیگا کہ وہ اقتدار و انتظام ان سے حاصل کر کے مومنین اور صالحین کے ہاتھوں میں ہوگا وہ تمدن اور بشریت کے پیشوا بھی ہوئے اور ظلم و جبر کا خاتمہ کر کے دین اسلام کے مطابق حکمرانی ہوگی اور شرک کی جگہ توحید لے لے گی وہ تائبانک عہد اس دن شروع ہوگا جس دن انسانیت کے نجات دہندہ مصلح اعظم حضرت حجتؑ قیام فرمائیں گے اور تمام ادیان پر دین اسلام غالب ہوگا۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد صحیح دین اسلام کے امین کا ہونا اور اسکی حفاظت کرنوالے کا باقی رہنا ضروری ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو دین اسلام اور ادیان کی طرح مٹ چکا ہوتا۔ چونکہ انسان اپنے مفاد کو دیکھتا ہے یہ اسکی فطرت میں داخل ہے اور دوسروں کے حقوق اور اپنے فرائض کو نظر انداز کرتا ہے جس سے ظلم بڑھتا ہے وہ دین اسلام اور اسکے احکامات کو بھی اپنے مفاد کی خاطر تغیر و تبدل کر کے استعمال کرتا ہے لہذا بنی نوع انسان میں ایک ایسے فرد کا وجود جو ہمیشہ پروردگار عالم کے فیوض اسکی ہدایات اور تائیدوں کا مرکز ہو ضروری ہے تاکہ وہ معنوی اور باطنی مدد کے ذریعہ ہر فرد کو اسکی صلاحیت و استعداد کے مطابق پہنچاتا رہے۔ اس لئے امام کا پاک وجود حجت خدا ہے دین کا نمونہ اور ایک انسان کامل ہے وہ اگر موجود نہ ہو تو خدا کی نہ توحید کمال تک

یا امام المنتظر العجل العجل

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

عبادت ہو سکتی ہے اور نہ اسکی معرفت حاصل کجا سکتی ہے اگر ہمیں فز  
کامل بنی نوع انسان میں نہ ہو تو انسانیت بغیر حجت کے رہیگی اور جو  
نوع کسی حجت و عنایت کے بغیر ہو اس کا خاتمہ یقینی ہے حضرت امام  
جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ ”اگر زمین بے امام رہ جائے تو دھنس  
جائیگی۔“ آپ سے ایک اور روایت ہے کہ ”اگر زمین میں صرف دو  
آدمی ہوں تو ان میں سے قطعی طور پر ایک حجت خدا ہوگا۔“ آپ کا  
ایک اور ارشاد ہے کہ قسم خدا کی خدا نے اس وقت سے جب آدمؑ کی  
روح قبض کی گئی تھی اب تک زمین کو امام کے بغیر نہیں چھوڑا جس  
کے ذریعہ سے لوگ ہدایت پائیں اور وہی اسکے بندوں پر حجت خدا  
ہے۔“

حضرت علیؑ کا ارشاد پاک ہے کہ ”زمین ایسے قائم سے جو خدا  
کے نام پر قیام کرے اور خدا کی طرف سے اتمام حجت کرے کبھی خالی  
نہیں ہوتی۔ کبھی وہ ظاہر و مشہور ہوتا ہے کبھی خائف و پوشیدہ اسلئے  
کہ خدا کی جنتیں بیکار نہ ہو جائیں وہ تعداد کے اعتبار سے کم ہیں لیکن  
مقام و منزلت کے اعتبار سے عظیم ہیں خدا ان کے ذریعہ اپنی دلیلوں کی  
اسوقت تک حفاظت کرتا ہے جب وہ ان دلیلوں کو اپنے جیسے افراد کو  
ودیعت کر دیں اور ان کے دلوں میں انکی ختم ریزی کر دیں۔“ ”علم نے  
ان کو بینائی اور بصیرت کی حقیقت تک پہنچا دیا ہے وہ روح نقین سے  
بہرور ہیں۔ جس شے کو مال دولت کے پرستار سخت و دشوار سمجھتے ہیں  
انکی نظر میں آسان ہے جس چیز سے جاہل و حشت زدہ ہوتے ہیں وہ  
اس سے مانوس ہیں دنیا سے ان کا تعلق ان ابدان کے ذریعہ ہے جنکی  
روحیں محل اعلیٰ سے تعلق رکھتی ہیں وہ زمین پر خدا کے خلفاء اور  
دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں“ آپ کا ایک اور ارشاد ہے  
”قرآن کے بیش قیمت موتی اہل بیت کے وجود میں رکھ دئے گئے ہیں

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل



## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

وہ خدا کے خزانے ہیں۔ اگر بات کریں تو جتنے ہیں اور بات نہ کریں تو کوئی ان سے سبقت نہیں لے جاسکتا۔“

ان احادیث و روایات کے علاوہ اور بہت سی احادیث و روایات ہیں کہ جب تک نوع انسانی زمین پر باقی ہے ہمیشہ اس پر ایک معصوم کامل فرد موجود ہے تاکہ وہ تمام علمی و عملی طریقوں سے انسانوں کی ہدایت کرتا رہے اس بنا پر ہمارا زمانہ بھی وجود امام معصوم سے خالی نہیں ہے۔ جیسا کہ اس وجود مقدس کی تمام علامات اور نشانیاں احادیث میں موجود ہیں ارشاد جناب رسول اللہ ﷺ ہے کہ ”مہدی موعود میری اولاد میں سے ہوگا۔ میرا ہمنام اور ہم کنیت ہوگا۔ اخلاق اور تخلیق کے اعتبار سے وہ مجھ سے مشابہ ترین فرد ہوگا اس کا ایک زمانہ غیبت ہے جس میں لوگ پریشان ہونگے اور گمراہ ہو جائیں گے اسکے بعد چمکتے ہوئے ستارہ کی طرح ظاہر ہو کر وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیگا جیسا کہ وہ ظلم و ستم سے بھری ہوتی ہے“

جب یہ بات طے ہو گئی کہ حجت خدا کے وجود سے کوئی زمانہ خالی نہیں ہوتا اور امام کے نہ ہونے سے زمین کا خاتمہ یقینی ہے اس لئے موجودہ دور میں بھی وجود امام کا ہونا یقینی ہے۔ آپ کے وجود مقدس کے متعلق علامات احادیث میں موجود ہیں۔ کتب معتبہ الاثر مولفہ آقائے صافی میں ان احادیث کی تعداد تحریر ہے جو بالاخصار حسب ذیل ہیں۔

امام بارہ ہیں پہلے علیؑ ابن ابی طالب اور آخری مہدیؑ ہیں  
۹۱ احادیث : امام بارہ ہیں اور آخری امام مہدیؑ ہیں ۹۴ احادیث امام بارہ ہیں ان میں سے ۹ نسل حسینؑ سے ہیں اور نواں قائمؑ ہے ۱۰۷ احادیث۔ مہدیؑ پیغمبرؐ کی عمرت سے ہیں ۳۸۹ حدیثیں مہدیؑ اولاد علیؑ سے ہیں ۲۱۴۔ مہدیؑ اولاد فاطمہؑ سے ہیں ۱۹۲ احادیث۔ مہدیؑ اولاد



## یا امام المنتظر العجل

حسینؑ سے ہیں ۱۸۵۔ مہدیؑ اولاد حسینؑ میں نویں ہیں ۳۸۔ مہدیؑ اولاد علی ابن الحسینؑ سے ہیں ۱۸۵ مہدیؑ اولاد امام محمد باقرؑ میں سے ہیں ۳۳۔ احادیث مہدیؑ اولاد امام جعفر صادقؑ میں سے ہیں ۱۰۳ اور آپؑ بچتے ہیں ۹۹ احادیث۔ حضرت امام مہدیؑ امام موسیٰ ابن جعفرؑ کی اولاد میں سے ہیں ۱۰۱ حدیثیں اور آپؑ پانچویں ہیں ۹۸ احادیث۔ امام مہدیؑ اولاد علی ابن موسیٰ الرضاؑ میں سے چوتھے ہیں ۹۵ احادیث۔ امام مہدیؑ امام محمد تقیؑ کی تیسری نسل میں ہیں ۹۰ حدیثیں۔ امام مہدیؑ اولاد امام ہادیؑ میں سے ہیں ۹۰ حدیثیں اور آپؑ فرزند امام حسن عسکریؑ ہیں ۱۳۵ حدیثیں۔ آپؑ کے والد کا نام حسن ہے ۳۸ حدیثیں۔ امام مہدیؑ ہم نام وہم کنیت رسول خداؐ ہیں ۳۷ حدیثیں۔ ان احادیث سے پیغمبر اسلام اصل میں وجود امام مہدیؑ کی نشاندہی فرماتے تھے اور ان کی صفات کا اظہار کرتے رہے لیکن عام مسلمانوں سے بیان نہیں فرماتے تھے کیونکہ یہ موضوع اس حد تک منہجہ اسرار الہی تھا کہ آنحضرتؐ اس کو معتبر اور حاملین اسرار نبوت کے اشخاص ہی کو بتاتے تھے۔ عام اصحاب کو مختصر اور مجمل انداز میں بتاتے تھے جسکی وجہ یہ تھی کہ اس ذیلہ سے توحید اور مہدیؑ موعود کے دشمن واضح طور پر امام مہدیؑ کو نہ پہچان سکیں مگر وہ دشمنوں سے محفوظ رہ سکیں۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے ایک حدیث میں مفصل ابو بصیر اور ابان بن تغلب سے فرمایا:-

”بنی امیہ اور بنی عباس نے چونکہ سن رکھا تھا کہ ظالموں کی حکومت ہمارے قائم کے ذریعہ ختم ہوگی اس لئے انھوں نے ہم سے دشمنی شروع کی۔ انھوں نے تلوار لی اور وہ اولاد پیغمبرؐ کے قتل اور ان کی نسل کو ختم کرنے کی کوششوں میں مصروف ہو گئے۔ اس امید پر کہ وہ قائم کو قتل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن خدا نے اس غرض

## یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

سے کہ اپنے مقصد کو عملی طور پر بروئے کار لائے خالق کی اطلاع تک ظالموں کو نہیں ہونے دی (اکمال الدین جلد ۲ صفحہ ۲۳۳)

ابو خالد کاہلی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفرؑ سے خواہش کی کہ حضرت قائمؑ کا ٹھیک ٹھیک نام مجھے بتادیں تاکہ میں انکو مکمل طور پر پہچانوں۔ آپ نے فرمایا۔ ”اے ابو خالد تم نے ایک ایسی بات پوچھی ہے کہ اگر دشمن اولاد فاطمہ اس کو جان لیں تو ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔“ (غیبت شیخ ص ۲۰۴)

ان احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ مہدیؑ کے قیام کا وقت اور ان کی صحیح علامات اور نشانیاں مکمل طور پر واضح نہ ہوں آج بھی اسلام دشمن طاقتیں مسلمانوں کے خلاف کیوں ہیں اس کا اندازہ خود قارئین لگا سکتے ہیں کہ وہ امام مہدیؑ کے ظہور سے کس قدر خائف ہیں اور ان کی تلاش میں سرگرداں ہیں تاکہ ان کے قتل کرنے میں کامیاب ہوں اور ان کا اقتدار و حکومت قائم رہے۔

اہل تشیع کا تو یہ عقیدہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام فرزند حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ہیں اور آپ کی ولادت ۲۵۵ ہجری کو ہوئی اور آپ نے ان خطرناک حالات کے باوجود بھی لوگوں کی ہدایت کے لئے اپنے فرزند کو اپنے معتمدین کے ایک گروہ کو دکھایا اور انکی خبر ولادت ثقہ لوگوں کی ایک جماعت کو بہم پہونچائی اس ہدایت کے ساتھ کہ اس بات کو دشمنوں سے پوشیدہ رکھیں یہاں تک کہ مولود کا نام لینے سے بھی احتراز کریں۔

اہل سنت حضرات کے علماء اور ارباب دانش نے بھی حضرت امام حسن عسکریؑ کے فرزند کی ولادت ان کی تاریخ ولادت اور والد گرامی کے نام اپنی کتابوں میں تحریر کیا ہے ہم چند ارشادات کو ذیل میں تحریر کرتے ہیں۔

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

(۱) محمد ابن طح شافعی نے لکھا ہے کہ "ابوالقاسم محمد بن الحسن ۲۵۸ ہجری میں سامروہ میں متولد ہوئے ان کے والد کا نام حسن خالص ہے۔ حجت۔ خلف صالح اور مختار ان کے القاب ہیں۔" اس کے بعد کچھ حدیثیں نقل کر کے فرماتے ہیں کہ ان حدیثوں کے مصداق امام حسن عسکری کے فرزند ہیں جو اب غائب ہیں اور بعد میں ظاہر ہوں گے۔ (کتب مطالب السؤل طبع سل ۳۸۷ ہجری صفحہ ۸۹)

(۲) محمد ابن یوسف امام حسن عسکری کی وفات کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ "محمد کے علاوہ ان کا کوئی فرزند نہ تھا اور کہا گیا ہے کہ وہی امام مختار ہیں۔" (کتب کفایہ الطالب صفحہ ۳۳)

(۳) ابن جبلغ مالکی لکھتے ہیں بارہویں فصل ابوالقاسم کے احوال میں "محمد، حجت، خلف صالح ابو محمد حسن خالص کے فرزند ہیں وہ جناب شیعوں کے بارہویں امام ہیں۔" اس کے بعد آپ کی تاریخ کو لکھ کر وہ خبریں جو مہدی سے متعلق ہیں نقل کرتے ہیں۔ (کتب فضول المحمد طبع دوم صفحہ ۲۸۳، ۲۸۶)

(۴) یوسف بن قزوا علی نے امام حسن عسکری کے احوال کے بیان کرنے کے بعد لکھا ہے "ان کے فرزند کا نام محمد ان کی کنیت عبداللہ اور ابوالقاسم ہے۔ وہ حجت، صاحب الزماں، قائم اور مختار ہیں امامت ان پر ختم ہو گئی" اس کے بعد مہدی سے متعلق حدیثیں روایت کی ہیں۔ (کتب تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۲۰۴)

(۵) شیعنی نے کتاب نور الابصار طبع مصر صفحہ ۲۸ میں لکھا ہے "محمد حسن عسکری کے فرزند ہیں انکی ماں کا نام زرجس صیقل یا سوسن ہے انکی کنیت ابوالقاسم ہے امامیہ ان کو حجت۔ مہدی۔ خلف صالح۔ قائم۔ مختار اور صاحب الزماں کہتے ہیں۔"

(۶) ابن حجر نے اپنی کتاب الصواعق محرقہ صفحہ ۲۰۶ میں امام حسن

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل

عسکریؑ کے حالات بیان کرنے کے بعد لکھا ہے ”انہوں نے سوائے ایک فرزند ابوالقاسم کے جسے محمد و حجت کہا جاتا ہے اپنے بعد کوئی اور فرزند نہیں چھوڑا۔ وہ بچہ باپ کی وفات کے وقت پانچ سال کا تھا۔“

(۷) محمد امین بغدادی نے اپنی کتاب سبائک الذهب صفحہ ۷۸ میں لکھا ہے ”محمد جن کو مہدیؑ بھی کہا جاتا ہے اپنے والد کی وفات کے وقت پانچ سال کے تھے۔“

(۸) ابن خلکان کتاب وفیات الاعیان طبع ۱۲۸۳ ہجری جلد ۲ صفحہ ۲۴ میں لکھا ہے ”ابوالقاسم محمد بن الحسن العسکریؑ امامیہ کے بارہویں امام ہیں۔ شیعہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہی مشہور قائم و مہدیؑ ہیں۔“

(۹) امیر خواندہ نے روضۃ الصفا جلد ۳ میں تحریر کیا ہے کہ ”محمد حسنؑ کے بیٹے تھے ان کی کنیت ابوالقاسم ہے امامیہ ان کو حجت۔ قائم اور مہدیؑ کہتے ہیں۔“

(۱۰) شعرانی نے اپنی کتاب الیوائت والجواہر طبع اول سال ۱۳۵۱ھ جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ میں لکھا ہے ”مہدیؑ امام حسن عسکریؑ کے بیٹے ہیں جو نیم شعبان ۲۵۵ ہجری میں پیدا ہوئے اس وقت تک زندہ و باقی رہیں گے جب حضرت عیسیٰؑ ظہور فرمائیں گے اور اب جب کہ ۹۵۸ ہجری ہے ان کی عمر شریف کے ۷۰۳ سال گزر چکے ہیں۔“

(۱۱) شعرانی اپنی کتاب الیوائت والجواہر کے صفحہ ۱۲۳ پر باب ۳۶۶ کتاب فتوحات مکیہ جو ابن عربیؒ کی تالیف ہے میں سے نقل کیا ہے کہ ”جس وقت ظلم و جور زمین کا احاطہ کر لے گا تو مہدیؑ کا ظہور ہوگا اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے وہ جناب رسول خداؐ کی اولاد میں ہیں اور نسل جناب فاطمہؑ میں سے ہیں ان کے جد نثار حسینؑ ہیں اور والد گرامی حسن عسکریؑ ابن امام تقیؑ ابن امام علی رضاؑ ابن موسیٰ کاظمؑ ابن امام محمد باقرؑ ابن امام زین العابدینؑ ابن امام حسینؑ ابن علیؑ

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

ابن ابی طالبؑ

(۱۲) خواجہ پارسا نے کتاب فضل الخطاب میں تحریر کیا ہے ”محمد حسن عسکریؑ کے فرزند نیمہ شعبان ۲۵۵ ہجری میں پیدا ہوئے ان کی والدہ کا نام نرجس تھا ان کی عمر پانچ سال تھی کہ والد کا انتقال ہو گیا اس وقت سے اب تک عاتب ہیں وہ شیعوں کے امام محترم ہیں ان کا وجود اصحاب خاص اور معتبرین خاندان کے نزدیک ثبوت کو پہنچا ہوا ہے خدا ان کی عمر کو الیاسؑ اور خضرؑ کی طرح طولانی کرے گا“ (نقل از کتاب نیا بیج البرودہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶)

(۱۳) ابوالفتح جنکی کتاب شذرات الذهب طبع بیروت جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ میں اور ذہبی کتاب الصغریٰ خبر من غبر طبع کویت جلد ۲ صفحہ ۳۱ میں لکھتے ہیں کہ ”محمد فرزند حسن عسکریؑ ابن علی ہادیؑ ابن جوادؑ ابن علی رضاؑ ابن موسیٰ کاظمؑ ابن جعفر صادقؑ علوی حسینی ہیں ان کی کنیت ابو القاسم ہے۔ شیعہ ان کو خلف۔ حجت۔ مہدی۔ منتظر اور صاحب الزماں کہتے ہیں۔“

(۱۴) محمد بن علی حموی تاریخ منصوری عکس برداری شدہ ماسکو صفحہ ۱۴۳ میں لکھتے ہیں ”ابو القاسم محمد منتظر ۲۵۹ ہجری میں شہر سامره میں پیدا ہوئے۔“

علاوہ ان علماء کے دوسرے بہت سے اشخاص اور علماء اہل سنت نے امام حسن عسکریؑ کے فرزند کی ولادت کی تاریخ جن کتابوں میں لکھی ہے وہ کتاب کشف الاستار تالیف حسین بن محمد تقی نوری اور کتاب کفایت الموحدين تالیف طبری جلد ۲ سے رجوع کر سکتے ہیں۔

(۱۵) مولانا محمد عاشق الہی بلند شہری مہاجر مدنی اپنی کتاب ”علامات قیامت“ کے صفحہ ۸۸ پر ابوداؤد اور مشکوٰۃ شریف کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہدیؑ میری نسل اور فاطمہؑ

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل







یا امام المنتظر العجل علیہ السلام

## تیسری عالمی جنگ احادیث کی روشنی میں

ہر دور کی تاریخ بتاتی ہے کہ زیادہ تر فتنوں اور جنگوں کو ہوا دینے والے یہود ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان اور مسلمانوں پر اپنی مہربانی اور کرم سے ان فتنوں اور جنگوں کی آگ کو بجھا دیا اور یہود کے ہلاک عزائم کو ناکام بنا دیا سب سے بڑا فتنہ اور ایک جنگ عظیم جسے یہودیوں نے مسلمانوں کے بلکہ کل عالم انسانیت کے خلاف بھڑکایا ہے۔ یہ وہ موجودہ جنگ جو اس وقت دنیا میں چل رہی ہے جس میں مغرب و مشرق یہودیوں کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے ملوث ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف مغربی طاقتوں کا اتحاد اور فلسطین میں بذات خود اسرائیل نمود آنا ہے اور دنیا کے اکثر ممالک میں یہود بالواسطہ مداخلت رکھتے ہیں۔

ظہور امام العصر کے نزدیک عالمی جنگ کے متعلق تواتر کے ساتھ احادیث ہیں۔ ان احادیث کو اس صدی کی دو عالمی جنگوں پر وارد نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ان روایات میں تیسری عالمی جنگ کے جن اوصاف کا ذکر کیا گیا ہے وہ ان گزشتہ عالمی جنگوں کے اوصاف سے مختلف ہیں۔ بعض روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جنگ یا تو ظہور کے سال واقع ہوگی یا ظہور کی حرکت کے شروع ہونے کے بعد واقع ہوگی۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے یہ روایت کہ حضرت امام العصر کے ظہور سے قبل ”پہلے سرخ موت اور سفید موت ہے۔“ اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ظہور سے کچھ عرصہ قبل جنگ ہوگی۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت قائم علیہ السلام قیام نہیں فرمائیں گے مگر سخت خوف و ہراس کی حالت میں کہ جب زلزلے، فتنے اور مصائب لوگوں کو پہنچ رہے ہوں گے اور

یا امام المنتظر العجل علیہ السلام

## یا امام المنتظر العجل

اس سے پہلے طاعون پھر عربوں کے درمیان فیصلہ کن تلوار اور لوگوں کے درمیان اختلاف، لوگوں کا دین میں مختلف گروہوں میں ہونا، لوگوں کے حالات میں تبدیلی، لوگوں کے بدلنے کے بارے میں دیکھا جائے گا کہ خواہش کرنے والا یہ خواہش کرے گا کہ موت صبح یا شام کے وقت آجائے۔ لوگ ایک دوسرے کو کھا رہے ہوں گے۔ ہورویاں بدلنے میں دیر نہ کریں گے۔ اس وجہ سے موت کی تمنا کریں گے۔ (اکمل الدین صفحہ ۴۳۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ”حضرت قائم علیہ السلام کے قیام سے پہلے بھوک و قحط کا سہل ہو گا جس میں لوگ بھوکے مرے گے اور قحط کی وجہ سے خوف میں ہوں گے۔“ (بحار الانوار جلد ۵۲ ص ۳۳۹)

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا وہ خطبہ جس میں آپ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامات اور آپ کی حرکت کے بارے میں بیان فرمایا اس میں دو فقرے ایسے ہیں جو عالمی جنگ پر دلالت کرتے ہیں۔ پہلا فقرہ ”قتل ابن شمر بر طحاقتہ شرقہ“ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جنگ کی ابتداء شرق یعنی روس سے ہو گی یا شرق کے علاقہ میں کسی مسئلہ پر ہو گی۔ دوسرا فقرہ ”او نشب نار بالقطب الجبل غربی الارض“ ہے کہ پتھری کا مرکز غربی ممالک ہوں گے۔ ان کے فوجی ٹھکانے بڑے بڑے مراکز اور دارالحکومتوں میں آگ کے شعلے بھڑکیں گے۔ (بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۷۴)

ان روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ ظہور کے سہل جنگ عظیم واقع ہو گی۔ جس کی ابتداء مشرق کے علاقے سے ہو گی اس وقت مشرق وسطیٰ کی سرزمین پر فوجوں کا اجتماع ہو گا اور وہاں کے مسائل کی جانب اشارہ کرتے ہیں جو مشرق اور مغرب کے درمیان چھڑنے کا سبب ہو

## یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

سکتے ہیں۔ کچھ روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جنگ عظیم سے قبل علاقائی جنگیں بھی ہوں گی جیسا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ظہور کے سال میں بہت جنگیں ہوں گی۔ روایات سے ان جنگوں کا یہی خیال کیا جاسکتا ہے کہ ان جنگوں کا آغاز ظہور سے پہلے ہو گا اور ظہور کے سال تک جاری رہیں گی اور ان جنگوں کے دوران حضرت جاز کو فتح فرمائیں گے۔ پھر عراق کو بعد ازاں روس اور دیگر اقوام کے ساتھ آپ کی جنگ ہو گی۔

jabir.abbas@yahoo.com

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

## تیسری عالمی جنگ کے متعلق ناسٹروٹیمس کی پیش گوئیاں

اب ہم ناسٹروٹیمس کی تیسری عالمی جنگ کے متعلق پیش گوئیاں جیک میوہیلین کی کتاب موسومہ of World War III Nostradinuns Predictions جس کا پہلا ایڈیشن جنوری ۱۹۹۵ء میں اور دوسرا ایڈیشن ۱۹۹۶ء

“Inner Light Publications New Brunswick NJ 08903”

نے شائع کیا کا اختصار کے ساتھ ترجمہ پیش کرتے ہیں۔ مولف کتب تذکرہ نے حضرت مسیح علیہ السلام کا ارشاد انجیل میتھیو ۶: ۲۴ سے قلم بند کیا ہے کہ

”اور تم جنگوں اور جنگوں کی افواہوں کا سنو گے دیکھو تم خوفزدہ نہ ہونا کیونکہ یہ چیزیں ضرور واقع ہوں گی لیکن یہ ابھی (دنیا کا) آخر نہیں ہے۔“

اس کتاب کے صفحہ نمبر ۶ پر ہیشن گوپوں کی ایک غیر معمولی کتاب بعنوان Liber Naticinationem جو کہ ایک غیر معروف مستقبل شناس نے ۳۳۶ء کے قریب لکھی اس میں تین قطعات اس صدی کی تین عالمی جنگوں کے متعلق تحریر ہیں۔ ہم تیسری عالمی جنگ جو ابھی نہیں ہوئی سے متعلق قطعہ انگریزی میں تحریر کرتے ہیں۔

For the third (W W) the earth Shakes.

The throat of the Gual is ravaged

Many die of leeing fram the awful winds.

The sun halts in its path in the heaven.

ترجمہ : تیسری (عالمی جنگ) سے زمین کانپتی ہے۔ Gual کو گردن

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

سے ذبح کیا جائے گا۔ خوفناک ہواؤں کی وجہ سے بھاگتے ہوئے بہت  
مریں گے اور آسمان میں سورج اپنے راستے پر رک جائے گا۔  
صاحب کتاب نے لفظ Gual سے مراد فرانس لیا ہے اور آگے لکھتا  
ہے کہ تاریخ میں مسلمان اپنے دشمنوں کو قتل کوڑے مار کر یا ان کے  
گلے کاٹنے والے شمار کئے جاتے ہیں۔ اس لیے اس سے مراد یورپ اور  
فرانس پر مسلمانوں کے حملہ کو لیا ہے۔

یہ منظوم قطعات مہمل ٹائٹل۔ مس جس کی پیدائش ۳ دسمبر  
۱۵۰۳ء میں اور وقت ۲ جولائی ۱۵۶۶ء میں ہوئی سے تقریباً بارہ سو سال  
پہلے کے ہیں۔

مہمل ٹائٹل۔ مس نے فرانس کے بادشاہ ہنری دوم کو جو  
Epistle تحریر کئے ہیں۔ اس میں زیادہ تر عیسیٰ گویاں یورپ، افریقہ  
اور ایشیا کے کچھ حصہ سے متعلق ہونے والے واقعات پر مبنی ہیں۔ وہ  
کہتا ہے کہ اکیسویں صدی کے آغاز پر دنیا تیزی سے تیسری عالمی جنگ  
کے قریب پہنچ جائیگی وہ کہتا ہے کہ اکیسویں صدی کے آغاز پر جو  
واقعات رونما ہوں گے اس کے علم نجوم اور حساب کے مطابق وہ یہ  
ہیں کہ گرجا اور حضرت یسوع مسیح کے مخالفین زیادہ سے زیادہ بڑھتے  
جائیں گے۔ آگے چل کر وہ کہتا ہے کہ عرب مخالفین یسوع کی دوسری  
کوشش ستائیس سال تک چلے گی اور عربوں کی چاہی اور شکست سے  
قبل مکمل ایسا تاریک سورج گرہن لگے گا جو دنیا کے وجود میں آنے  
سے اب تک نہ لگا ہو گا اور اکتوبر کے مہینہ میں ایسا ظاہر ہو گا کہ کوئی  
بڑی تبدیلی قطبین میں رونما ہو رہی ہے کہ لوگ محسوس کریں گے کہ  
کرہ ارض اپنے محور سے ہٹ کر ہمیشہ کے لیے مکمل تاریکی میں ڈوب  
گئی ہے۔

ایک قطعہ نمبر ۳ صدی نمبر ۲ ٹائٹل۔ مس عیسیٰ گویا کرتا ہے کہ

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل



## یا امام المنتظر العجل العجل

سورج کی حرارت اتنی زیادہ ہو جائے گی کہ مچھلیاں بھن جائیں گی اور کھیتیں جل جائیں گی اور قحط پڑ جائے گا۔ حیرت کی بات ہے کہ نیویارک کی سینٹ تھریسیا نے بھی اپنی ایک نظم میں بعینہ ایسی ہی پیش گوئی کی ہے۔

قطعہ نمبر ۵۵ صدی نمبر ۳ میں ماسٹرڈ۔ مس پیش گوئی کرتا ہے کہ (More) یعنی سوشلزم یا کمیونزم کا قانون ناکام ہو جائے گا اور روسی امپریلزم اور نیشنلزم بڑھے گا لفظ Boristhenes جو قدیم نام دریائے ڈیپہر جو روس میں ہے سے مراد لیا گیا ہے کہ پہلے Borisyeitsin اقتدار سے محروم ہو جائے گا جس کے بعد شمالی افریقہ میں کامیاب اسلامی فوجی انقلاب آجائے گا۔

قطعہ نمبر ۲۵ صدی نمبر ۵ میں ماسٹرڈ۔ مس کہتا ہے کہ عرب کا جوان شہزادہ جس میں ایک لیڈر کی تمام صفات ہوں گی جو ایک ڈکٹیٹر ہو گا اور ایک طاقتور حکمران ہو گا۔ مغرور ہو گا وہ سمندر کے راستے سے حملہ کر کے کینتھولک چرچ کو تباہ کر دے گا۔ مولف کتاب کہتا ہے کہ اس قطعہ سے مراد یہ ہے کہ ترکی اور مصر میں غلبہ اسلام ہو گا اور ایران اور مصر میں ایک عظیم جنگ ہو گی۔

قطعہ نمبر ۱۵ صدی نمبر ۸ میں ماسٹرڈ۔ مس کہتا ہے کہ روس جس کی مستحکم فوج اور اس کے رویہ سے یورپ اور باقی دنیا کو ہوشیار رہنا چاہئے۔ اس کے ذیل میں مولف کتاب ہذا لکھتا ہے کہ نومبر ۱۹۹۳ء میں نئی روسی فوجی حکمت عملی جو شائع ہوئی تھی۔ اس سے کوئی شبہ باقی نہیں رہتا کہ فوجی طاقت ایک اہم ہتھیار آنے والے سالوں میں روس کی پالیسی رہے گی۔ آگے چل کر مولف کہتا ہے کہ ایک اور چونکا دینے والی بات جو روس کے سپر خفیہ اسلحہ کے متعلق ایک ٹی وی انٹرویو پر فروری ۱۹۹۳ء میں نشر ہوا۔

## یا امام المنتظر العجل العجل



## یا امام المنتظر العجل

زور و نوکی نے غیہ ہتھیاروں کے متعلق بتایا کہ وہ نیوکلیری ہتھیاروں سے زیادہ تباہ کن ہیں۔ جو روس کے قبضہ میں ہیں۔ آگے چل کر مولف کتاب بڑا کتا ہے کہ یہ کس قدر تعجب خیز ہے کہ ویروینکا لیوکن کے ذریعہ ۲۵ جولائی ۱۹۸۵ء مدر مریم نے ان لیور ہتھیاروں کے متعلق بتایا کہ ”اے میرے بچو روس کے پاس ابھی کے یہ ہتھیار موجود ہیں جب کہ امریکہ کینڈا اور باقی دنیا امن‘ محبت کے لیے چلائی رہے گی اور ان کو یہ معلوم نہ ہو گا کہ روس کا نظریہ ان سب کو ہڑپ کرنے کا ہو گا۔ چاہے کچھ کرنا پڑے، آگے چل کر اس قطعہ کی تیسری سطر میں لکھا ہے کہ دو گرہن ایک دوسرے کے بالکل قریب واقع ہوں گے۔ مولف لکھتا ہے کہ یہ دونوں گرہن ۱۹۹۹ء میں ہوں گے۔ مکمل چاند گرہن ۲۸ جولائی اور سورج گرہن ۱۱ اگست کو ہوں گے جو امریکہ‘ عراق‘ جنوبی یورپ اور ترکی میں ابھی طرح دیکھے جاسکیں گے۔

’قطعہ نمبر ۴۲ صدی نمبر ۱۰ میں نامزد۔ مئی جولائی اور ستمبر ۱۹۹۹ء کے متعلق ویشن کوئی کرتا ہے کہ ۱۹۹۹ء کے ساتویں مہینہ میں آسمان سے دہشت و خوف پھیلانے والا پلوشہ آئے گا جو روکمن ایسٹ (جس سے مراد مولف نے یورپین یونین لی ہے) سے جنگ لڑے گا۔ مولف کتاب متذکرہ نے صفحہ ۳۱ پر مسٹرڈ۔ سین برنکے اس کی کتاب

Saved by Light سے ایک شخص کی سچی کہانی جو کہ دو مرتبہ فوت ہوا اور جو کچھ اس پر آشکارا ہوا کا اقتباس تحریر کیا ہے کہ جب کہ وہ آسمان میں اپنے روحانی جسم میں تھا۔ ان واقعات سے مطلع کیا گیا جو ۲۰۰۰ء سے قبل رونما ہوں گے۔ جن سے دنیا متزلزل ہو جائے گی۔ ہم بلااختیار ذیل میں درج کرتے ہیں۔

دو خوفناک زلزلے اس صدی کے ختم ہونے سے قبل امریکہ

## یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

میں آئیں گے اور ان آفات کے نتیجے میں امریکہ عالمی طاقت کا کردار ختم ہو جائے گا۔ دوسری ہیشن گوئی یہ ہے کہ اس صدی کے خاتمہ پر دنیا ایک خوفناک شکنجہ میں ہوگی جو نیوکلئیر وورلڈ آرڈر جنگوں سے بھرپور ہو گا۔ ایک مختصر خواب میں وہ دیکھتا ہے کہ ۱۹۹۷ء میں مصر مذہبی جنونیوں کے قبضہ میں ہو گا۔ اس نے یہ بھی دیکھا کہ مشرق وسطیٰ اور ایشیا میں بیالوجیکل پرنزوں سے ایک نئی قسم کا کپیڈر ایجلا ہو گا جو ہر قسم کی ٹیکنالوجی میں استعمال ہو گا وہ انسانوں پر نشان لگانے اور ان کی فرسٹ حربہ کرنے میں بھی استعمال ہو گا اور یہ چھوٹا آلہ کھل کے اندر رکھا جاسکے گا۔ یہ نیا نظام کنٹرول مشرق وسطیٰ سے ظاہر ہونے والا ڈکٹیشنر بنڈ کرے گا۔ اس کی آخری Visions تیسری عالمی جنگ عظیم کے متعلق ہیں وہ تحریر کرتا ہے کہ تیسری عالمی جنگ کے نظارے میرے سامنے تھے میں سینکڑوں جنگوں پر ایک دم ریگستانوں سے جنگلات میں تھا۔ میں نے دنیا کو جنگ و جدل اور اضطراب میں دیکھا۔ میں نے عورتوں کی ایک فوج سیاہ لباس اور برقعوں میں دیکھی (مسلمان) جو یورپ کے شہروں سے گزر رہی ہے۔ اسے یہ بھی بتایا گیا کہ یہ دنیا ۲۰۰۰ء میں ایسی نہ ہوگی۔ جیسی ہم اب دیکھ رہے ہیں۔“

مؤلف کتاب متذکرہ کے صفحہ ۴۲ پر آگے لکھتا ہے کہ حالیہ برسوں میں اسلامی بنیاد پرستی تیسری دنیا پر تیزی سے غالب آ رہی ہے۔ اس حد تک اسلامی فوج مغرب کے لیے اصل مد مقابل ہوگی۔ اوائس ۱۹۹۵ء میں نیو کو یہ بیان جاری کرنا پڑا کہ اس تنظیم کو اپنی توجہ اسلامی بنیاد پرستی سے جنگ کی طرف کرنا پڑے گی۔ اسلامی جنگجوؤں کا عقیدہ ہے کہ اسلامی انقلاب خون سے پیدا ہوتا ہے اور مغرب پر ضرب لگانے سے اسلام اس قاتل ہو گا کہ دنیا کے واقعات میں اپنا حکم منوا سکے اور اس طرح ان مسلمانوں کا جنہیں مغرب نے کچل رکھا ہے کا

## یا امام المنتظر العجل

بدلہ لے سکے۔ مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ میں جگہ جگہ عرب کی بدشاہت ختم کرنے پر کام کر رہے ہیں تاکہ اسلامی بین عرب مملکت اور ایک بین الاقوامی اخوان المسلمین قائم ہو سکے۔ آگے مولف لکھتا ہے کہ اگر عرب، ایرانی اور دوسرے متحد ہو گئے۔ تو وہ آسانی سے اسرائیل کو ختم کر کے مغربی یورپ کی طرف بڑھیں گے۔ کیونست چین سپر پاور بننے کی طرف گامزن ہے۔ وہ نیجی اور فونی شعبوں میں غیر ملکی ٹیکنالوجی استعمال کر رہا ہے۔ چینی عربوں کے اتحاد ہوں گے۔

مولف کتاب تذکرہ صفحہ ۳۳ پر

Prophecies From our lady of the Roses  
Sharine in Baysid Newyork U.S.A

سے تحریر کرتا ہے کہ  
”ایک شخص روح کی تاریکی اور گناہوں کے جنون میں بنی نوع انسان کو ایک جنگ عظیم میں دھکیل دے گا جس سے قوموں کی جہاں بربادی ہوگی۔“

”تم سب لوگ اس کے نشان سے اس کو جو جہاں چاہتا ہے پہچان لو گے وہ اپنے کوٹ کے بازوؤں پر آدھے چاند کی درانی جیسی شکل کا نشان رکھتا ہے۔“

مولف کتاب تذکرہ کے باب نمبر ۳ صفحہ ۳۴ پر تحریر کرتا ہے کہ ہائٹوڈ۔ من نے تین بڑی بیسائیت کے مخالف واقعات کا تذکرہ کیا ہے جس سے اس کا پیارا ملک فرانس برباد ہو گا۔ ایک نیپولین بونپارٹ جو اپنے لوہے جیسے ہاتھوں سے فرانس پر حکومت کر کے دنیا پر حکومت کرنا چاہے گا لیکن وہ ناکام رہے گا۔ یہ پیش گوئی درست ثابت ہوئی۔ دوسرے ہٹلر جس کی حکومت مختصر ہو گی لیکن موت ہی موت اور بائیس پن ہو گا۔ اس نے دنیا کو دوسری جنگ عظیم سے دوچار کیا۔ اس کا بھی

یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل

تمام دنیا کو فتح کرنے اور حکومت کرنے کا مقصد تھا لیکن ہاکم رہا یہ بھی  
 مہیشن کوئی درست ہوئی۔ تیسرے عیسائی مخالف ایک عرب مطلق  
 العنان جو مشرق وسطیٰ سے ہو گا وہ اس کرۂ ارض کو تیسری عالمی جنگ  
 عظیم میں دھکیل دے گا۔ اس کی منزل بھی تمام دنیا پر حکومت کرنا ہو  
 گی لیکن وہ بھی یقینی طور پر ہاکم ہو گا۔ قطعہ نمبر ۷۹ء صدی نمبر ۸ میں  
 ہائٹوڈ۔ مس بیان کرتا ہے کہ اس عیسائیت مخالف شخص کا باپ عربیہ  
 اسرائیل جنگ میں مارا جائے گا (غالبا ۱۹۱۷ء کی جنگ کے چھٹے دن) جو  
 اپنے دو سال کے لڑکے کو تحویل میں چھوڑ جائے گا قطعہ نمبر ۵۴  
 صدی نمبر ۱۰ میں بیان ہے کہ ”جب اس دو سالہ لڑکے کو اس کے باپ  
 کے مرنے کی خبر ہو گی اور اس کی عمر میں تیس سال شامل ہوں گے  
 تب وہ دنیا میں اپنے آپ کو ظاہر کرے گا تب غالباً اس کے عروج کا  
 وقت ہو گا جو کہ ۱۹۹۵ء اور ۱۹۹۷ء کے درمیان ہو سکتا ہے۔“

اس کتاب کے صفحہ ۵۷ پر مولف نے جنوب مشرقی فرانس کے  
 لاسٹے کے نو بچوں نے ۱۸۹۳ء میں مدد میری نے ایک مہیشن کوئی کی  
 جس کا ترجمہ ذیل میں ہے کہ

”جنگیں ہوں گی آخری جنگ تک جو دس عیسائیت مخالف  
 بادشاہوں کے درمیان ہوں گی۔ ان بادشاہوں کی ایک پالیسی ہو گی اور  
 ان میں صرف ایک ہو گا جو کرۂ ارض پر حکومت کرے گا اس سے  
 قبل کہ ایسا ہو ایک وقت ایسا ہو گا کہ دنیا میں جھوٹا مس ہو گا اور  
 انسان صرف عیش و عشرت کا سوچے گا۔“

## یا امام المنتظر العجل

یا مام المنتظر العجل یا مام المنتظر العجل

## انتظار تابناک مستقبل

اگر ہم بیسویں صدی کے خاتمہ اور اکیسویں صدی کی آمد پر اس دنیا کے حالات کا بغور مطالعہ کریں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دنیا ایک انتہائی خوفناک مستقبل کی جانب انتہائی تیز رفتاری سے سفر طے کر رہی ہے۔ بیسویں صدی جو اپنے آخری مراحل میں ہے کے واقعات کو دیکھیں تو اسی صدی میں دو عظیم عالمی جنگیں لڑی گئیں جن کے علاوہ چھوٹی بڑی جھڑپوں کا شمار ہی نہیں کیا جاسکتا۔

ہزاروں نہیں کروڑوں انسانوں کی جانیں گئیں لا تعداد اسلحہ جن کے اخراجات کا اندازہ لگانا مشکل ہے صرف ہوا کیا اس گزرتی ہوئی صدی میں بنی نوع انسان کے درمیان مہو محبت بڑھی یا دن بدن ختم ہو گئی کیا غریب اور مالدار کے درمیان غلج کم ہوئی یا زیادہ سے زیادہ ہو گئی کیا جرائم کم ہوئے یا زیادہ سے زیادہ ہوئے کیا چھوٹے اور بڑے ملکوں کے اختلافات میں کمی آئی یا روز بروز زیادہ سے زیادہ تر ہوئے کیا اسلحہ کی دوڑ میں کمی واقع ہوئی یا زیادتی حالانکہ اس آخر زمانہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ ملک اسلحہ کو تباہ کیا جائے کیا ایسا ہوا ہاں دنیا کو دکھانے کیلئے کچھ ملکوں نے ایسا کیا لیکن کیا اسلحہ سازی اور اسکی فروخت ختم ہوئی یا نئے سے نئے اسلحہ کی ایجاد ہوئی یہ سب کچھ بلاوجہ نہیں بنائے گئے ہیں اور فی بطور کھلونے کے استعمال ہوتے ہیں بلکہ ریاست طلبی کے جذبہ اور قوت و طاقت کے جنون کی تسکین کی خاطر استعمال کیا جاتا ہے۔ اخلاقیات و روحانیت اور مذہبیات نام کی کوئی شے باقی نہیں رہی۔

ہاں اگر کچھ باقی رہا اور جس چیزوں میں اضافہ ہوا اور ہو رہا ہے وہ ہے ذاتی منفعت، اجارہ داری ہوس زر، خواہش اقتدار، انصافی افلاس،

یا مام المنتظر العجل یا مام المنتظر العجل



## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

معاشی بدحالی، ظلم و ستم نفسا نفسی ملوی ارتقاء، معاشرے کی تباہی جب ہم گذرتی ہوئی صدی کے ان حالات پر نظر کرتے ہیں تو اس تاریک مستقبل کا چہرہ ہمارے سامنے آ جاتا ہے کہ دنیا کی فضا انسانی زندگی کی بھلا اور دوام کی صلاحیت کھو بیٹھی ہے۔

ہم اپنے مغفلات کے غنجے میں گرفتار ہیں لیکن اس بات سے غافل ہیں کہ یہ صورت حال ہمارے مغفلات کو تباہ ویراؤ کر دے گی جب ہم اس نتیجے فکر پر پہنچیں گے کہ یہ صورت حال ہم کو فنا پاؤد اور تباہی ویراؤی کی طرف لئے جا رہی ہے تو ہماری فکر اور عقل آہستہ آہستہ یہ سوچنے پر مجبور کر دے گی کہ ہمیں کائنات کے ہمہ گیر نظام کے سلیہ میں آ جانا چاہئے جہاں نظم و ضبط امن و آشتی عدل و انصاف کا دور دورہ ہو دنیا کے موجودہ روز بروز بدلتے اور بگڑتے ہوئے حالات جنگوں کی سختیاں ظلم و ستم معاشی بدحالی نا انصافی بنیادی حقوق کی پامالی ہمیں یہ سوچنے پر کیا مجبور نہیں کر رہے ہیں کہ انسان کے بنائے ہوئے قوانین ن مشکلات کو حل کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں یہ فکر اپنے دامن میں ایک انقلاب کو پروان چڑھا رہی ہے ایک ایسا انقلاب جس میں بشریت کی بھلا

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ بڑے بڑے انقلاب جو اس دنیا میں آئے ہیں وہ تشدد، گھٹن، ظلم و ستم، معاشی بدحالی اور نا انصافی کا ہی رد عمل تھے۔ پیغمبروں کی تاریخ بھی ایسے انقلابوں سے بھری ہوئی ہے جن کے لئے ان باتوں نے اور بالخصوص ظلم و تشدد سے پہلے ہی زمین ہموار کر دی تھی ان پیغمبروں نے اپنی آسمانی تعلیمات کی روشنی میں ان انقلابوں کی رہ نمائی فرمائی اور کامیاب بنا کر نئی نوع انسان یا اپنی امت

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل



## یا امام المنتظر العجل

کو صحیح راستہ پر لگا دیا۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دنیا کے موجودہ حالات اور بے چینی اور انسانی خواہشات کی زیادتی اور ان کی ناکامی معاشرے کی بد حالی اس چیز کو ظاہر کرتی ہے کہ ان تاریکیوں سے نکلنے کے لئے اور امن و آشتی کی روشنی کی تلاش میں ایک نایاب مستقبل کی خاطر ایک عظیم انقلاب کی جانب انسانیت رواں ہے یہ معاشرتی ضرورت ایک موثر تحریک بکرا بھر رہی ہے جو اپنی طاقت کو استعمال کر کے ایسی زندگی کی طرف لے جا رہی ہے جس میں عدل و صلح کی حکمرانی ہو اور نئی بنیادوں پر کوئی عالمی حکومت قائم ہو۔

اب ہم اس پر غور کرتے ہیں کہ کیا دنیا کا انجام صلح و عدالت ہے یا نسل انسانی کی تباہی اور نابودی بیسویں صدی میں جو اپنے اختتام پر ہے دو عظیم عالمی جنگیں برپا ہوئیں ان جنگوں کے تباہ کن اثرات نے عالم بشریت کے ذہنوں کو اس قدر تھوڑا اور خواب غفلت سے بیدار کیا ہے کہ انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ بھائے بشریت صلح و عدالت پر ہے عالمی سطح پر عوام کی اس بیداری نے پہلی جنگ عظیم کے بعد اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک عالمی معاشرہ کی بنیاد رکھی جس کو لیگ آف نیشن کا نام دیا گیا۔ دوسری جنگ عظیم کی تباہ کاریوں نے اس ادارہ کو ختم کر دیا لیکن اس جنگ کے ختم ہو جانے کے بعد اس فکر نے پھر زور پکڑا اور ایک عالمی ادارہ ”اقوام متحدہ“ کے نام سے معرض وجود میں آیا اس ادارہ نے ایک منشور انسانی حقوق کا تیار کیا جس کا آج کل بہت چرچا ہے جس کے دل نشین نعرہ آج کی دنیا کے بہتر حالات میں ایک سہانا خواب معلوم ہوتے ہیں اسی طرح اقوام متحدہ کے ہاں صرف تقریروں کا ایک اسٹیج ہے جس کے پاس کوئی قوت نافذہ نہیں

یا امام المنتظر العجل

## یا ایاام المنتظر العجل العجل

اور سلامتی کو نسل جس کے پاس قوت نافذ ہے اس کے پانچ مستقل  
ممبر ہیں جن میں سے جو چاہے کسی قرارداد کو ویڈو کر سکتا ہے  
جس کی وجہ سے اس ادارہ کی قوت نافذ بھی مفلوج ہو کر رہ  
گئی ہے۔ عالمی سطح پر ایک اور تحریک ”تحقیف السلم“ کے بڑے زور  
شور سے چل رہی ہے کس حد تک یہ تحریک کامیابی سے ہمکنار ہو  
رہی ہے یا نہیں یہ تو ابھی ظاہر نہیں ہوا لیکن اس تحریک کو دنیا میں  
پہلا ضرور کیا آج دنیا کا ہر شخص امن و صلح کی ضرورت باتیں کرتا ہے  
کیونکہ ہر انسان جنگ سے نفرت کرتا ہے لیکن اس کی یہ آرزوئیں  
ایک حد سے آگے نہیں بڑھیں صرف نعرہ بازی تک محدود ہو کر رہ گئی  
ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہے وجہ یہ ہے کہ ہر انسان اور بالخصوص بڑی  
طاقتوں کے مفادات آپس میں ٹکراتے ہیں ایک بڑی طاقت دوسرے کو  
نیچا دکھانے پر تلی ہوئی ہے نہ صرف یہ بلکہ کل دنیا پر اپنی حکومت قائم  
کرنے کے خواب دیکھ رہی ہے روس کی شکست و ریخت پر امریکہ  
کے صدر کا یہ نعرہ کہ اس وقت کل دنیا پر کس کی حکومت ہے اس  
بات کی غمازی کرتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ اس نعرہ سے  
دوسری بڑی طاقتیں اپنی حکومت کے پیش نظریہ قبول کرنے کو تیار  
نہیں اور مخالفت اپنی جگہ پر برقرار ہے البتہ ایک بات ضرور واضح ہوتی  
ہے کہ دنیا میں ایک نئی فکر ضرور پروان چڑھ رہی ہے کہ عالمی سطح پر  
صلح و عدالت کا قیام ہو اور وحدت و یکسانی قائم ہو تاکہ بنی نوع انسان  
امن و آشتی سے زندگی بسر کر سکے۔ یہ وہ فکر ہے جو ہمیں ایک ایسی  
حکومت کے قائم ہونے کی بشارت دے رہی ہے جہاں ظلم نام کی کوئی  
چیز نہ ہوگی اور بھیڑ اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پین گئے اور فطرت کا

یا ایاام المنتظر العجل العجل یا ایاام المنتظر العجل العجل

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

قانون نافذ ہو گا۔ مظلوم کا حق ظالم سے دلایا جائے گا۔ اور ایک عظیم نجات دہندہ ضرور آئے گا۔

ایک عالمی حکومت جو عدل و صلح پر قائم کرنے کی تحریک جاری ہو چکی ہے اور دنیا کے بہت سے دانشور اور ممتاز مفکر اس مسئلہ پر توجہ دے رہے ہیں اقوام متحدہ کا قیام اس مقصد کے حصول کی جانب ایک قدم ہے تاہم دنیا کے اتحاد کی ضرورت کے احساس کے باوجود یہ ایک ایسا خواب ہے جس کی تعبیر بہت دور نظر آتی ہے۔ مخصوص مفادات مختلف ممالک کے مابین رقابتیں اور باہمی عداوتیں منزل تک پہنچنے میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں اس لئے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ یہ مقصد خود بخود حاصل ہو جائے گا بہر حال رفتہ رفتہ حالات وہ رخ اختیار کر رہے ہیں جس کی پیش گوئی اسلام نے چودہ سو سال قبل کی تھی یون تو ہر مذہب میں ایک مصلح اعظم اور انسانیت کے نجات دہندہ کا عقیدہ موجود ہے لیکن فقط اسلام ہی ہے جس نے اس تصور کو واقعیت بخشی ہے مہدی علیہ السلام موعود کو مستقبل بعید میں پیدا نہیں ہونا بلکہ وہ اب بھی ہم لوگوں کے درمیان موجود ہیں اور دکھ درد میں برابر کے شریک ہیں ان کے ظہور سے صرف مسلمانوں کی ہی آرزو پوری نہ ہوگی بلکہ تمام عالم انسانیت کی امید بر آئے گی۔ سو بورن یونیورسٹی پیرس کے شعبہ فلسفہ کے رئیس ڈاکٹر ہنری کوریون کہتے ہیں۔

”میرے نزدیک تشیع ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے عقیدہ امامت کی بدولت انسان اور خدا کے مابین الٰہی ہدایت کا رابطہ برقرار رکھا ہے اور اسے دوام بخشا ہے یہودیوں کے مطابق نبوت جو انسان

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

اور اللہ کے درمیان حقیقی رابطہ ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ختم ہو گئی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کی نبوت پر ایمان نہیں رکھتے عیسائی بھی حضرت عیسیٰ سے آگے نہیں بڑھے۔ سنی فرقہ بھی حضرت محمد ﷺ کے ساتھ رک گیا اور اس نے یہ عقیدہ اپنایا کہ نبوت کے خاتمہ کے ساتھ انسان اور اللہ کے مابین رابطہ ختم ہو گیا ہے۔

جب سے انسان نے اس دنیا میں قدم رکھا ہے خداوند تعالیٰ نے اس وقت سے اپنے بندوں کے ساتھ رابطہ قائم رکھا ہے انبیاء کو مبعوث کیا جو سلسلہ پیغمبر اسلام پر آکر ختم ہوا کیونکہ پیغام خداوندی پایہ تکمیل کو پہنچ چکا تھا لیکن چونکہ یہ خداوندی ہدایت قیامت تک کے لئے تھی اور کوئی نئی ہدایت نہیں آتی تھی اس لئے اس پیغام کو کسی امین کے سینہ میں محفوظ رہنا ضروری تھا تاکہ زندہ لامتناہی کا رابطہ زندہ متناہی سے قائم رہے یہ مذہب شیعہ ہی کا عقیدہ ہے کہ یہ رابطہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ اب بھی قائم ہے اور ابد الابد تک قائم رہے گا۔ اس لئے تمام مسلمانوں اور بالخصوص اہل تشیع پر لازم آتا ہے کہ اس پیغام الہی پر مبنی عالمی نظام کے قیام کئے سازگار فضا قائم کرنے کی سر قوز کوشش کریں اور اپنے آپ کو منجی مہتر کے استقبال کے لئے تیار کریں۔ جیسا کہ ائمہ علیہم السلام کا حکم انتظار کرنے اور سازگار فضا قائم کرنے کے متعلق ہے۔ حضرت امام العصر علیہ السلام زندہ ہیں آپ دنیا کے حالات میں گہری دلچسپی لیتے ہیں آپ مومنین کی مجالس میں بھی اکثر شرکت فرماتے ہیں لیکن اپنی شخصیت کے اظہار سے اجتناب فرماتے ہیں آپ بحکم الہی جب ظہور فرمائیں گے تو برائیوں کے خاتمہ اور صلح اور عدالت کے نظام کو قائم کرنے کے لئے ایک عالمی انقلاب کی رہنمائی فرمائیں گے۔

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

یا ایاہام المنتظر العجل العجل

## خلائی مخلوق کا انسانوں سے رابطہ

ماہنامہ السلام علیکم پاکستان میں یہ مضمون شائع ہوا۔ ہم اس مضمون کو اختصار کے ساتھ قارئین کے لیے سپرد قلم کرتے ہیں۔

”کسی بیرونی سیارے نے پراسرار مخلوق اور اژدن طشتریوں کی آمد کا سلسلہ اب تک ایک پراسرار مسئلہ بنا ہوا ہے۔ ہمارے پاس خلائی مخلوق کا ریکارڈ موجود ہے جس کو امریکی ادارہ اپنے ملک کی سائنسی ترقی اور خصوصاً ”خلائی ٹیکنالوجی میں اضافہ کے لیے خفیہ طور پر استعمال کر رہا ہے۔ روس، امریکہ اور برطانیہ کے سائنس دانوں کے بارے میں یہ خیال تقویت حاصل کر رہا ہے کہ ان کے خلائی مخلوق سے اکثر رابطے رہتے ہیں جنہیں وہ منظر عام پر نہیں لاتے۔

اہرام مصر سے ایسی لوحیں اور تصویریں نکلی ہیں جن میں خلائی مخلوق کی اژدن طشتریوں کے ذریعہ بعض فرارندہ مصر کے ساتھ رابطے کے دعوے کیے گئے ہیں۔ خصوصاً ”خوم خوفوع کی زمانہ ۲۹۰۰ ق۔ م کی لوحوں میں ذکر ہے کہ دوسرے سیاروں کے لوگ براہ راست خوم خوفوع کے محل میں اترتے تھے اور انہوں نے فرارندہ کو تعمیراتی ٹیکنالوجی فراہم کی۔ مثال کے طور پر گزشتہ دنوں ماسکو کے قریب پیش آنے والا واقعہ جس کو حساس آلات نے محفوظ کر لیا جس سے ایک سنسنی پھیل گئی۔ واقعہ یہ ہے کہ اپریل کی ۸ تاریخ ماسکو ملٹری ایئر بیس سے چھ کلومیٹر جنوب کی طرف صبح ساڑھے نو بجے ریڈار نے آسمان پر ایک ایسے تیز رفتار جسم کی نشاندہی کی جس کے بارے میں کمپیوٹر میں معلومات نہ تھیں۔ ایک گھنٹہ ۲۹ طیارہ جس کا پکتن ایکسی دریوف تھا اس مقام پر پہنچا لیکن وہ پراسرار شے غائب ہو چکی تھی۔ طیارے کو ادھر ادھر چکر دینے اچانک ایک عظیم الشان اژدن طشتری اس کے

یا ایاہام المنتظر العجل العجل





## یا امام المنتظر العجل

سامنے آگئی جس کا فاصلہ بمشکل ایک ہزار میٹر تھا وہ بہت تیزی سے چکر کھا رہی تھی۔ اس پر کوئی نشان یا عبارت نہ تھی۔ زمینی مرکز سے ایک اور طیارہ کو روانہ کیا گیا جس کے تمام آلات کام کر رہے تھے جیسے ہی یہ طیارہ اس مقام پر پہنچا تو اس نے کیمرے کا بٹنی دبا دیا۔ اسی لمحہ اڑن طشتری سے زرد رنگ کی شعل خارج ہوئی اور ایکسی کا طیارہ دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا اور آگ کے شعلوں میں گھر گیا ایکسی نے چھلانگ لگا دی اور طیارہ زمین پر آگرا۔ دوسرا طیارہ تمام منظر ریکارڈ کر چکا تھا۔ اڑن طشتری حملہ کرتے ہی غائب ہو چکی تھی۔ کیمرو کی ریکارڈنگ فلم میں ہر چیز واضح نظر آ رہی تھی۔ روسی وزارت دفاع کے ماہرین طیارہ کے لمبے کا جائزہ لے کر تحقیقات میں مصروف ہیں۔“

دوسرے واقعہ کی تفصیل یہ ہے۔

”بعض امریکی سائنس دان ۱۹۴۹ء کے موسم گرما میں موجیو نامی صحرا میں کچھ تجربات کر رہے تھے۔ ان سائنس دانوں میں ڈاکٹر ”گی“ جو ناقابل تسخیر طاقتوں کا مالک تھا وہ بھی شامل تھا۔ اس ڈاکٹر نے ایک اڑن طشتری جو جولائی ۱۹۴۹ء میں پہلی بار امریکہ میں دیکھی گئی تھی کی تفصیل بتائی۔ یہ طشتری آہستہ آہستہ ایک پہاڑی علاقہ میں اتری تھی ایک محافظ دستہ اس کے گرد تعینات کر دیا گیا تھا۔ ڈاکٹر ”گی“ نے اس کا معائنہ کیا اسے چھو نہ گیا۔ دو دن انتظار کرنے کے باوجود کوئی مخلوق اس سے باہر نہ آئی باوجودیکہ اس پر شعاعیں ڈالی گئیں۔ اس کے قریب جا کر جائزہ لیا گیا تو ایک سوراخ نظر آیا جس کو بڑا کیا گیا اندر ۱۲ ایسی لاشیں دیکھیں جن کے قد ۳۰ سے ۴۰ انچ کے تھے۔ وہ ۱۸۹۰ء کے فیشن کے کپڑوں میں ملبوس تھے۔ ان پر تجربات سے معلوم ہوا کہ وہ بونے نہیں تھے، انہیں مرے ہوئے تین یا چار گھنٹے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے پمفلٹ، کتابچہ اور تصویری مسودے تھے۔“

## یا امام المنتظر العجل



## یا امام المنتظر العجل علیہ السلام

ایک کونے میں وزنی کینٹنر تھے جن میں پانی فوراً ابل جاتا تھا۔ طبی ماہرین نے ان لاشوں کا تجزیہ کرنے کے بعد بتایا کہ ان کا نظام انسانی نظام سے بہت ملتا جلتا ہے ان کے ہونٹ نہیں ہیں تاہم دانت مکمل صاف اور مضبوط تھے وہ سب نیلے رنگ کا لباس جن پر سنہرے بن لگے تھے پنہ ہوئے تھے۔

تیسرا واقعہ ۱۹۵۲ء کا امریکہ ہی میں یو۔ ایس کوسٹ گارڈ کی ایئر شیئشن کے فوٹوگرافر نے آسمان پر چار پانچ چمک دار غیر معمولی اور پراسرار روشنیاں دیکھیں جو چند لمحوں کے لیے مدھم ہو گئیں اور پھر بھرپور آب و تاب سے چمکنے لگیں۔ فوٹوگرافر نے ان کی تصویریں کھینچ لیں۔

چوتھا واقعہ انگلستان ۷ مئی ۱۹۵۲ء کو مون ماؤتھ شہر پر صبح ۹ بج کر ۳۵ منٹ پر پائلٹ یسرنے روڈلڈ انگلستان کے اوپر ۲۰ ہزار فٹ کی بلندی پر المونیم جیسی دھلت کی ایک اڑن طشتری دیکھی۔“ اسی طرح ایک کسان نے اتفاقہ ایک خلائی جہاز کی تصویر کھینچ لی جو اس کے کھیت پر سے گزر رہا تھا یہ ایک گہری پلیٹ کی شکل کی تھی۔ برطانیہ میں ۱۹۵۰ء کے دوران ۱۲ جون سے ۲۱ جون تک ایسے متعدد واقعات ہوئے ہیں۔

حال ہی میں ایک شائع ہونے والی باقصور رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ کسی دوسرے سیارے کا اشارشپ گذشتہ دنوں میکسیکو کے علاقہ میں گر کر تباہ ہو گیا اس میں ایک تین ماہ کی ایک بچی زندہ بچی۔ امریکی حکومت کی ایک احتمالی خفیہ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا کہ انسانوں سے مشابہ چہرے والی اس مخلوق کو اشارشپ کے کرنے سے چند لمحہ قبل باہر پھینک دیا گیا تھا اور شب چٹانوں سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔ نواجو انڈین قبیلہ کے کئی افراد نے اس حادثہ کو دیکھا تھا۔ ایک ٹیم

## یا امام المنتظر العجل علیہ السلام

## یا امام المنتظر العجل

نے اس اشارشپ سے چار جھلس ہوئی لاشیں برآمد کیں اور وہاں سے ہٹا دیں۔ Only Eyes نامی رپورٹ نے اس کی تصدیق کی کہ امریکی حکام کے پاس یہ خلائی بیج زندہ حالت میں موجود ہے۔ اس بیج کی آنکھیں اتنی بڑی اور گہری ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ میری روح میں جھانک رہی ہوں۔ اس کی رنگت زروی مائل نیلی ہے۔ اور اسکے ہوٹ نہیں ہیں۔ اسکی انگلیاں لمبی اور پتلی ہیں اس کی ناک انسانوں جیسی ہے۔ اس کے دانت نہیں ہیں۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ اس بیج کے سر پر بال اس کا ثبوت ہے کہ یہ مخلوق دودھ پیتی ہے اور اشارشپ میں اس کی ماں بھی تھی جو جل کر مر گئی۔“

قدیم دستاویزات نے خلائی مخلوق کے بارے میں جو انکشافات کئے ہیں وہ فکر انگیز اور اہم ہیں۔

موجودہ دائروادی سندھ میں آثار قدیمہ کی حیثیت سے بین الاقوامی شہرت رکھتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ شہر تیس ہزار افراد کی آبادی پر مشتمل تھا جو قدرتی آفات کے سبب اچانک تباہ ہو گیا اور سب مر گئے۔

ماہرین کی تحقیق کے مطابق دو ہزار قبل مسیح میں یہ شہر ایٹم بم کے دھماکے سے تباہ ہوا تھا۔ یہ انکشاف ایک برطانوی محقق ڈیوڈ ڈیونپورٹ نے کیا جو اس نے قدیم کتابوں کے مطالعہ سے کیا۔ اس کا کہنا ہے یہاں جو شواہد ملے ہیں وہ ناگہانگی سے ملتے جلتے ہیں۔ یہاں تقریباً ۵۰ فٹ چوڑا ایک گڑھا ہے جو شدید دھماکے کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ ذکر قدیم کتاب مہابھارت میں اس طرح ملتا ہے کہ موجودہ دائروہ کے مقام پر سفید گرم دھواں جو سورج سے بھی ہزار گنا زیادہ روشن اور گرم تھا، بلند ہوا اور اس نے شہر کو ملیامیٹ کر دیا۔ پانی ابلنے لگا غارتیں زمین بوس ہو گئیں کتب کے آخر میں لکھا ہے کہ یہ ایک

یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

انتہائی خوفناک منظر تھا۔ مسٹر ڈیوڈ کا کہنا ہے کہ اس علاقہ میں بسنے والی آریا قوم کے خلائی مخلوق سے منظم رابطے تھے۔ موجودہ اوروں پر منگول قابض تھے۔ آریسیوں اور منگولوں کے درمیان آویزش تھی اس لیے آریاؤں نے خلائی مخلوق کے تعاون سے انٹیم بم سے حملہ کیا جو ان علاقوں میں قیمتی دھاتوں، معدنیات، قدرتی وسائل کی تلاش میں آتی رہتی تھی۔

مسٹر ڈیوڈ نے ایسی پرواز کرنے والی مشینوں کا بھی ذکر کیا ہے جو اپنی قوت سے اڑتی تھیں اور جو دوسرے سیاروں سے آیا کرتی تھیں۔ ڈیوڈ دو برس پہلے کی بات ہے کہ لوگوں نے جن میں قاتل ذکر تعداد امریکیوں کی تھی یہ دعویٰ کیا تھا کہ امریکی صدر بل کلنٹن کی اہلیہ ہیلری کلنٹن وہاٹ ہاؤس میں ایک ایلین (Alien) کی پرورش کر رہی ہیں۔ اس الزام کا جواب دیتے ہوئے خود مسٹر ہیلری نے تسلیم کیا تھا کہ لوگ ان کے بارے میں افواہیں پھیلا رہے ہیں۔ بعض اہم سائنس دان دعویٰ کرتے ہیں کہ امریکی خلائی تحقیقاتی ادارہ ”ناسا“ کے پاس نہ صرف زندہ خلائی مخلوق موجود ہے بلکہ ایسی اڑن طشتریوں کی ایک بڑی تعداد بھی جن پر تحقیقات کر کے وہ کافی معلومات جمع کر چکے ہیں۔ ان دونوں دعوؤں میں کہاں تک صداقت ہے یہ آنے والا وقت بتائے گا۔ آج ماہرین حتمی طور پر یہ بھی دعویٰ کر رہے ہیں کہ خلائی مخلوق کے نہ صرف کرۂ ارض کی سپر یاور سے باقاعدہ رابطے ہیں بلکہ ان کے لوگ یہاں مستقبل طور پر موجود ہیں جو انہیں مختلف شعبوں کی ترقی میں اطلاعات فراہم کرنے پر مامور ہیں۔

۱۷ مارچ ۱۹۹۶ء کو بین الاقوامی اخبارات میں چھپنے والی یہ خبر دلچسپی کا باعث ہو گی کہ امریکی کہ ریاست فلوریڈا کا گلف بریز نائی قصبہ ان دنوں دنیا بھر کے ماہرین کی آنکھ بٹا ہوا ہے۔ جو خلائی مخلوق اور

## یا امام المنتظر العجل علیہ السلام

اژن طشتریوں پر تحقیق کر رہے ہیں۔ یو۔ ایف او نیٹ ورک نامی اس تنظیم کے بین الاقوامی ڈائریکٹر والٹ آندرس نے گذشتہ دنوں بتایا کہ یہ علاقہ دنیا بھر میں اس اعتبار سے اہم ترین ہے کہ یہاں کی فضا میں ۱۹۸۹ء سے لے کر اب تک سینکڑوں بار خلائی مخلوق کو ان کی اژن طشتریوں میں پرواز کرتے ہوئے دیکھا جا چکا ہے۔ اسی طرح ”سی گوون“ نامی تنظیم نے جس کا مرکزی دفتر ٹیکساس میں ہے نے کہا ہے کہ اس علاقہ میں ہر ہفتہ متعدد بار اژن طشتریوں کا مشاہدہ کیا جا چکا ہے اس لیے اسے کمرہ ارض پر خلائی مخلوق کا کمیونٹیل قرار دیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا اب ہم انتظار کے آخری مراحل میں ہیں اور کسی بھی لمحہ ہمارا رابطہ خلائی مخلوق سے ہو سکتا ہے۔ دنیا کو چاہئے کہ وہ بعض انتہائی حیرت انگیز انکشافات کا سامنا کرنے کو تیار رہے۔“

بشکرہ ماہنامہ السلام علیکم پاکستان۔ کراچی  
ماہ اپریل و مئی ۱۹۹۶ء صفحات ۷۵ تا ۷۷

یا امام المنتظر العجل علیہ السلام

## برمودا ٹرائینگل

ماہنامہ پاکستان - کراچی ماہ جون ۱۹۹۶ء کے شمارہ میں ایک مضمون جزائر برمودا کے متعلق شائع ہوا جو ہم اختصار کے ساتھ قارئین کی خدمت میں شکریہ ماہنامہ ہذا پیش کرتے ہیں۔

”سائنس دانوں اور محققین کا خیال ہے کہ برمودا ٹرائینگل دراصل کرہ ارض پر سمندر کی اتھاہ گہرائیوں میں خلائی مخلوق کا مرکز ہے اور یہ مخلوق مذکورہ مثلث میں تحقیق کی غرض سے جانے والوں کو معاف نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ گذشتہ ڈیڑھ سو برس میں ہزاروں ہوائی اور بحری جہاز اس منطقے میں ڈوب کر ناپید ہو چکے ہیں۔ لاکھوں افراد بھیٹ چڑھ چکے ہیں۔ سخت تحقیق کے باوجود آج تک اس مثلث کے سروستہ راز بے نقاب نہیں ہو سکے۔

مثلث برمودا کے بارے میں محض یہی ایک نظریہ نہیں کہ وہ خلائی مخلوق کی حکمرانی ہے۔ بلکہ دیگر مفروضات بھی موجود ہیں۔ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اسے جزیرہ خضر تصور کرتی ہے جہاں حضرت امام مہدیؑ قیام فرماتے ہیں اور انسان اس وقت تک وہاں کے اسرار نہیں جان سکتا جب تک آپ ظہور نہیں فرماتے۔

صاحب مضمون نے حاصل ہونے والی اب تک کی معلومات درج فرمائی ہیں اور وہ تمام نظریات اور مفروضات بھی جو اس منطقے سے وابستہ ہیں تذکرہ کیا ہے۔ مثلث برمودا کا حدود اربعہ اور جہاں یہ واقعہ ہیں کا ذکر کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں کہ ۱۵۱۹ء میں ایک ہسپانوی سیاح ”خوان دو برمودر“ نے دریافت کئے تھے۔ سب سے پہلے معروف محقق ونسنٹ گولیس نے اپنی کتاب ”غیر مرئی افق“ میں اس کا نام برمودا ٹرائینگل دیا تھا۔ ۱۶۰۹ء میں جب ایک انگریز سیاح سومرس



## یا امام المنتظر العجل

کی کشتی اس علاقہ میں الٹ گئی تو برطانیہ نے ان جزیروں کو اپنے جزار میں شامل کر لیا۔

سب سے پہلے حادثہ جو تاریخ میں درج ہوا وہ سر کریسٹ کلب کا ہے جو انہوں نے نئی دنیا دریافت کرنے کے لیے ایک کنکشن سفر اختیار کیا ان کی کشتی کے سمت بتانے والے آلات کو ایک مقناطیسی قوت نے معطل کر دیا۔ اس قسم کے حادثات بہت زیادہ واقع ہو چکے ہیں اور آج تک ہو رہے ہیں جن کی رفتہ رفتہ شہرت تمام دنیا میں پھیل گئی ہے۔ ان واقعات نے سب سے پہلے امریکہ کو تجربات اور اقدامات کرنے کی جانب متوجہ کیا چنانچہ ۵ دسمبر ۱۹۴۵ء کو امریکی حکومت نے فوجی ایئر پورٹ لادرویل سے ۵ بہترین پاکٹوں کو ۹ محققین کے ساتھ مثلث برمودا کی طرف روانہ کیا یہ سب لوگ لاپتہ ہو گئے۔ ان لوگوں کی تلاش میں ایک ہوائی جہاز ”مارش مارین“ بھیجا گیا لیکن وہ بھی غائب ہو گیا۔ جس سے یہ تصدیق ہو گئی کہ جو ہوائی یا بحری جہاز سفید پانیوں پر سفر کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ ناپید ہو جاتے ہیں۔ بیسویں صدی کے وسط تک مثلث برمودا کا چرچا تمام دنیا میں پھیل گیا۔ سائنس دانوں اور محققین نے اہم کتابیں اور مقالے تحریر کیے۔ جن میں چار لڑ بریٹز کی کتاب کو مستند ترین دستاویز شمار کیا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ انسان نے دنیا کی بہت سی چیزوں پر کنٹرول حاصل کر کے زمین کے رازوں کو منکشف کیا ہے۔ پھر بھی وہ کرۂ ارض کے ۳/۵ دریاؤں کے عجائبات اور کرۂ چاند کی بہت سی آتش فشانیوں سے ناواقف ہے۔ چارلس پرلیٹز کی یہ کتاب ۱۹۷۳ء میں شائع ہوئی۔ بعض دانشوروں کے مطابق اس مسئلے میں ایک سبز پر اسرار روشنی ہے جو جہازوں، انجنوں اور آلات کو معطل کر دیتی ہے اور پھر جہاز غائب ہو جاتے ہیں۔ جان اپنسر اور دوسرے محققین نے یہ

یا امام المنتظر العجل



## یا امام المنتظر العجل

مفروضہ پیش کیا ہے کہ مثلث برمودا کے قرب و جوار میں اٹن طشتریاں دیکھیں جن کے بارے میں یہ خیال ہے کہ ان کا تعلق دوسرے سیاروں کی مخلوق سے ہے۔ ڈاکٹر مان سون کا بیان ہے کہ وہ انسان جو برمودا ٹراینگل میں جہازوں یا کشتیوں سے غائب ہو گئے طویل مدت کے بعد دنیا کے دیگر علاقوں میں دیکھے گئے اور ان میں سے اکثر آج بھی زندہ ہیں۔ ان تمام آراء کے مطالعہ کے بعد جو بات مشترک نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ تمام سائنس دان راہ اور محققین اس بات پر متفق ہیں کہ مثلث برمودا ایک پیچیدہ ترین اور مبہم علاقہ ہے۔ امریکی سائنس دان تو اب کھلم کھلا یہ اعتراف کرنے لگے ہیں کہ اس علاقہ میں کوئی ناشائستہ زندہ قوت موجود ہے جو کبھی بلند ہوتی ہے ہر چیز کو نیست و نابود کر دیتی ہے۔ چارلس برلیز نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ یہ حادثات دراصل انسانوں کے لیے ایک تنبیہ ہیں کہ یہاں کوئی اہم پوشیدہ راز یا کوئی طبعی وجود موجود ہے جو لوگوں کو قریب نہیں آنے دیتا۔ امریکہ کے نیوی کے ایک افسر کا کہنا ہے کہ ہمارا ہمیشہ یہ عقیدہ رہا ہے کہ مثلث برمودا میں کوئی عجیب پراسرار وجود پوشیدہ ہے۔ اپالو ۱۳ کے خلا نوروں نے مثلث برمودا کے چمکتے ہوئے پانی کو زمین سے نظر آنے والی روشنی کی آخری کرن قرار دیا ہے۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جہاں بھی برمودا ٹراینگل کا ذکر آتا ہے وہاں سفید پانیوں کا تذکرہ ضرور ملتا ہے۔

صاحب مضمون نے اس موقع پر شیخ زین الدین بن فاضل مازند رانی کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے ۶۹۰ھ میں مثلث برمودا میں جزیرہ خضرا کا تذکرہ کیا ہے کہ وہ وہاں بحکم امام العصر والزمان تشریف لے گئے تھے اور وہاں قیام فرمایا اس واقعہ کو تفصیل کے ساتھ علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے بحار الانواء اور دیگر کتب میں اور ہماری اس کتاب کے حصہ

يَا أَيُّهَا الْمُنْتَظَرُ الْعَجَلُ الْعَجَلُ ﴿١٠﴾ يَا أَيُّهَا الْمُنْتَظَرُ الْعَجَلُ الْعَجَلُ

دو نم میں ذکر کیا گیا ہے۔ قارئین وہاں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔  
 اقتباس: بکریہ ماہنامہ السلام علیکم پاکستان  
 کراچی شمارہ ماہ جون ۱۹۹۵ء  
 صفحات ۲۸ تا ۵۰

jabir.abbas@yahoo.com

يَا أَيُّهَا الْمُنْتَظَرُ الْعَجَلُ يَا أَيُّهَا الْمُنْتَظَرُ الْعَجَلُ

یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

## پیش گوئیاں

ماہنامہ المنظر لاہور ماہ دسمبر ۱۹۹۵ء میں پروفیسر پرنس آغا جان نے مندرجہ ذیل پیش گوئیاں علم نجوم و جفر و کشف کی رو سے کی ہیں۔

افغانستان میں ظاہر شاہ کی حکومت بنے گی۔ ۱۹۹۸ء تک کا عرصہ ان کے لیے خطرناک ہے۔ نجیب اللہ کے قتل کا امکان ہے۔

۱۹۹۹ء تک پاک و ہند جنگ اور پاکستان کے ایٹمی و حساس مقامات پر حملے اور اس میں امریکہ اور اسرائیل کے ملوث ہونے اور ۱۹۹۹ء تک کے دوران پاکستانی دریائی پانی بند ہونے کے خطرات ہیں۔

۱۹۹۸ء تک پاکستان کی نامور سیاسی و مذہبی شخصیات طبعی اور غیر طبعی طور پر انتقال کریں گی۔ قتل اور اغوا ہوں گے اور خطرہ ہے کہ قبروں سے لاشیں نکال کر بے حرمتی کی جائے۔

۲۰۰۰ء تک کے دوران عرب اور سارک ممالک اور روس وغیرہ میں سے کئی ملک تقسیم ہوں گے کئی مسلم ملک ایٹمی طاقت بن جائیں گے۔

۹۸-۱۹۹۶ء امریکہ، روس، برطانیہ، فرانس و اسرائیل وغیرہ کے لیے عالمی سیاست میں ناکام اور مایوس کن ہے۔ حکمرانوں کے لیے منحوس ہے۔

نومبر ۱۹۹۹ء تا ۲۰۰۵ء تک کا عرصہ دنیا بھر کے لیے خصوصاً عرب و سارک، افریقی ممالک، کشمیر، افغانستان، تبت، کوریا، فلپائن، کمبوڈیا، تھائی لینڈ، برازیل، چین، کیوبا، رومانیہ، برازیل، آسٹریلیا، اٹلی، یونان، جاپان، فرانس، روس، برطانیہ، اسرائیل اور امریکہ وغیرہ کے لیے سخت ہلاکت خیز، منحوس اور عبرت انگیز ہے۔ عجوبہ روزگار واقعات و انقلابات، قیامت خیز فسادات و حادثات، آفات ارضی و سماوی اور سیاروں پر عظیم

یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل

تغیرات رونما ہوں گے۔

یوں تو اکیسویں صدی مکمل طور پر تباہ کن ہے لیکن خصوصاً ۲۰۵۰ء تک اور ۱۹۹۹ء-۱۹۹۸ء بھی خطرناک ہیں۔ اس تمام عرصہ کے دوران مشرق سے مغرب تک آگ پھیلے گی۔ زمین و آسمان سے آگ برآمد ہوگی۔ بغداد و بصرہ، کوفہ بار بار تباہ ہوں گے پھر مصر و شام تباہ ہوں گے۔ متواتر تیس روز بارش ہوگی۔ ایران و سعودی عرب کویت و ترکی و اسرائیل کی چابی خوزیروں اور آفت سے ہوگی۔ اردن تقسیم ہو گا۔ فلسطین اور جزیرہ عرب میں غیر مسلم افواج داخل ہوں گی۔ پھر شام میں کیمیائی جنگ ہوگی۔ جب جزیرہ عرب میں روسی، چینی اور ترک افواج داخل ہوں گی تو یہ قیامت صغریٰ کی علامت ہوگی۔ ہندوستان اور بنگلہ دیش کی چابی خوزیروں اور آفت سے ہوگی۔ امریکہ اور برطانیہ کی تقسیم اکیسویں صدی میں ہوگی۔ اسرائیل کا خاتمہ ہو گا۔ بیت المقدس آزاد ہو گا۔ کشمیر ایک آزاد ملک ہو گا۔ دنیا بھر میں زنا عام ہو گا۔ مرد مردوں سے شادی کریں گے۔ مرد اولاد جنیں گے اور دودھ دیں گے۔ ہزاروں مردوں اور عورتوں کی جنس بدلے گی۔ انسانوں سے حیوان اور حیوانوں سے انسان پیدا ہوں گے۔ انسانی اعضاء اور گوشت کا کاروبار عام ہو گا۔ انسانی گوشت عام کھایا جائے گا۔ روح کے بارے میں حیرت انگیز انکشافات ہوں گے۔ مختلف سمندروں اور ملکوں سے قدیم تاریخی خزانے، مقلات اور راز دریافت ہوں گے۔ سورج سے زہریلی گیس خارج ہوگی اور فضا میں آگ لگ جائے گی۔ چاند کی روشنی کم ہوگی۔ آسمان سے پتھر اور حشرات الارض برسیں گے۔ ظالم اور جابر حاکم مسلط ہوں گے۔ سمندروں اور ملکوں کی حدود بدلیں گی۔ پہاڑ اپنی جگہ سے غائب ہوں گے۔ زمین پھٹے گی اور دھنپے ظاہر ہوں گے۔ پاکستان میں آتش فشاں پھٹیں گے دوسرے سیاروں کی

یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

مخلوقات سے رابطہ ہو گا۔ دیکھنے اور بولنے والے درخت دریافت ہوں گے۔

امریکہ اسلحہ و دفاع کے معاملہ میں مسلم ملکوں سے منافقت کرے گا۔ روسی ریاستوں میں مزید انقلاب آئیں گے۔ مسلم ممالک روسی ریاستوں سے ایٹمی اسلحہ اور ٹیکنالوجی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

پاکستان، ایران، عراق و لیبیا وغیرہ کے اہم ترین فوجی راز یہود و ہنود تک پہنچے کا خطرہ ہے۔

مستقبل میں ایسی مخلوق دریافت ہو گی جس کا خون سرخ نہیں سفید ہو گا۔ مستقبل میں ہزاروں سال پہلے کے انسان ظاہر ہوں گے اور کافی عرصہ موجود رہیں گے۔

صدام حسین ان کے اہل خانہ اور فیڈرل کاسٹرو کے لیے ۱۹۹۸ء تک کا عرصہ منحوس اور خطرناک ہے۔

۲۰۰۰ء تک کے دوران دنیا کی نامور سیاسی، مذہبی و سائنسی شخصیات کے لیے خطرناک ہیں۔

اقتباس۔ بشکرہ ماہنامہ المنظر لاہور

ماہ دسمبر ۱۹۹۵ء صفحات ۱۰، ۹

جنگ لاہور سنڈے میگزین ۷ دسمبر تا ۱۳ دسمبر ۱۹۹۷ء

### کیا ۲۰۰۰ء میں دنیا تباہ ہو جائے گی

امریکی سائنس دانوں نے دمشق کے نزدیک آثار قدیمہ سے برآمد ہونے والی ایک قدیمی دستاویز کے مطالعہ کے بعد یہ انکشاف کیا ہے کہ دنیا ۲۰۰۰ء میں ختم ہو جائے گی۔ یہ دنیا کی قدیم ترین دستاویز شمار ہوتی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ ۲۰۰۰ء میں آسمان

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل



## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

سے ایک سیارہ زمین کے قریب سے گزرے گا جس کے بعد کرۂ ارض پر تباہی برپا ہو جائے گی۔ دستاویز کا معائنہ کرنے والے ایک امریکی ماہر علم نجوم روڈنی سلٹن نے کہا ہے کہ اس دستاویز کے مطابق کوئی سیارہ زمین سے نہیں ٹکرائے گا بلکہ یہ زمین کے بالکل نزدیک سے گزرے گا۔ جس کے نتیجے میں کرۂ ارض کا خلاء میں توازن بگڑ جائے گا اور یہ سورج کی طرف چل پڑے گا۔ روڈنی سلٹن نے کہا ہے کہ اس دستاویز کے بارے میں نہ صرف امریکہ بلکہ یورپ کی دیگر اقوام کو بھی علم ہے اور وہ اس حادثے سے بچنے کے طریقے ڈھونڈ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک تجویز یہ بھی ہے کہ زمین کی طرف بڑھنے والے سیارے کو راستے میں ہی روک دیا جائے یا اس کا رخ بدل دیا جائے۔ اس سیارے کو سائنس دانوں نے وار مروڈ کا نام دیا ہے۔ اگرچہ مسئلہ امرجنسی نوعیت کا ہے لیکن سائنس دانوں نے اسے خفیہ رکھا ہے۔ تاکہ دنیا میں افراتفری نہ پھیل جائے۔ امریکن، جرمن، روسی اور برطانوی سائنس دانوں نے یہ سیارہ نظام شمسی کے آخری کنارے پر دریافت کیا تھا اور وہ گذشتہ چار سال سے اس کا تعاقب کر رہے ہیں۔ اب تک جو اندازے لگائے گئے ہیں ان کے مطابق یہ زمین سے ۵ گنا بڑا ہے اور زمین سے اڑھائی کروڑ میل کے فاصلے سے گزرے گا۔ یہ فاصلہ مریخ سے نصف کے قریب بنتا ہے لیکن ماہرین علم فلکیات کی نظروں میں یہ فاصلہ ایسا ہی ہے جیسے آپ ہاتھ سے پتھر پھینکیں اور وہ صحیح نشانے پر لگ جائے اس فاصلے سے بھی یہ چاند کی طرح چمکتا ہوا دکھائی دے گا لیکن یہ زمین پر قیامت برپا کر دے گا کیونکہ اس سے زمین پر مقناطیسی طوفان اٹھیں گے۔ کشش ثقل بڑھ جائے گی۔ زلزلے آئیں گے اور آتش فشاں پھٹ پڑیں گے۔ اس سیارے سے نکلنے والی روشنی اتنی زیادہ ہوگی کہ اس کی حرارت سے پہاڑوں کی برف پگھل جائے گی اور زمین پر سیلاب اور طوفان آجائیں گے۔ آخر میں زمین اپنے مدار سے

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل



## یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل

بھگ جائے گی اور سورج کی طرف کھینچی چلی جائے گی اس وقت تک کہ ارض پر کوئی زندہ بقی نہیں بچے گا اور اس کی شکل چاند کی طرح ہو جائے گی۔ امریکی اور روسی سائنس دان ایک مشترکہ منصوبے کے تحت ایک ایسا نظام دریافت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس سے اس سارے پر میزائل گرا کر اس کا رخ تبدیل کر دیا جائے یا اسے واپس خلا کی طرف واپس لایا جائے۔ سائنس دان ایک ایسا میزائل تیار کر رہے ہیں جس کی طاقت اتنی زیادہ ہو گی کہ اگر روئے زمین پر موجود تمام ایٹم بموں کو جمع کر لیا جائے تو پھر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ میزائل کو داغنے کے لیے چاند کا انتخاب کیا گیا ہے جہاں زمین سے بھیجے گئے میزائل کے حصے جوڑے جائیں گے۔ چاند سے میزائل داغنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہو گا کہ زمین کی کشش ثقل اسے اپنی طرف نہیں کھینچ سکے گی۔ ورین انشاء معلوم ہوا ہے کہ دمشق ہے ملنے والی دستویز چار سال قبل امریکی ماہرین آثار قدیمیہ کو ملی تھی۔ یہ قدیم ترین زبان میں لکھی ہوئی ہے۔ دمشق کا شمار دنیا کے قدیم ترین شہروں میں ہوتا ہے۔ یہ دستویز پانچ ہزار سال پرانی ہے۔ ماہرین آثار قدیمہ بڑی کوشش اور تھک و دو کے بعد اس زبان کو سمجھنے کے قابل ہو سکے اس کو سمجھنے میں سب سے زیادہ کردار ڈاکٹر اولنے کو ہے جو قدیم ترتیب کے ماہر شمار ہوتے ہیں۔ انہیں قدیم بائبل کو پڑھنے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔ اس دستویز میں زمین پر تباہی کا جو عرصہ بتایا گیا ہے وہ ۲۰۰۰ء ہی بنتا ہے۔

روزنامہ جنگ لاہور مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۹۸ء

## یا مامام المنتظر العجل یا مامام المنتظر العجل

### عالمی جنگ اگلے سال شروع ہوگی 30 سال جاری رہیگی

ظلم و ستم کی دنیا کا خاتمہ بہت قریب ہے 1999ء کے موسم سرما میں پوری دنیا میں ایک ہولناک عالمی جنگ شروع ہو جائے گی جو کہ 30 سال تک جاری رہے گی جدید تہذیب جہی سے دو چار ہو کر ایک آفاقی اور انسانی تہذیب کی تشکیل کرے گی ہانگ کانگ سے شائع ہونے والے رسالے ”ایشیاء ویک“ نے عالمی تہذیبوں اور مذاہب پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ پچھلے ایک ہزار سال سے انسانوں کی سوچ میں مثبت تبدیلیاں نہیں آئیں لیکن اب اس بات کا غالب امکان موجود ہے کہ دنیا میں امید اور خوف کے ایک نئے دور کا آغاز ہو رہا ہے۔ اکیسویں صدی کا آغاز ایک نئی دنیا کی امید کے ساتھ کیا جا رہا ہے جہاں انصاف کا بول بالا ہو دنیا کے مظلوم اور پے ہوئے لوگوں کو ان کے حقوق ملیں جریدے نے لکھا ہے کہ کچھ سالوں کے بعد دنیا میں زبردست تبدیلیاں رونما ہوں گی سمندر الٹنا شروع کر دیں گے دنیا بھر میں ہولناک دھماکے ہوں گے حق و باطل کی جنگ میں فتح نیکی کی ہوگی مختلف قسم کے معجزات بھی رونما ہوں گے دنیا کے دکھوں کے مداوا کے لئے اب تبدیلی ناگزیر ہو چکی ہے پوری دنیا کے لوگ عالمی نجات دہندہ کی تلاش میں ہیں جریدے نے مزید لکھا ہے کہ سولہویں صدی کے مشہور فلاسفر نیٹر اڈامن اور اس کی طرح کے بہت سارے لوگوں کی پیش گوئیاں سچ ثابت ہو رہی ہیں اسلام، عیسائیت، بدھ مت، ہندومت سمیت بڑے بڑے مذاہب کے تمام لوگ ایک نجات دہندہ اور مصلح اعظم کی آس لگائے بیٹھے ہیں۔

یا مامام المنتظر العجل یا مامام المنتظر العجل

## یا مام المنتظر العجل یا مام المنتظر العجل

جنگ سٹوے میگزین مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۷ء

۵ مئی ۲۰۰۰ء کو پانچ سیارے سورج اور چاند کی بالکل سیدھ میں آجائیں گے اور ماہرین سیارگان کا کہنا ہے کہ یہ وہ وقت ہو گا جب دنیا ختم ہو جائے گی کیونکہ اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ یہ سیارے بالکل ایک سیدھ میں آگئے ہوں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ کرۂ ارض بیشہ سورج اور دوسرے سیاروں کی کشش ثقل کی زد میں رہتا ہے۔ ہمیں ان مقناطیسی شعاعوں کا زمین کے باسیوں پر اثر نہیں پڑتا دکھائی دیتا کیونکہ دوسرے سیارے اس کشش ثقل کو زائل کر دیتے ہیں لیکن اس روز تمام سیارے ایک ہی سیدھ میں ہوں گے اور ان تمام سیاروں کی مشترکہ قوت صرف زمین پر اثر انداز ہوگی۔ کشش ثقل کی یہ اضافی قوت زمین پر زبردست تباہ کاریاں لائے گی اور زلزلے اور آفات ارض و سماوی آئیں گے۔ آتش فشاں پھٹ پڑیں گے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ان تباہ کاریوں کو کوئی قوت کنٹرول نہیں کر سکتی۔ تاہم قدرت اس تباہ کاری کو ٹال بھی سکتی ہے۔

## اپنی موت سے پہلے جین ڈکسن کی پیشین گوئیاں

روزنامہ ”خبریں“ لاہور مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۹۷ء

معروف نجومی جین ڈکسن نے ۲۰ جنوری ۱۹۹۹ء کو روز قیامت قرار دیا ہے۔ جین ڈکسن کی یہ پیشین گوئیاں ویکلی ورلڈ نیوز نے اپنے تازہ ترین شمارہ میں شائع کی ہیں۔ یہ پیشین گوئیاں ان کی ایک سہیلی ایلس بروڈل کے پاس محفوظ تھیں۔ ایلس نے جریدہ کو بتایا کہ یہ جین ڈکسن کی سب سے زیادہ ہوشیاری پیشین گوئیاں ہیں۔ جن میں اس نے دنیا کے ختم ہونے کی تاریخ تک بتادی۔ دس صفحات پر مشتمل پیشین

یا مام المنتظر العجل یا مام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل العجل

گوئیاں ایک خط میں دی گئی ہیں جو جین ڈکن نے اپنی موت سے چند ہفتے قبل ایس کو لکھا تھا۔ طرز تحریر کے پانچ مختلف ماہرین نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ یہ تحریر جین ڈکن کی ہے۔ ایس کے مطابق جین ڈکن کی ہدایت تھی کہ اس خط کو ۱۹۹۸ء سے قبل منظر عام پر نہ لایا جائے لیکن اب وقت آگیا ہے کہ پوری دنیا کو یہ باتیں معلوم ہو جائیں تاکہ لوگ جو غلطیاں کر رہے ہیں ان کی اصلاح ہو سکے۔ خط میں دی گئی بعض ہیشٹن گویاں پوری ہو چکی ہیں۔ ایک ہیشٹن گویاں جین نے لکھا تھا کہ ۱۹۹۷ء کے وسط میں امریکہ کے مغربی حصہ میں ایک مذہبی گروہ کے ۳۹ افراد خودکشی کریں گے۔ (یاد رہے کہ مئی ۱۹۹۷ء میں امریکی ریاست کیلیفورنیا کے شہر سان ڈیاگو میں ”جنت کا دروازہ“ نامی گروہ کے ۳۹ افراد نے مشترکہ خودکشی کی تھی) جولائی ۱۹۹۷ء میں امریکہ کا ایک خلائی سیارہ مریخ کی تصویر لے گا جو اب تک دستیاب تصویر سے بہتر ہوں گی۔ جب کہ جولائی میں امریکی خلائی مشن یا تھ فائڈر نے مریخ پر لینڈ کیا اور تصویر کھینچیں۔ جولائی ۱۹۹۷ء میں دنیا کے مشہور فلمی ستاروں کی ایک روز کے وقفہ سے انتقال کی پیش گوئی بھی درست ثابت ہوئی اور اسی دن رابرٹ میم اور جیمز شیورٹ کا انتقال ایک روز کے فرق سے ہوا۔ مستقبل کے بارے میں دی گئی ہیشٹن گویوں میں کہا گیا ہے کہ نومبر ۱۹۹۷ء میں ایک امریکی شٹل سفر سے واپسی پر ایک ایسا وائرس لائے گی جس سے زمین پر لاکھوں اموات ہوں گی۔ مئی ۱۹۹۸ء میں امریکہ میں خلیج ہیکسیکو کے ساتھ ریاستوں میں شدید سمندری طوفان آئے گا جس سے لاکھوں افراد ہلاک ہو جائیں گے۔ اس طوفان کے دو روز بعد شلب عاقب امریکہ میں زمین سے ٹکرائے گا اس سے تقریباً ۱۰۰ افراد ہلاک ہوں گے۔ اس ٹکراؤ سے بہت سی امریکی ریاستوں میں اموات ہوں گی۔ ۱۹۹۸ء کے ستمبر اور اکتوبر میں یورپ میں قحط پڑے گا جس سے زرعی علاقے متاثر

یا امام المنتظر العجل العجل

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

ہوں گے۔ فرائس اور جرمنی میں بھوک سے ستائے ہوئے لوگ لوٹ مار کریں گے اور ہزاروں لوگ ایک دوسرے کو کھانا شروع کر دیں گے۔ دسمبر ۱۹۹۸ء میں کرسمس سے پہلے امریکہ اور ایک اسلامی ملک کی جنگ ہو گی۔ جنوری ۱۹۹۹ء میں امریکہ ایک بم گرائے گی۔ جس سے ترکی، ایران، عراق اور سعودی عرب کی تقریباً تمام آبادی ختم ہو جائے گی۔ انجیل میں جن چار گھرسوار فرشتوں کی آمد کی خبر دی گئی ہے۔ وہ فرشتے نمودار ہوں گے۔ جنہیں ساری دنیا دیکھے گی۔ امریکہ کے گرائے ہوئے ہلاکت آفریں بم کے نتیجہ میں پوری دنیا میں تباہ کاری سے دھڑا دھڑا اموات ہوں گی۔

۲۰ جنوری ۱۹۹۹ء کو دنیا کی تمام آبادی موت کا شکار ہو جائے گی اور کرۂ ارض سے انسانی زندگی ختم ہو جائے گی۔

## اخبارات کی خبریں

فوائے وقت لاہور مورخہ ۱۲ جون ۱۹۹۷ء کے شمارہ میں امیر عظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا ایک مضمون جس کا عنوان ”شیعہ سنی مفاہمت قومی اور عالمی تناظر میں“ تھا جس کی آخری قسط میں شیعہ سنی مسئلہ کا تذکرہ فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ ”یہ مسئلہ افغانستان میں بھی موجود ہے اور پاکستان میں بھی چنانچہ اس مسئلہ کو حل کر لیا جائے۔ تو یہ مفاہمت مذکورہ بالا تینوں پہلوؤں پر مثبت انداز میں اثر انداز ہو گی۔۔۔ اب اس مسئلہ کے چوتھے پہلو کی طرف آئیے احادیث نبویہ میں بیان شدہ میشن گویوں، تہمات اور خوشخبریوں کے مطابق عنقریب عظیم تر اسرائیل کے قیام کے لیے ”مسح الدجل“ کا ظہور ہونے والا ہے۔ یہود کے یہ عزائم بالکل عریاں طور پر سامنے موجود ہیں کہ وہ مسجد اقصیٰ کو گرا کر وہاں پیکل سلیمانی تعمیر کریں گے۔ جس کے بعد عرب



## یا امام المنتظر العجل

دنیا کے درمند مسلمان دینی حیمت کے جوش میں اٹھ کھڑے ہوں گے۔ جنہیں مسلمان ممالک کے حکمران لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بنا کر گولیوں سے بھون دیں گے۔ چنانچہ ان اندوہناک حالات میں عرب میں اللہ تعالیٰ حضرت مہدیؑ جیسے عظیم رہنما کو مبعوث فرمائے گا بعد ازاں حضرت مہدیؑ کی مدد کے لئے اللہ تعالیٰ ایک جانب حضرت مسیحؑ السلام کو آسمان سے نازل فرمائے گا یوں حضرت مہدیؑ حضرت مسیحؑ سے مل کر دشمنان اسلام کے عزائم کو خاک میں ملا دیں گے اور حضرت مسیحؑ بنفس نفیس المسیح الدجل کو قتل کریں گے۔ دوسری جانب حضرت مہدیؑ اور حضرت مسیحؑ کی مدد کے لیے بلاد مشرق سے مجاہدین اسلام کے لشکر نکلیں گے۔ یہ مشرق کا علاقہ وہی ہے جس میں ہم آباد ہیں اس میں افغانستان، ایران اور وسط ایشیا کی مسلم ریاستیں شامل ہیں۔ حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے ”مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے جو دشمنوں کو پامال کرتے ہوئے مہدیؑ کی حکومت کو مستحکم کرنے کے لیے پہنچیں گے۔“ (ابن ماجہ)

مزید برآں آپؐ نے ارشاد فرمایا ”خراسان سے سیاہ علم برآمد ہوں گے اور وہ پیش قدمی کرتے ہوئے جائیں گے کوئی ان کا راستہ نہیں روک سکے گا یہاں تک کہ وہ ایلینا میں نصب ہو جائیں گے۔“ (ترمذی) اس حدیث میں وارد دو الفاظ ”ایلینا“ اور ”خراسان“ وضاحت طلب ہیں۔ رسول اللہؐ کے زمانہ میں یروشلم کا نام ”ایلینا“ تھا۔ جب کہ افغانستان کا اکثر و بیشتر حصہ اور ایران و پاکستان اور وسط ایشیا کے ممالک کے بعض علاقوں کو مجموعی طور پر ”خراسان“ کہا جاتا تھا۔ الغرض یہی وہ خطہ ہے جس کے بارے میں حضورؐ کی خوشخبریاں موجود ہیں کہ وہاں سے اسلام کے عالمی غلبے اور کل روئے ارضی پر ”خلافت منہاج البوت“ کے قیام کے عمل کا آغاز ہو گا۔ آگے چل کر صاحب

یا امام المنتظر العجل



## یا مام المنتظر العجل العجل

مضمون نے علامہ اقبال کا یہ شعر تحریر کیا۔

خضر وقت از خلوت دشت حجاز آید برون  
کاروان زین وادی دور و دراز آید برون  
یعنی ایک جانب مجدد آخر الزماں حضرت مہدیؑ کا ظہور حجاز مقدس کی سرزمین میں ہو گا (حدیث نبوی کے مطابق ان سے عین حرم مکہ میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے مابین بیعت کی جائے گی) اور دوسری جانب ”این وادی دور و دراز“ یعنی وادی سندھ سے ان کے اعوان و انصار کی فوجیں نکلیں گی۔ گویا ایک جانب پورے مغربی پاکستان کے علاوہ کشمیر کا مسلم اکثریتی علاقہ اور بھارت کا موجودہ صوبہ پنجاب اور دوسری جانب افغانستان کا کم از کم شمال مشرقی حصہ ”ولوی سندھ“ کے حکم میں داخل ہیں اور انشاء اللہ اسی علاقہ سے مستقبل میں جو زیادہ قریب نہیں تو زیادہ بعید بھی ہرگز نہیں۔ مجاہدین کے لشکر ”المہمہ الکبریٰ“ اور اس کے نتیجہ میں یروشلیم یعنی بیت المقدس کی بازیافت اور یہودیوں کے آخری استیصال کے لیے روانہ ہوں گے۔ گویا اس خطے میں شیعہ سنی مخالفت کے عمل کا آغاز عالمی سطح پر اسلام کے موجودہ غلبے کے لیے نہایت اہم ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس ضمن میں اپنے فرائض کی ادائیگی کے لیے تن من دھن وقف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔“

اخبار جنگ لاہور مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۹۷ء کے شمارہ میں تیونس کے نجوی کی ہیشن کوئی یہ شائع ہوئی :

گولٹا (این این آئی) تیونس کے معروف نجوی حسن چرنی نے ہیشن کوئی کی ہے کہ شہزادہ ولیم برطانیہ کے آخری بادشاہ ہوں گے اور ان کے بعد اس ملک میں بادشاہت کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو جائے گا۔ واضح رہے کہ حسن چرنی نے اس سال شہزادی ویانا کے انتقال کی ہیشن

## یا مام المنتظر العجل العجل

## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

گوئی کی تھی جو تیونس کے مختلف اخبارات میں شائع ہوئی۔ حسن چرنی نے مزید ویشن گوئی کی ہے کہ پوپ جان پال اگست ۱۹۹۸ء میں انتقال کر جائیں گے اور جولائی ۱۹۹۹ء میں دنیا میں ایسی جنگ چھڑ جائے گی۔ روزنامہ جنگ لاہور مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۹۶ء میں یہ خبر شائع ہوئی کہ کوسوہ میں پیر کی علی الصبح آسمان پر سے روشنی کا ایک پراسرار گولہ دیکھا گیا جو تیزی کے ساتھ مغرب سے مشرق کی طرف جا رہا تھا۔ کئی شہروں نے یہ منظر دیکھا انہوں نے بتایا کہ انتہائی بلندی کے باوجود اس کی روشنی زمین میں پھیل گئی۔ یہ گولہ مشرق کی جانب غائب ہو گیا۔ اس کے پیچھے دھوئیں کی ایک لہر بھی تھی۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۹۷ء کے شمارہ میں یہ خبر شائع ہوئی (قاہرہ ایم۔ این۔ این) کہ

”آج سے تقریباً پانچ ہزار قبل اہل مصر پیش گوئیاں کرنے والوں نے اپنی تمام ویشن گوئیاں اہرام مصر کی دیواروں پر لکھ ڈالی تھیں جو حرف بحرف درست ثابت ہو رہی ہیں۔ ان اہراموں میں درج تمام ویشن گوئیاں تصویریں یا علامتی رسم الخط میں ہیں۔ بڑی تک و دور کے بعد آج سے تقریباً پچاس برس قبل چھ ماہرین انہیں پڑھنے اور سمجھنے میں کامیاب ہو گئے۔ ۵۰۰ قبل مسیح یہودیوں کے مصر سے نکلے جانے کی تاریخ آنحضرتؐ کی ولادت کی تاریخ پھر وفات، چنگیز خان کی آمد، بارود کی ایجاد، نیپولین کا عروج پھر شکست اور موت کی تاریخ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور دیگر کئی ایسے واقعات کے بارے میں ٹھیک ٹھیک تواریخ ویشن گوئیاں سچ ثابت ہو چکی ہیں۔ انہیں اہرام مصر میں درج پیش گوئیوں میں سے بیسویں صدی کے اختتام تک عالمی پیمانے پر زبردست تھل پھل کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان میں درج ہے کہ ۲۰۰۰ء تک حیرت انگیز تبدیلیاں رونما ہوں

یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل

# یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل

گی۔ قدرتی آفات میں اضافہ ہو گا۔ قدرتی وسائل میں اضافہ ہو گا اسی دوران تیسری عالمی جنگ متوقع ہے جس میں دنیا کے تمام ممالک حصہ لیں گے۔ اس جنگ میں مملکت زین ہتھیار استعمال ہو گا جس کے نتیجہ میں دنیا کے بیشتر افراد ہلاک ہو جائیں گے۔ اس کے بعد عہد نو کا آغاز ہو گا اس عہد کی رہنمائی ایک ایسے شخص کے ذریعہ ہو گی جو تمام عمر اس کے لیے سرگرداں رہے گا۔

jabir.abbas@yahoo.com

یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل

## یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

”ہادی عالم“ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں آچکے ہیں  
ہندو ”کالکی لوٹار“ کا انتظار نہ کریں  
فوراً اسلام قبول کر لیں : پنڈت وید پرکاش  
ہندو مصنف کی تحقیق کو ۸ بڑے  
پنڈتوں نے تسلیم کر لیا

جنگ لاہور ۹۷-۹۸

ہندو مذہب کے ماننے والے اپنے جس ”کالکی لوٹار“ (ہادی عالم)  
کا انتظار کر رہے ہیں وہ درحقیقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات  
اقدس ہے۔ جس کا ظہور آج سے چودہ سو سال قبل ہو چکا ہے۔ لہذا  
ہندوؤں کو اب کسی ”کالکی لوٹار“ کے انتظار میں وقت ضائع نہیں کرنا  
چاہئے اور فوراً اسلام قبول کر لینا چاہئے۔ اس امر کا انکشاف حال ہی  
میں چھپنے والی ایک ہندو برہمن پنڈت وید پرکاش کی کتاب میں کیا گیا  
ہے۔ مصنف نے اپنی اس تحقیق کو بھارت کے آٹھ بڑے پنڈتوں کے  
سامنے پیش کیا جنہوں نے وید پرکاش کی اس تحقیق کو درست تسلیم کیا  
ہے۔ مصنف نے اپنے اس دعویٰ میں ہندوؤں کی مقدس کتاب کے  
حوالے دیئے ہیں۔ مقدس کتاب ”ویدا“ میں درج ہے کہ ”جھگوان کا  
آخری پیغمبر“ (کالکی لوٹار) ہو گا جو پوری دنیا کو رہنمائی فراہم کرے گا۔  
مصنف کہتا ہے کہ یہ بات صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر  
صائق آتی ہے ہندو ازم کی عین گوئی کے مطابق کالکی لوٹار ایک  
جزیرے میں جنم لے گا اور یہ درحقیقت عرب کا علاقہ ہے جو جزیرہ  
العرب کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ”ویدا“ میں کالکی لوٹار کے پاپ کا نام  
”وشنو بھگت“ اور ماں کا نام ”سوماہ“ تحریر ہے۔ سنسکرت میں وشنو  
اللہ اور بھگت غلام کے لیے استعمال ہوتا ہے اس طرح وشنو بھگت کا

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

## یا مام المنتظر العجل یا مام المنتظر العجل

عربی ترجمہ عبد اللہ بنا ہے۔ ”سوتاب“ سنکرت میں امن و آتش کو کہتے ہیں اور عربی میں اس کا مترادف لفظ آمنہ ہے۔ عبد اللہ اور آمنہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے والد اور والدہ ماجدہ کے نام ہیں۔ ”کاکلی اوتار“ کے بارے میں مزید کہا گیا ہے کہ بھگوان اپنے خاص پیغام رسائی کے ذریعے انہیں ایک غار میں علم سکھائیں گے اور یہ بات بھی صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی صادق آتی ہے۔ ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں تحریر ہے کہ بھگوان ”کاکلی اوتار“ کو ایک تیز گھوڑا دیں گے۔ جس کی مدد سے وہ اس دنیا کے گرد اور ساتوں آسمانوں کی سیر کریں گے۔ حضرت محمد ﷺ کی براق کی سواری اور واقعہ معراج اسی جانب اشارہ کرتے ہیں۔

## معجزہ شق القمر کی حقانیت

قرآن مجید کے پارہ نمبر ۲۷ سورۃ القمر کی پہلی آیت میں شق القمر کا واقعہ صریح الفاظ سے ثابت ہے۔ حدیث اور روایت سے اس اہم اور تاریخی واقعہ کی سچائی اور حقیقت پر مزید روشنی پڑتی ہے اور یہ پتہ چلتا ہے کہ واقعہ شق القمر جو دین اسلام کی سچائی کی زندہ نشانی تھا کب اور کیسے ظہور پذیر ہوا۔ اس واقعہ کی روایت کتب احادیث میں موجود ہے۔ مولانا مودودی صاحب قبلہ مرحوم نے تفہیم القرآن جلد پنجم صفحہ نمبر ۲۲۹ تا ۲۳۰ میں کتب تاریخ اشاعت ۱۹۸۸ء میں ان تمام روایات کو جمع کیا ہے جن سے تفصیلات سامنے آتی ہیں وہ یہ کہ ہجرت سے تقریباً پانچ سال قبل قمری مہینہ کی چودھویں شب تھی۔ چاند ابھی ابھی طلوع ہوا تھا یا ایک وہ دو ٹکڑے ہوا اور ایک ٹکڑا سامنے کی پہاڑی کے ایک طرف اور دوسرا ٹکڑا دوسری طرف نظر آیا۔ یہ کیفیت کچھ دیر رہی اور پھر دونوں ٹکڑے باہم جڑ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت

یا مام المنتظر العجل یا مام المنتظر العجل



## یا اقسام المنتظر العجل العجل

مٹی میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے لوگوں سے فرمایا دیکھو اور گواہ رہو۔ کفار نے کہا کہ محمد مصطفیٰؐ نے ہم پر جلو کیا تھا اس لیے ہماری آنکھوں نے دھوکہ کھایا۔ دوسرے لوگ بولے کہ محمدؐ ہم پر جلو کر سکتے تھے تمام لوگوں پر تو نہیں کر سکتے تھے باہر کے لوگوں کو لگانے دو۔ ان سے پوچھیں گے کہ یہ واقعہ انہوں نے بھی دیکھا تھا یا نہیں باہر سے جب کچھ لوگ آئے تو انہوں نے شہادت دی کہ وہ بھی یہ منظر دیکھ چکے ہیں۔

مولانا موصوف صفحہ ۲۳۰ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ”بعض مضمین اس پر دو طرح کے اعتراضات کرتے ہیں۔ اول تو ان کے نزدیک ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے کہ چاند جیسے عقیم کرے کے دو ٹکڑے پھٹ کر الگ ہو جائیں اور سیکنڈوں میل کے فاصلہ تک ایک دوسرے سے دور جانے کے بعد پھر باہم جڑ جائیں دوسرے وہ کہتے ہیں کہ اگر ایسا ہوا ہوتا تو یہ واقعہ دنیا بھر میں مشہور ہو جاتا۔ تاریخوں میں اس کا ذکر آتا اور علم نجوم کی کتابوں میں اسے بیان کیا جاتا لیکن درحقیقت یہ دونوں اعتراضات بے وزن ہیں۔ جہاں تک اس کے امکان کی بحث ہے قدیم زمانے میں تو شاید وہ عمل بھی سکتی تھی لیکن موجودہ دور میں سیاروں کی ساخت کے متعلق انسان کو جو معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ ان کی بناء پر یہ بات بالکل ممکن ہے کہ ایک کرۂ اپنے اندر کی آتش فشانی کے باعث پھٹ جائے اور اس زبردست انفجار سے اس کے دو ٹکڑے دور تک چلے جائیں اور پھر اپنے مرکز کی مقناطیسی قوت کے سبب سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ آلیں۔ رہا دوسرا اعتراض تو وہ اس لیے بے وزن ہے کہ یہ واقعہ اچانک ایک لمحہ کے لیے پیش آیا تھا ضروری نہیں تھا کہ اس خاص لمحے میں دنیا بھر کی نگاہیں چاند کی طرف لگی ہوئی ہوں۔ اس سے کوئی دھماکا نہیں ہوا تھا کہ لوگوں کی توجہ اس کی طرف



## یا مام المنتظر العجل یا مام المنتظر العجل

منعطف ہوتی۔ پہلے سے کوئی اطلاع اس کی نہ تھی کہ لوگ اس کے منہر ہو کر آسمان کی طرف دیکھ رہے ہوتے۔ پوری روئے زمین پر اسے دیکھا بھی نہیں جاسکتا تھا بلکہ صرف عرب اور اس کے مشرقی جانب کے ممالک ہی میں اس وقت چاند نکلا ہوا تھا۔ تاریخ نگاری کا ذوق اور فن بھی اس وقت تک اتنا ترقی یافتہ نہ تھا کہ مشرقی ممالک میں جن لوگوں نے اسے دیکھا ہوتا وہ اسے ثبت کر لیتے اور کسی مورخ کے پاس یہ شواہد جمع ہوتیں اور وہ تاریخ کی کسی کتاب میں ان کو درج کر لیتا۔ تاہم مالا بار کی تاریخوں میں یہ ذکر آیا ہے کہ اس رات وہاں کے ایک راجہ نے یہ منظر دیکھا تھا۔ رہیں علم نجوم کی کتابیں تو ان میں اس کا ذکر آنا صرف اس حالت میں ضروری تھا جب کہ چاند کی رفتار اور اس کی گردش کے راستے اور اس کے طلوع اور غروب کے اوقات میں ضروری تھا جب کہ چاند کی رفتار اور اس کی گردش کے راستے اور اس کے طلوع اور غروب کے اوقات میں اس سے کوئی فرق واقع ہوا ہوتا۔ یہ صورت چونکہ پیش نہیں آئی۔ اس لیے قدیم زمانہ کے اہل تنجیم کی وجہ اس کی طرف منعطف نہیں ہوئی۔ اس زمانہ میں ہر صد کاہیں اس حد تک ترقی یافتہ نہ تھیں کہ افلاک میں پیش آنے والے ہر واقعہ کا نوٹس لیتیں اور اس کو ریکارڈ پر محفوظ کر لیتیں۔“

مولانا موصوف نے یہ تو تحریر فرمایا ہے کہ مالا بار کی تاریخوں میں یہ ذکر آیا ہے کہ وہاں کے راجہ نے اس رات یہ منظر دیکھا تھا شاید ان کے علم میں یہ نہ آیا ہو کہ اس معجزہ کی نشانیاں آج تک ہندوستان میں موجود ہیں جن کو معترضین، محققین اور تاریخ دان حضرات ہندوستان جا کر خود اپنی آنکھوں سے اسلام کی حقانیت کو دیکھ سکتے ہیں۔ قبل اس کے کہ ہم ان نشانوں کا ذکر کریں ہم تاریخ اسلام سے اس واقعہ شق القمر کو تحریر کرتے ہیں۔

یا مام المنتظر العجل یا مام المنتظر العجل

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

## واقعہ شق القمر تاریخ اسلام کی زبانی

۱۳ شعبان قبل ہجرت کو آسمان پر ایک حیرت انگیز اور عجب معجزہ رونما ہوا جس کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش کیا کیونکہ خالق کائنات نے کائنات کے جملہ نظاموں کو آپ کے تابع اور فرمانبردار بنایا ہے۔ یہ معجزہ بھی اس کی زندہ مثال تھی۔ تبلیغ محمدی کی وجہ سے مدینہ میں مسلمانوں کی تعداد کافی ہو گئی تھی جس کی وجہ سے مکہ کے کفار آپ کے جانی دشمن بن گئے جس میں یہودی بھی شامل تھے اور ان سب کفار کا سردار ابولہب تھا۔ ابولہب چودہ منافقین کی ایک جماعت لے کر رسول خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ان لوگوں کے ساتھ یہودیوں کا ایک بڑا جید عالم بھی تھا۔ جس نے ابولہب سے کہا کہ محمدؐ سے ایک ایسا معجزہ طلب کیا جائے جو شق القمر سے متعلق ہو کیونکہ میں نے یہ بات اپنی مذہبی کتابوں میں پڑھی ہے کہ آخری زمانہ میں ایک نبی آئے گا اور وہ اس قسم کے معجزات دنیا والوں کو اپنی سچائی کے طور پر دکھائے گا جس کو دیکھ کر انسانی عقل حیران ہو جائے گی۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی وقت ان لوگوں کے سامنے آسمان کی طرف اپنی انگلی سے اشارہ کر کے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے جو کئی گھنٹہ تک الگ الگ آسمان پر رہے۔ تاریخ کی کتابوں میں ہے کہ چاند کا ایک ٹکڑا صفا دوسرا ٹکڑا مرودہ کی پہاڑیوں کے عقب میں دیکھا گیا کچھ وقفوں کے بعد یہ چاند پہلے کی طرح اپنی اصلی حالت میں آ گیا۔ اس معجزہ کو اسی شب دنیا کے کونے کونے میں دیکھا گیا۔ خداوند کریم نے اس معجزہ کا تذکرہ قرآن کریم پارہ ۲۷ سورہ القمر آیت نمبر ۱ میں بھی کیا ہے کیونکہ یہ معجزہ رسالت محمدی کی حقانیت اور آپ کا پیغمبر خدا ہونے کی ایک واضح دلیل تھی۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ

یا امام المنتظر العجل یا امام المنتظر العجل

## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل العجل

”اس معجزہ کے واقع ہونے پر ایمان واجب ہے۔“  
(حوالہ کتاب سفینۃ البحار صفحہ ۷۹۹ و چودہ ستارے صفحہ ۵۹)

### معجزہ شق القمر اسی رات ہندوستان میں بھی دیکھا گیا

اس معجزہ کا حال ہندوستان میں اس وقت رائج زبان ”پرکرت“ میں سک موسیٰ پر اس طرح کندہ ہے کہ ۱۳ شعبان قبل ہجرت پور نمائی کو چاند اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا کہ ہندوستان کا ایک راجہ جس کا نام چوہان کنور سین تھا اپنی ریاست کھادی واقع شمالی ہند نزد تنہا پور دریائے گنگا کے واسطے کنارے (حال واقع تحصیل حسن پور ضلع مراد آباد) اپنے محل کے صحن میں کھڑا چاند کی چاندنی سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ اس ہی کی طرح راج دھانی کے دیگر افراد اس مبارک شب دریائے گنگا میں ٹھو اٹھان تھے۔ راجہ اور ان سب لوگوں نے خود اپنی آنکھوں سے یہ دیکھا کہ کچھ دیر پہلے جو چاند پوری طرح اپنی آب و تاب کے ساتھ آسمان کی زینت بنا ہوا تھا جس کی روشنی سے پورا عالم منور تھا۔ ایک دم سے دو برابر کے ٹکڑوں میں منقسم ہو گیا۔

راجہ چوہان کنور سین نے آسمان پر اس حیرت انگیز واقعہ کو دیکھتے ہی اپنے دربار سے وابستہ جملہ اراکین کو طلب کیا جس میں مذہبی رہنما، وزراء، منجم اور جو تہی حضرات شامل تھے۔ ان کو حکم دیا کہ صبح دربار آراستہ کیا جائے اور اس محیر العقول واقعہ کی وجہ معلوم کی جائے۔ صبح دربار آراستہ ہو گیا۔ راجہ کنور سین نے رات کے واقعہ پر روشنی ڈالی۔ تقریر سننے کے بعد سارے درباری واقعہ کی اصلیت معلوم کرنے

یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل

## یا امام المنتظر العجل العجل

میں لگ گئے۔

ہندوستان کے طول و عرض کے ہر کونہ میں معجزہ شق القمر دیکھا گیا۔ اس واقعہ کے بعد جن راجوں کے دل میں نور ایمان کی شمع منور ہو گئی وہ اس معجزہ کی اصلیت اور صاحب معجزہ کی تلاش میں لگ گئے۔ اس حیرت انگیز واقعہ کو راجہ کنور سین والئی ریاست کھاڑی کی طرح راجہ بھوج نے اپنی ریاست بھوچور کی رصد گاہ جنرمنتر کی چھت سے مشاہدہ کیا۔ راجہ دھار نے اپنی ریاست دھار اور لمبار کے راجہ سامری نے لمبار میں یہ نفس نفیس مشاہدہ کیا تھا۔ یہ تمام راجہ اپنے اپنے طور پر واقعہ کی اصلیت اور صاحب معجزہ کی جستجو میں لگے ہوئے تھے۔ کوشش بسیار کے بعد ۳۷ھ میں یہ پتہ چل سکا کہ ملک عرب میں ”محمد“ نامی ایک شخص نے اپنی انگلی کے ایک اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ یہ جناب اپنے آپ کو بھگوان کا اوتار (خدا کا پیغمبر) بتاتے ہیں ان کے پاس ہر وقت بھگوان (خدا) کی طرف سے پیغام (وحی) آتے رہتے ہیں اور نئے دین کا پرچار کر رہے ہیں جس کا نام اسلام ہے۔

### وزیر رتن سین کی عرب روانگی

چوہان کنور سین والئی ریاست کھاڑی تحصیل حسن پور ضلع مراد آباد نے واقعہ کی اصلیت معلوم کر لی تو اپنے وزیر رتن سین کو طلب کیا اور کہا کہ تم ایک چھوٹے سے لشکر کے ساتھ ملک عرب جاؤ اور ان اوتار سے ملو اور واقعہ کی حقیقت کو خود معلوم کرو اور تم میری طرف سے ان مقدس اوتار کے لیے تین چیزیں ۱۔ چھالیہ ۲۔ سروطہ ۳۔ اور ازار بند لیتے جانا کیونکہ یہ چیزیں ملک عرب میں نہیں ہوتی ہیں۔ اگر وہ اوتار ان تینوں چیزوں کا نام بغیر دیکھے تم کو بتا دیں تو فوراً تم معر سپاہیوں کے اس اوتار کے مذہب کو قبول کر لینا۔

## یا امام المنتظر العجل العجل

## یا امام المنتظر العجل العجل

وزیر رتن سین ریاست کھابڑی (حال تحصیل حسن پور ضلع مراد آباد) سے قدحدار۔ پھر ایران ہوتے ہوئے ۵ رمضان المبارک ۳ھ کو مدینہ کی سرحد پر پہنچے۔ اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے محبوب اصحاب و انصار کے ساتھ سرحد مدینہ پر ان ہندوستانی مہمانوں کی پیشوائی کے لیے خود موجود تھے۔ ان مہمانوں کو دیکھتے ہی وزیر کا نام لے کر رسالت نے پکارا آؤ بابا رتن ہندی خوش آمدید۔ رتن سین اپنا نام سن کر اس کے ساتھ ہندی کا لقب حیرت زدہ ہو گیا۔ فوراً اپنی وقت رسول خدا کے قدموں میں گر پڑا اور قدموں پر اپنی پیشانی رگڑنے لگا۔ رسول خدا نے رتن سین سے کہا تمہارے راجہ نے میرے امتحان کے لیے تین چیزیں تمہارے ساتھ بھیجی ہیں۔ چھالیہ، سروط اور ازار بند لاؤ اسکو مجھ کو دے دو۔ رتن سین نے جب راجہ کی دی ہوئی چیزوں کا نام بغیر بتائے ہوئے رسول خدا کی زبانی سنے تو بہت پریشان اور حیران ہوا۔ اس ہی وقت کہنے لگا میں اور میرا یہ چھوٹا سا لشکر آپ کا دین اسی وقت اختیار کرتے ہیں آپ ہم سب کو اس سچے دین کی تعلیم دیجئے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو اسی وقت مسلمان کیا۔

رتن سین اور اس کا چھوٹا سا لشکر تین دن

تک حضرت علیؑ کا مہمان رہا

خدا کے رسولؐ نے حضرت علیؑ سے کہا بھائی رتن سین اور اس کے اس لشکر کو تم اپنے گھر میں تین دن تک مہمان رکھو۔ ہم سب لوگ تین دن تک رسول خدا کے بھائی حضرت علیؑ کے گھر مہمان رہیں۔ آپ نے طرح طرح کے کھانوں سے ہماری ضیافت کی۔

یا امام المنتظر العجل العجل



یا امام المنتظر العجل  یا امام المنتظر العجل العجل

## حضرت امام حسنؑ کے گلے میں سچے موتیوں کا ہار سبز ہو گیا

وزیر رتن کہتے ہیں ہم لوگ ۳ سال تک رسول خداؐ کی خدمت میں رہے اور میں نے آپؐ کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کی اور بھوج پتر پر اس زمانہ کے عرب کے حالات بھی قلم بند کئے۔

۱۵ رمضان ۳ھ کو میری موجودگی میں رسول خداؐ حضرت محمد مصطفیٰؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہلا فواسخ بطن حضرت جناب فاطمہ زہراؑ سلام اللہ علیہا زوجہ محترمہ حضرت علیؑ سے پیدا ہوا۔ اس بچہ کا نام اللہ کے نبیؐ نے ”حسن“ رکھا۔ اس شہزادے کے گلے میں میں نے سفید موتیوں کی ایک مالا ڈال دی جو میں ہندوستان سے اپنے ساتھ لایا تھا۔ یہ مالا شہزادے حسنؑ کے گلے میں پڑے پڑے ایک ہفتہ میں رنگ میں بدل گئی۔ اس کا سبب رسول خداؐ نے بتایا کہ میرے اس فرزند کو دشمنان دین زہر سے شہید کریں گے۔

## حضرت امام حسینؑ کے گلے میں سچے موتیوں کا ہار سرخ ہو گیا

گلے سال یعنی ۳ شعبان ۴ھ کو آپؐ کا دوسرا فواسخ بھی اسی بی بی پاک کے بطن سے پیدا ہوا جس کا نام میرے نبیؐ نے ”حسین“ رکھا۔ اس شہزادے کے گلے میں بھی میں نے ایک سچے موتیوں کی مالا بھی پہلی مالا کی طرح ڈال دی جو گلے میں پڑے پڑے ایک ہفتہ کے بعد سرخ رنگ میں تبدیل ہو گئی۔ اس بات کا سبب بھی میں نے اللہ کے رسولؐ پر حق سے دریافت کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اس جگر کے ککڑے کو دشمنان اسلام تین دن کا بھوکا اور پیاسا رکھ کر

یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل



## یا امام المنتظر العجل (علیہ السلام) یا امام المنتظر العجل العجل

میدان کرلا میں جلتی ریت پر معہ اعزو اقربا شہید کریں گے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ نبی کریم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

### صحابی رسولؐ حضرت ابوذر غفاریؓ تبلیغ دین کے لیے ہندوستان آئے

کچھ دنوں کے بعد رتن سین نے سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں التجا کی کہ آپؐ اپنے کسی صحابی کو ہماری راج دھانی میں راجہ کنور سین چوہان کے پاس بفرض تبلیغ دین اسلام کے لیے بھیجیں تاکہ وہ وہاں جا کر اس سچے دین کا پرچار کریں۔ اللہ کے رسولؐ نے حضرت ابوذر غفاریؓ کو راجہ کنور سین کے پاس ریاست کھابڑی (حال تحصیل حسن پور ضلع مراد آباد) ہندوستان بھیج دیا۔ ۳۷ھ کو جناب ابوذر غفاریؓ ریاست کھابڑی ہندوستان آ گئے۔ راجہ رتن سین نے جناب ابوذر غفاریؓ کی بڑی آؤ بھجت کی۔ اپنا ذاتی مہمان رکھا۔ آپ کے ہاتھوں پر معہ اپنے اہل و عیال، لشکر اور رعایا کے دین اسلام کو قبول کیا۔ اس طرح رسولؐ خدا کی زندگی میں ہندوستان میں یہ پہلی اسلامی حکومت قائم ہو گئی۔

حضرت ابوذر غفاریؓ نے راجہ سے کہا کہ اللہ کے رسولؐ کا آپ لوگوں کے لیے پیغام ہے کہ آپ لوگ اور دیگر نو مسلم اپنا پہلا نام تبدیل نہیں کریں گے۔ کیونکہ مدینہ میں وزیر رتن سین کو بھی نام بدلنے سے منع کر دیا ہے۔ کچھ دنوں کے بعد جناب ابوذر غفاریؓ واپس مدینہ چلے گئے۔

حاکم رتن سین ۲ صفر ۸ھ کو سرکار رسالت مہبؐ کی خدمت سے ہندوستان واپس آئے۔

آپ نے یہ سارے واقعات سک مویٰ کی ایک محنتی پر لکھوا کر

## یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل

## یا امام المنتظر العجل علیہ السلام یا امام المنتظر العجل العجل

راجہ کنور سین کی قبر کے سرہانے نصب کر دی۔ اور راجہ کے پہلو میں اپنی قبر کے لیے ایک جگہ مقرر کر دی۔ عرب کے حالات جو بھون پتر پر لکھے تھے اس کو اس قبرستان کے مجاور کے پاس رکھ دیئے۔ یہ دونوں چیزیں تختی اور بھون پتر آج بھی شاہی قبرستان کے مجاوروں کے خاندان کے پاس محفوظ ہیں۔ جس کو محقق حضرات اور اہل ثروت پرانی قدیمی شاہی قبرستان واقع تحصیل حسن پور ضلع مراد آباد یوپی میں جا کر دیکھ سکتے ہیں۔ ان مزارات پر ہولی کے بعد پہلی جمعرات کو ہر سال میلہ لگتا ہے اس میلہ کا تمام انتظام ایک سکھ گھرانہ کرتا ہے۔ اس قبرستان کا رقبہ ۳۰۰ x ۳۰۰ میگہ ہے۔

### قبرستان تک پہنچنے کے راستے

شاہی قبرستان موضع کھابڑی در تحصیل حسن پور ضلع مراد آباد جہاں راجہ کنور سین اور صحابی رسول حاجی رتن سین اور اہل و عیال کی قبریں ہیں اس تک پہنچنے کے لیے متفرق راستے ہیں :

- ۱۔ دہلی اسٹیشن سے تحصیل امرتسر پھر مراد آباد سے بذریعہ بس دھوروہ منڈی۔ دھوروہ منڈی سے شیرپور جانے والے بس کچھوڑ دینے موضع ڈھولی کے موڑ پر واقع زیارت گاہ شق القمر پر اتر جائیں۔
- ۲۔ دہلی سے گجڑوہ بنگلشن بذریعہ ریل پھر گجڑوہ سے بذریعہ بس شیرپور پھر ڈھولی کے موڑ پر واقع زیارت گاہ شق القمر پر اتر جائیں۔

(حوالہ کتاب تاریخ اسلام کا ایک گشدہ ورق یعنی شق القمر مصنف سید اختر عباس عابدی صفحہ ۹۲ تا ۱۳۷ ناشر عابدیہ پبلشرز ۲۵ لیاقت بازار ایم اے جناح روڈ کراچی)

## یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل

## ہماری مطبوعات

1- ظہور امام مہدی علیہ السلام قریب تر ہے..... حصہ اول حصہ دوم و  
حصہ سوئم

یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصہ میں امام آخر الزماں علیہ السلام کے ظہور کا تذکرہ ان واقعات کا ذکر جو ظہور سے قبل رونما ہو گئے غیر مذاہب کے لوگوں کی اور مستقبل شمسوں اور بخومیوں کی پیش گویاں آپ کے ظہور کے متعلق روایات، عالمگیر حکومت کا قیام وغیرہ کا ذکر ہے، دوسرے حصہ میں قوموں کی خرابی قرآن مجید کی روشنی میں، مسلمانوں کی حالت زار، یہودیوں اور عیسائیوں کا کردار، ظہور کی علامتیں، تاثر و مس اور دوسرے لوگوں کی پیش گویاں، آخری جنگ عظیم وغیرہ بیان کئے گئے اور تیسرے حصہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت، اس کے اسباب، طول عمر، انبیاء علیہم السلام کی عیسیٰ، تیسری عالمی جنگ، خلائی مخلوق کا انسانوں سے رابطہ اور پیش گوئیوں اور معجزہ شق القمر کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

2- ”اسلام اور امیر اسلام“ اس کتاب میں ”اسلام“ اور ”امیر اسلام“ کی وضاحت قرآن اور احادیث کی روشنی میں کی گئی ہے، تاکہ اسلامی مملکت کے قیام میں مدد ملے، اور وحدت ملی پیدا ہو، اللہ کی اطاعت، رسول ﷺ و اولی الامر کی اطاعت اور اولی الامر کی وضاحت قرآن کریم کی روشنی میں کی گئی ہے، نہ صرف یہ بلکہ مختلف اعتقاد علماء نے ایک اسلامی مملکت کا نظریہ جو ۱۹۵۳ء میں قلمبندی کے خلاف عدالتی تحقیقاتی کمیشن کے روبرو پیش کیا وہ بھی اس کتاب میں شامل ہے

3- مقتل حسین علیہ السلام مضافہ محرم الامجد والا مائل مولوی سید سیادت حسین نقوی الامروہوی یہ کتاب چودہ مجالس پر مبنی ہے جس میں فضائل و مصائب علمائے اور اچھوتے

انداز میں بیان کئے گئے ہیں یہ کتب دوسری بار شائع کی گئی ہے۔

4۔ اسلامی دستور حکومت، یہ کتب حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے بیان کردہ اصولوں پر مبنی ہے جن پر عمل کر کے ایک صحیح اسلامی حکومت قائم ہو سکتی ہے سربراہ مملکت کے فرائض اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت کار پردازاں حکومت کے حقوق و فرائض اس کتب میں وہ خطبات اور احکامات تحریر ہیں جو آپ نے اپنی خلافت ظاہرہ کے دور میں وقتاً فوقتاً جاری فرمائے۔

5۔ آداب تعلیم علم و معاشرت، تحصیل علم کے سلسلہ میں ان آداب کا ذکر کیا گیا ہے جو رسالت مآب ﷺ اور ائمہ طہیم السلام کے بیان کردہ ہیں معلم اور طالب علم کے حقوق و فرائض اور علم حاصل کرنے کا طریقہ، تدریس کے اصول بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل کر کے ایک طالب علم اعلیٰ مقام حاصل کر سکتا ہے۔ نیز معاشرت احادیث نبوی اور اقوال ائمہ طاہرین کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔

6۔ حج اور اس کا عبودی و سیاسی پہلو اور مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کے سلسلہ میں مغرب کے منحرف شدہ اسلام کا کردار۔ یہ دو مضامین کجا تحریر کئے گئے ہیں اور ان پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

ناشر

سید ناصر ممدی نقوی

شلا چراغ چیمبرز لاہور